فضیلت کے دن رات
معہ
مسنون دعائیں
محمد الیاس عادل

فضیلت کے دن رات

معہ
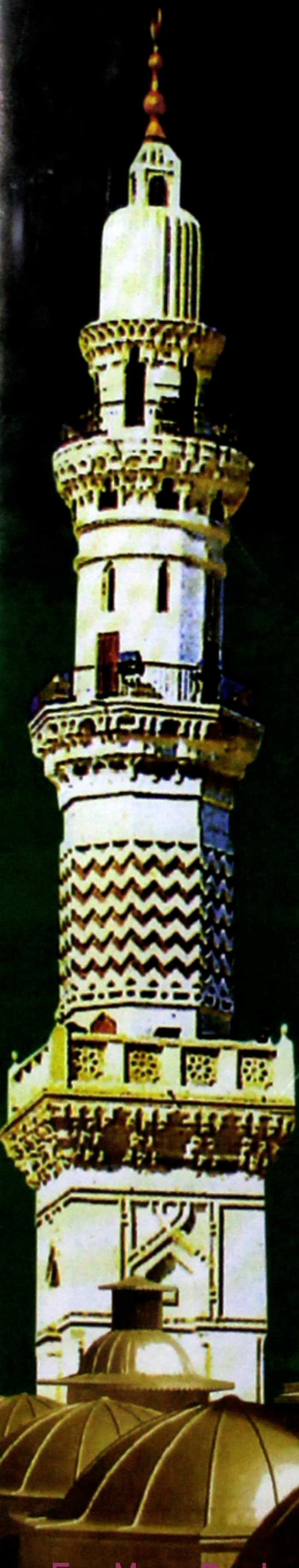
مسنون دعائیں

مرتبہ

محمد الیاس عادل

مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب ﴿﴾ فضیلت کے دن رات
مرتب ﴿﴾ محمد الیاس عادل
ناشر ﴿﴾ مشتاق احمد
اہتمام ﴿﴾ سلمان خالد
برائے ﴿﴾ مشتاق بک کارنر' اردو بازار لاہور
طبع ﴿﴾ اسد نیئر پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ ﴿﴾ گل گرافکس
قیمت ﴿﴾ 99 روپے

نوٹ: کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی کمپوزنگ کی غلطی ہو تو ادارہ کو اطلاع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ شکریہ

فہرست عنوانات

ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ہر معاملے میں بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے اپنی تمام مخلوقات میں انسان کو یہ شرف وفضیلت دی کہ اشرف المخلوقات قرار دیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے اس ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میں اولین وآخرین میں سب سے زیادہ عزت وبزرگی والا ہوں۔ (ترمذی۔ دارمی۔ مشکوٰۃ)

تمام بنی آدم میں چار گروہ افضل ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم کی سورہ النساء کی آیت ۶۹ میں موجود ہے یعنی

(۱) انبیاء (۲) صدیق

(۳) شہداء (۴) صالحین

اللہ رب العزت کے بے شمار فرشتے ہیں مگر جو فضیلت ومرتبہ چار مقرب فرشتوں حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حاصل ہے وہ کسی فرشتے کو حاصل نہیں۔

انبیاء کرام کے بعد تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سارے جہاں سے افضل ہیں اور حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل ہے، چنانچہ اس ضمن میں علامہ

ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے تمام صحابہ کو انبیاء کرام و مرسلین عظام کے علاوہ سارے لوگوں سے برگزیدہ فرمایا ہے وہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور انہیں میرے تمام صحابہ پر برتری عطا فرمائی اور میرے تمام صحابہ افضل ہی ہیں اور میری اُمت کو تمام اُمتوں سے افضل کیا اور میری اُمت کے چار زمانوں کو منتخب کیا پہلا (صحابہ کا) دوسرا (تابعین کا) تیسرا (تبع تابعین کا) تو مسلسل یکے بعد دیگرے ہیں جب کہ چوتھا (اتباع تبع کا) تنہا ہی رہے گا۔ (کتاب السنۃ)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں رضی اللہ تعالیٰ عنہن باقی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ حضور سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادیوں میں سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زیادہ فضیلت حاصل ہے اس ضمن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا،

''جہان کی تمام عورتوں سے برتر حضرت مریم و حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں۔'' (ترمذی)

اسی طرح حارث بن اُبی اُسامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عراوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا،

''مریم و فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سارے جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔''

اسی حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا،

''حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں۔" (ابونعیم)

حضور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا'

"جنتی عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد' سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت مریم رضی اللہ عنہا بنت عمران اور حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (فرعون کی زوجہ) ہیں۔" (مسند امام احمد)

بعض کو بعض پر فضیلت کے ضمن میں مزید بیان کیا جاتا ہے کہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی فضیلت تمام شہروں سے زیادہ ہے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کے طفیل طاعون اور دجال ان دونوں شہروں میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ اسی طرح حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد شریف اور مسجد حرام باقی تمام مساجد سے افضل ہیں۔ اسی حوالے سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"میری اس مسجد میں نماز پڑھنا سوائے مسجد حرام کے دوسری مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں ایک لاکھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔" (امام احمد)

بعض پر بعض کو فضیلت کے حوالے سے اگر باقاعدہ طور پر بیان کیا جائے تو اس کے لیے ایک الگ کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے مگر اختصار پر اکتفا کرتے ہوئے اور موضوع کے حوالے سے بات کرتے ہوئے یہی کہنا چاہوں گا کہ بلاشبہ ہر دن اور ہر رات فضیلت و اہمیت کی حامل ہے مگر اللہ رب العزت نے بعض دنوں اور بعض راتوں کو خصوصی فضیلت سے نوازا ہے اور ان کی اہمیت مسلمہ ہے ان کی برکت و فضیلت سے انکار ممکن نہیں ان فضیلت کے دنوں اور فضیلت کی راتوں میں خصوصی طور پر نفلی عبادات کرنے سے اللہ رب العزت کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرماتا ہے ہر پریشان حال کی پریشانی رفع فرماتا ہے دلی حاجات

کو پورا فرماتا ہے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضور سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر چلنے والا پکا اور سچا مسلمان بنائے اور فضیلت کے دن اور فضیلت کی راتوں کی برکات کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ المبین

محمد الیاس عادل

سات دنوں کی فضیلت وخصوصیت

سات دنوں کے حوالے سے ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے پچاس پیغمبروں کو ہفتہ کا دن دیا تھا (یعنی ان کی عبادت کا دن) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے علاوہ بیس دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو اتوار کا دن عطا فرمایا تھا۔ حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ترسیٹھ دیگر رسولوں کو پیر کا دن عطا فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور دوسرے پچاس پیغمبروں کو منگل کا دن عطا فرمایا' حضرت یعقوب علیہ السلام اور دیگر پچاس رسولوں کو بدھ کا دن عطا فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور پچاس دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو جمعرات کا دن عطا فرمایا۔ جب کہ جمعۃ المبارک کا دن خالص اللہ رب العزت کا اپنا دن ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

مختلف ایام کی خصوصیت کے ضمن میں شیخ ابونصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسناد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا' حضور سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر اشارہ فرمایا کہ اللہ رب العزت نے ہفتہ کے دن زمین کی تخلیق فرمائی اور اتوار کو زمین پر پہاڑوں کو قائم فرمایا' پیر کو درختوں اور منگل کو تمام مکروہات کو پیدا فرمایا' بدھ کو تمام خوبیاں تخلیق فرمائیں اور جمعرات کو زمین پر تمام چوپاؤں کو پیدا فرما کر ادھر اُدھر منتشر فرمایا' جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو عصر کے بعد مغرب سے پہلے آخری ساعت میں پیدا فرمایا۔ غنیۃ الطالبین)

غسل کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے فرمایا۔

''ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل (کرنا) ہے کہ اُس دن میں سر اور بدن دھوئے۔'' (بخاری و مسلم)

پیر اور جمعرات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

''پیر اور جمعرات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر شخص کو جو شرک نہیں کرتا بخش دیا جاتا ہے مگر وہ شخص نہیں بخشا جاتا جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کے لیے حسد اور کینہ ہو۔''

ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دنوں کے روزوں کا ترک نہیں کیا کرتے تھے خواہ آپ سفر میں ہوں یا حضر میں یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ جب بندے کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پیش کیے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

تین دن:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا'

''جس نے بدھ' جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ رب العزت اس کے اجر میں اس کے لیے جنت میں موتی' یاقوت اور زمرد کا محل تیار فرماتا ہے اور اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔'' (طبرانی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

''جس نے محرمت والے مہینوں میں جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کے دن کے (تین) روزے رکھے اس کے نامہ اعمال میں نو سال کی عبادت لکھی جاتی ہے
نیز ارشاد فرمایا کہ ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھو اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔''

سات دنوں کے حوالے سے نفلی روزوں کے فضائل

ہر ماہ میں تین دن:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی اُن میں ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھو۔ (صحیح بخاری و مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

''ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر یعنی ہمیشہ کا روزہ

(صحیح بخاری و مسلم)

سینہ کی خرابی کا علاج:

حضور سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔ (ابن حبان، البزار)

گناہوں سے پاک:

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

''جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔'' (طبرانی)

تیرہ چودہ اور پندرہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرے' چودہ اور پندرہ کو رکھو۔"

(احمد' ترمذی' نسائی)

ایام بیض:

ہر ماہ کی تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں تاریخ ایام بیض کے ہیں ان کی فضیلت کے ضمن میں شیخ ابونصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسناد کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تیرہ تاریخ کا روزہ تین ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے اور چودہ تاریخ کا روزہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر اور پندرہ تاریخ کا روزہ ایک لاکھ تیرہ ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

بے شمار ثواب:

عبدالمالک بن ہارون حضرت عنزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عنزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک دن دوپہر کے وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اُس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حجرہ مبارکہ میں رونق افروز تھے میں نے سلام عرض کیا' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا' وعلیک وعلیہ السلام یارسول اللہ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' میرے قریب آ جاؤ۔ میں قریب آیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جبرئیل (علیہ السلام) کہہ رہے ہیں کہ ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھا کرو' پہلے روزے پر دس ہزار سال کا دوسرے روزے پر تین ہزار سال کا اور تیسرے روزے پر ایک لاکھ سال کا ثواب لکھا جائے گا۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم! کیا اس ثواب کی تخصیص میرے ہی ساتھ ہے یا یہ عام طور پر سب کے لیے ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' یہ ثواب تمہیں ہوگا اور اس کو بھی جو تمہاری طرح یہ روزے رکھے گا'' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روزوں کی تاریخ دریافت کی تو فرمایا' ہر ماہ کی تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں۔ (غنیۃ الطالبین)

سو شہیدوں کا ثواب:

شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ انہوں نے فرمایا' حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے سامنے ارشاد فرمایا'

''جس نے ہر ماہ تین دن کے روزے رکھے اور فجر کی دو رکعت سنتیں ادا کیں اور نماز وتر کو نہ سفر میں چھوڑا نہ حضر میں اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔'' (غنیۃ الطالبین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایام بیض میں بغیر روزے کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر میں۔ (نسائی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پسندیدگی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

''پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وقت پیش ہو کہ جب میں روزہ سے ہوں۔'' (سنن ترمذی)

فضیلت کے دن:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیر اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت ان دونوں دنوں میں ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص کہ جنہوں نے

باہم جدائی کر لی ہے ان کے متعلق فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔ (ابن ماجہ)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیر اور جمعرات کو خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی شریف)

پیر کے دن کی فضیلت:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیر کے دن روزے کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسی میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (صحیح مسلم شریف)

بدھ اور جمعرات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا'

"جو بدھ اور جمعرات کو روزے رکھے اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھ دی جائے گی۔ (ابویعلیٰ)

جنت میں گھر:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"جس نے بدھ' جمعرات اور جمعہ کو روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے۔" (طبرانی اوسط)

جمعہ کا دن:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو ان تین

دنوں (بدھ، جمعرات اور جمعہ) کے روزے رکھے پھر جمعہ کو تھوڑا یا زیادہ صدقہ کرے تو اس نے جو گناہ کیا ہے وہ بخش دیا جائے گا اور وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا مگر خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے لیے اور دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص نہ کرو البتہ کوئی کسی قسم کا روزہ رکھتا تھا اور جمعہ کا دن روزہ میں واقع ہو گیا تو حرج نہیں۔ (مسلم و نسائی)

جمعہ کے دن کی فضیلت اور روزہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کوئی روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

جمعہ اور عید:

محمد بن عباد سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا کہا ہاں اس گھر کے پروردگار کی قسم۔ (صحیح بخاری و مسلم)

ایک روایت میں آتا ہے کہ جمعہ کا دن عید ہے لہٰذا عید کے دن کو روزہ کا دن نہ کرو مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد (جمعرات یا ہفتہ کا) روزہ رکھو۔ (ابن خزیمہ)

جُمعۃ المبارک

جمعۃ المبارک کی فضیلت کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر

کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔" (سورۃ جمعہ)

احادیث مبارکہ میں بھی جمعۃ المبارک کی فضیلت بہت زیادہ بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

"ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے مگر یہ کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں اُن کے بعد۔ یہی جمعہ وہ دن ہے کہ اُن پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ وہ اس کی تعظیم کریں مگر وہ اس کے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دِن کو یعنی اتوار کو۔ (صحیحین)

جمعہ کا دن:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

"بہترین دن کہ آفتاب نے اُس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن انہیں جنت سے اُترنے کا حکم ہوا۔ اور جمعہ ہی کے دن قیامت قائم ہوگی۔" (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

قبولیتِ دُعا کی ساعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

"جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اُسے پالے اور اُس وقت میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اُسے دے گا۔" (بخاری و مسلم)

جمعۃ المبارک کے دِن وہ نیک ساعت کون سی ہے کہ جس وقت مسلمان بندے کی دُعا بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے اس بارے میں بھی احادیث مبارکہ میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا، اُن کے پاس بیٹھا انہوں نے مجھے تورات کی روایات سُنائیں اور میں نے اُن سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث مبارکہ بیان کیں۔ اُن میں ایک حدیث یہ بھی تھی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اُسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انہیں (جنت سے) اترنے کا حکم ہوا اور اُسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اُسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت سے آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو' سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پائے تو اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے وہ اُسے دے گا۔"

کعب احبار نے کہا کہ سال میں ایسا ایک دن ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب نے تورات پڑھ کر کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی ملاقات اور جمعہ کے بارے میں میں نے اُن سے جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ بھی کہ کعب نے کہا تھا کہ ہر سال میں ایک دن ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کعب نے غلط کہا۔ میں نے کہا پھر کعب نے تورات پڑھ کر کہا کہ بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے۔ فرمایا' کعب نے سچ کہا۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' تمہیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہو سکتی

ہے؟ جب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اُسے پائے اور وہ وقت نماز کا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کسی مجلس میں انتظارِ نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے، میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ایک حدیث پاک میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ

''جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔'' (ترمذی)

عذاب سے بچاؤ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ اُسے فتنۂ قبر سے بچائے گا۔'' (احمد، ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

''اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بغیر مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔'' (طبرانی)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ

''جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ (آدمی) آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گئی تھی۔'' (ابویعلیٰ)

جمعہ کے دن دُرود پڑھنا:

جمعۃ المبارک کے دن درود پاک کثرت سے پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

"میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے دُرود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر دورد بھیجتا ہے تو وہ درود اسکے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کے وصال کے بعد بھی، تو حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا' ہاں وصال کے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء کرام سلام اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے' رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کے دن قرآن مجید پڑھنا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

"جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا تو اُس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان ایک نور چمکتا رہے گا۔" (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ۔

"جو شخص جمعہ کی شب میں سورۂ دخان کی تلاوت کرے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔"
(ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں سورۂ دخان پڑھے تو اُس کے لیے اللہ تعالیٰ

جنت میں ایک گھر بنائے گا۔"(طبرانی)

پانچ عمل:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ "پانچ عمل ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت والوں میں لکھ دے گا۔

(۱) مریض کی عیادت کرنا (۲) جنازے میں شریک ہونا

(۳) روزہ رکھنا (۴) نماز جمعہ پڑھنا

(۵) غلام کو آزاد کرنا۔(ابن حبان)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تمام اعمال یقیناً جمعۃ المبارک کے دن ہی کرنا ممکن ہیں۔

تمام دنوں کا سردار:

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا"

"جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحی سے بڑا ہے اس میں پانچ خصائل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔

(۲) اسی میں انہیں زمین پر اتارا۔

(۳) اسی میں ان کا وصال ہوا۔

(۴) اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے عطا فرمائے گا جب تک کہ حرام کا سوال نہ کرے۔

(۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی مقرب فرشتہ آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ

اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔" (ابن ماجہ' احمد)

چمکدار دن اور رات:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن ہے۔" (بیہقی)

جمعہ کے دن نہانا:

حضرت حسن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو تو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی یعنی نہانا بذات خود خوشبو ہے۔" (احمد' ترمذی)

گناہوں کی معافی:

حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

"جو جمعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب نماز جمعہ کے لیے چلنا شروع کرے تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کے برابر اجر ملتا ہے۔ (طبرانی کبیر و اوسط)

قرآن حکیم جلد حفظ ہو جائے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے اور آ کر عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان میرے سینے سے قرآن مجید نکلا جاتا

ہے جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا تو حضور سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا۔

''اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی نفع دے گا اور تم جن کو وہ کلمات سکھاؤ گے تو ان کو بھی نفع دے گا اور جو تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں محفوظ رہے گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا' جی ہاں اے اللہ کے رسول! ضرور سکھلا دیجئے، چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ'

''جب جمعہ کی شب آئے اور تم رات کے آخری تہائی حصے میں اُٹھ سکو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت فرشتوں کے نازل ہونے کا ہے اور اس میں خاص طور پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (اِسی وقت کے انتظار میں میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا 'سَوْفَ اَسْتَغْفِرُلَکُمْ رَبِّیْ یعنی عنقریب میں تمہارے لیے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کروں گا) آپ کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جمعہ کی شب آنے دو پھر استغفار کروں گا۔ اگر اس وقت جاگنا مشکل ہو تو نصف شب کے وقت اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو شروع رات ہی میں کھڑے ہو کر چار رکعت نفل اس طرح سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھو' دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان پڑھو' تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الٓمّٓ سجدہ پڑھو اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھو۔ (دو رکعت پر سلام پھیرنا ہے) جب التحیات سے فارغ ہو جاؤ تو پہلے اللہ رب العزت کی خوب حمد و ثناء کرو، پھر مجھ پر اور تمام انبیاء کرام پر درود بھیجو، پھر تمام مومن مرد و عورت کے لیے نیز اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے جو فوت ہو چکے ہیں استغفار کرو اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھو۔

'' اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّآ اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَالَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ' اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَاتُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ

كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَاتُرَامُ اَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط "

ترجمہ: "اے میرے اللہ مجھ پر رحم فرما کہ میں جب تک زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار اشیاء میں تکلیف نہ اُٹھاؤں اور اپنی رضا میں حسن نظر عطا فرما۔

اے میرے اللہ! اے زمین اور آسمانوں کو بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے اے اللہ اے رحمٰن! میں تیرے جلال اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنی پاک کتاب مجھے سکھا دی اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل سے چسپاں کر دے اور مجھے توفیق مرحمت فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں کہ جس سے تو راضی ہو جائے۔

اے میرے اللہ! زمین اور آسمانوں کو بے بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ممکن نہیں ہے! اے اللہ! اے رحمٰن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور فرما دے اور اس کو میری زبان پر جاری فرما دے اور اس کی برکت کے طفیل میرے بدن کے گناہوں کی میل دھو دے کیونکہ تیرے سوا حق پر میرا کوئی مددگار نہیں اور میری یہ آواز تیرے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا

اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی مگر اللہ بزرگ و برتر کی مدد سے۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے ابوالحسن اس عمل کو تین یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ تک کرو تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دُعا ضرور قبول ہوگی اور قسم ہے اس ذات اطہر کی کہ جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مومن سے بھی دعا کی قبولیت خطا نہ کھائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ یا سات جمعے ہی گزرے ہوں گے کہ وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسی جیسی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں پہلے تقریباً چار آیات پڑھتا تھا اور وہ بھی مجھے یاد نہیں ہوتی تھیں اور اب تقریباً چالیس آیات پڑھتا ہوں تو وہ ایسی یاد ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن مجید میرے سامنے کھلا ہوا رکھا ہے اور پہلے میں حدیث پاک سنتا تھا اور جب اس کو دوبارہ کہتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب احادیث مبارکہ سُنتا ہوں اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' رب کعبہ کی قسم! ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مومن ہے۔ (جامع ترمذی' مستدرک حاکم)

جمعہ کی شب کی فضیلت:

روایات میں آتا ہے مفسرین کرام تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آخر کار جب اپنی خطاؤں کا اقرار کر لیا اور اپنے والد محترم حضرت یعقوب علیہ السلام سے عرض کی کہ آپ ہماری خطاؤں کی معافی کے لیے بارگاہ الٰہی میں دعا فرمایئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ

عنقریب میں تمہارے لئے اپنے پرودگار سے مغفرت طلب کروں گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے فوری طور پر مغفرت طلب نہیں کی تھی بلکہ یہ وعدہ کیا کہ عنقریب مغفرت طلب کروں گا۔

اس ضمن میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو وقت منقول ہیں ایک یہ کہ

حضرت یعقوب علیہ السلام نے سحر کے وقت مغفرت طلب کی کیونکہ یہ قبولیت دُعا کا وقت ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ نے جمعہ کی شب کے لیے طلب مغفرت رو کے رکھی چنانچہ جب جمعہ کی شب آئی تو آپ نے اپنے بیٹوں کے لیے مغفرت طلب کی۔ (تفسیر روح المعانی)

اسی حوالے سے یعنی سَوْفَ اَسْتَغْفِرُلَكُمْ رَبِّیْ کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ جمعہ کی شب میں مغفرت طلب کروں گا۔ (تفسیر مظہری)

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جمعہ کی شب کے وقت سحر تک کے لیے دعائے مغفرت کو رو کے رکھا اور پھر ایسا اتفاق ہوا کہ دسویں محرم کی رات بھی اسی جمعہ کی شب کو ہوئی (تفسیر مظہری)

حوروں سے نکاح:

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعہ کی شب میں سورۂ دخان پڑھے گا وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے اور اس کا نکاح حوروں سے کرایا جائے گا۔ (سنن دارمی)

نوافل شب جمعہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

> "جو کوئی جمعہ کی شب کو عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر سنتوں کے بعد دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذ تین پڑھے پھر سلام کے بعد وتر پڑھے اور اس کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے سوجائے تو گویا اس نے شب قدر میں شب بیداری کی اور اس شب کو درود شریف بھی بکثرت پڑھے۔" (غنیۃ الطالبین)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

"جو کوئی جمعہ کی رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت (نفل) اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اُس نے گویا بارہ برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، جس کے دنوں میں روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا۔" (غنیۃ الطالبین)

نوافل یوم جمعہ:

حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوب میں تحریر ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن چار رکعت نفل نماز ایک سلام سے جس وقت چاہے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورۂ الکوثر پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ایک مرتبہ یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ یَاسَابِقَ الْفَوْتِ وَیَاسَامِعَ الصَّوْتِ وَیَامُحْیِیَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاجْعَلْ لِّیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَافِیْہِ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَارَاحِمَ الْعَطَایَاوَیَاغَافِرَ الْخَطَایَا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ یَاسَاتِرَ الْعُیُوْبِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی فوت شدہ نمازوں کا جن کی تعداد معلوم نہ ہو کفارہ کرے گا۔

جمعۃ المبارک کے دن چاشت اور اشراق کی نمازوں کے پڑھنے کا ثواب باقی دنوں سے زیادہ ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جو کوئی چار رکعت پڑھے اس کو

جنت میں چار سو درجے عطا ہوں گے اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اگر بارہ رکعت پڑھے تو بارہ سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور بارہ سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جو شخص ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور پچیس مرتبہ سورۂ فلق پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص اور بیس مرتبہ سورۂ فلق پڑھے پھر سلام کے بعد پچاس مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے تو یہ شخص نہ مرے گا جب تک اپنے پروردگار کو خواب میں نہ دیکھے گا اور اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

ہفتہ

ہفتہ کی نفلی عبادت کے بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی ہفتہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نفل پڑھے اور ان میں جو چاہے (سورتیں) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بناتا ہے اور اس نے گویا کہ ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کے دین سے بیزار ہوا اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے بخش دے۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ' جو کوئی ہفتہ کے دن چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ کافرون پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو اس (بندے) کے لیے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے اور ہر حرف کے بدلے ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب عطا کرے گا اور یہ شخص عرش کے سایہ کے نیچے نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

اتوار

اتوار کی نفلی عبادت کرنے کی فضیلت بہت زیادہ ہے جو کوئی اتوار کی شب بیس رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذ تین پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد یعنی نماز سے مکمل طور پر

فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ درود پاک، ایک سو مرتبہ استغفار اور ایک سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے اس کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَالِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ.

تو انشاء اللہ تعالیٰ اُسے ثوابِ عظیم حاصل ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اتوار کی رات کو بیس رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک بار معوذتین پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد ایک سو مرتبہ استغفار اپنے اور اپنے والدین کے لیے پڑھے، پھر ایک سو مرتبہ درودِ پاک پڑھے پھر اس کے بعد ایک مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط پڑھے۔

پھر اس کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ آدَمَ صِفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهٗ وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَمُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

پڑھے تو اس کو مسلمانوں اور کافروں کی تعداد کے موافق ثوابِ عظیم حاصل ہوگا اور اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائے گا اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جنت میں پیغمبروں کے ساتھ داخل کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

اتوار کو دن کے وقت نوافل پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورۃ تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نصرانی

مردوں اور نصرانی عورتوں کی تعداد کے موافق نیکیاں لکھتا ہے اور اس کو ثواب عظیم عطا کرتا ہے' حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر رکعت کے بدلے میں اس نمازی کو ایک ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن جنت میں ہر حرف کے بدلے مشک سے بنا ہوا ایک شہر دے گا۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح سے آتا ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن ظہر کے چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ حٰم السجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تَبَارَکَ الَّذِیْ پڑھے اور دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے اور پھر کھڑا ہو جائے اور دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ جمعہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے اِنشاء اللہ اس کی دُعا قبول ہوگی' اللہ تعالیٰ حاجت روائی کرے گا اور اس کو نصاریٰ کے دین سے محفوظ رکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین۔احیاء العلوم)

جو کوئی کسی منصب وعہدہ کا خواہاں ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اتوار کے دن چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ اِذا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہ پڑھے، اور سلام کے بعد ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا وِرد کرے، پھر یہ دُعا مانگے:

مَاشَآءَ اللّٰہُ تَوَجُّهًا اِلَی اللّٰہِ قَبْلَ اللّٰہُ مَاشَآءَ اللّٰہُ نَاطِقًا لِلّٰہِ
یَالَطِیْفُ تَلَطَّفْتَ یَالَطِیْفُ وَاللُّطْفُ لُطْفِکَ یَالَطِیْفُ

اس کے بعد ایک سو مرتبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

پڑھے۔ پھر اپنی حاجت کی دُعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ دُعا قبول ہوگی۔

سوموار

سوموار یعنی پیر کو نفلی عبادت کرنے کا ثواب بے شمار ہے اور یہ بڑا بابرکت دن ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی پیر کی رات کو چار رکعت نفل پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، دوسرے رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد پچھتر مرتبہ سورۂ اخلاص اور پچھتر مرتبہ استغفار اور پچھتر مرتبہ درود پاک پڑھے پھر اس کے بعد اپنے پروردگار سے اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی حاجت اپنے فضل و کرم سے پوری کرے۔ اس نماز کو نماز حاجت بھی کہا جاتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی پیر کی رات کو دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور پھر نماز پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اہل جنت میں سے کر دیتا ہے خواہ وہ اہل دوزخ سے ہو۔ اور اس کے تمام ظاہری گناہوں کی معافی عطا کر دی جاتی ہے اور اس کو قرآن پاک کی ہر ایک آیت کے بدلے میں جو اس نے نماز میں پڑھی ہے، حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور اگر آئندہ سوموار تک مر جائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی پیر کے دن آفتاب بلند ہونے کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی، ایک بار سورۂ اخلاص اور ایک بار معوذتین پڑھے پھر سلام کے بعد دس مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

پڑھے اور دس مرتبہ درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی پیر کے دن بارہ رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد بارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور بارہ مرتبہ استغفار پڑھے تو قیامت کے دن اس کا نام لے کر اس کو پکارا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کہاں ہے' کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب لے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنتی تاج اور ہزار حُلے عطا فرمائے گا اور اس کو کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور ایک ہزار فرشتے جنت میں اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں تحفے لیے ہوئے ہوگا اور یہ فرشتے اس کے ساتھ ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ وہ ایک ہزار نورانی محلّات پر سے گزرے گا۔ (غنیۃ الطالبین۔ احیاء العلوم)

منگل وار

منگل کے دن نوافل کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ روزہ رکھنے کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مہینہ میں ہفتہ' اتوار' اور سوموار کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ میں منگل' بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی شریف)

منگل کی شب نوافل پڑھنے کے بارے میں حضرت عمرو بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو کوئی منگل کی شب چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تینوں قل پڑھے' پھر سلام پھیرنے کے بعد تینوں قل پڑھے اور ستر مرتبہ کلمہ توحید پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ستر حوریں عطا فرمائے گا۔ (فضائل اعمال)

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی

منگل کی رات بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا بڑا گھر بنا دے گا کہ جس کی وسعت دنیا کی پیائش سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

جو کوئی منگل کی شب دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور پندرہ مرتبہ معوذتین پڑھے اور سلام کے بعد پندرہ مرتبہ درود پاک، پندرہ مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے تو اِنشاء اللہ تعالیٰ اُسے ثواب عظیم حاصل ہوگا۔

منگل کو دن کے وقت نفل نماز پڑھنے کے بارے میں حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی منگل کے دن سورج نکلنے کے بعد دس رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو ستر دن تک اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر ان ستر دنوں کے اندر مرے تو شہیدوں میں شمار ہوگا اور اس کے ستر برس کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

بدھ

بدھ کی نفلی عبادت کے بارے میں ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو کوئی بدھ کی رات کو چھ رکعت نفل اس طرح تین سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ قُلِ اللّٰھُمَّ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد یہ پڑھے۔ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ وَمُسْتَوْجِبُہٗ تو اللہ تعالیٰ اس کے ستر برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ (احیاء العلوم)

ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو کوئی بدھ کی شب دو رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور دوسری رکعت

میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے تو اس کے لیے آسمان سے ستر ہزار ملائکہ اُترتے ہیں جو اس کے لیے قیامت تک ثواب لکھتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی بُدھ کے دن بارہ رکعت سورج بلند ہونے یعنی نمازِ اشراق کے بعد اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور تین مرتبہ معوذتین پڑھے تو اس کے لیے ایک فرشتہ جو عرش کے نزدیک رہتا ہے، ندا کرتا ہے کہ اے اللہ کے بندے! تجھے بخش دیا گیا ہے، اب نئے سرے سے اپنے عمل شروع کر اور اللہ تعالیٰ ا سے عذاب قبر اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو اور قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو دور کردے گا اُس کا عمل انبیاء کے عمل کے مِثل اٹھایا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

جمعرات

جمعرات کے دن نفلی روزہ رکھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا،

"سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔"

(ترمذی شریف)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (نسائی شریف)

جمعرات کے دن نفل نمازیں پڑھنے کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی جمعرات کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو بار آیت الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت

میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو اُسے اللہ تعالیٰ رجب' شعبان اور رمضان المبارک میں روزے رکھنے والوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور اس کو ایک حج کا ثواب عطا کیا جائے گا اور اس کے نامہ اعمال میں اُن تمام لوگوں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔(غنیۃ الطالبین)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ اِذَا جَاءَ نَصرُ اللّٰہ اور ستر مرتبہ سورۂ الکوثر پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ استغفار پڑھے تو اُسے ثوابِ عظیم حاصل ہو۔(فضائل اعمال)

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو کوئی جمعرات کی شب مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ پانچ مرتبہ آیت الکرسی' پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص اور پانچ پانچ مرتبہ معوذتین پڑھے پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور اس کا ثواب اپنے والدین کی ارواح کو بخش دے تو والدین کا حق ادا کیا اگرچہ اس کے ماں باپ دنیا میں اس سے ناراض ہوں اور اللہ تعالیٰ اس نمازی کو صدیقین اور شہداء کا ثواب عطا کرتا ہے۔(غنیۃ الطالبین)

ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص جمعرات کی شب مغرب اور عشاء کے مابین بارہ رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس نے گویا بارہ برس تک دنوں کا روزہ رکھا اور ان کی راتوں میں عبادت میں مشغول رہا۔(احیاء العلوم)

وظائف:

جو کوئی جمعرات کے دن ایک ہزار مرتبہ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام باوضو حالت میں پڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں نیک حاجت کے لیے دُعا مانگے تو انشاءاللہ تعالیٰ دُعا قبول ہوگی۔

جوکوئی جمعرات کے دن مغرب کے وقت باوضو حالت میں سات مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد ایک سو پچاس مرتبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمُلِکَ الْعَاقِبَۃ پڑھے تو جو بھی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے بفضلِ باری تعالیٰ جلد پوری ہو۔

ایک حدیث پاک میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے دُرود نہ پڑھا تو وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جمعرات کی رات کو بہت سا درود بھیجا کرو اس رات میرے سامنے تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔ (شرف النبی)

عاشورہ کا دن اور رات

دس محرم الحرام کا دن بہت ہی زیادہ فضیلت و برکت والا دن ہے اور دس محرم الحرام یعنی عاشورہ کے دن کے ساتھ بہت سی باتیں مخصوص ہیں۔

(۱) اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن انکی توبہ قبول ہوئی۔

(۲) اسی دن عرش' کرسی' آسمان' زمین' سورج اور چاند ستارے اور جنت پیدا کیے گئے۔

(۳) اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی۔

(۴) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی اُمت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا۔

(۵) اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا کیے گئے۔

(۶) اسی دن آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا۔

(۷) اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو مقام بلند کی طرف اٹھایا گیا۔

(۸) اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر ٹھہری۔

(۹) اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک عظیم عطا کیا گیا۔

(۱۰) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے۔

(۱۱) اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹائی گئی۔

(۱۲) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام گہرے کنویں سے نکالے گئے۔

(۱۳) اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف رفع کی گئی۔ آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی۔

(۱۴) اسی دن حضرت داؤد علیہ السلام کو تاج بخشا گیا۔

(۱۵) اسی دن حضرت داؤد علیہ السلام کو جن وانس پر حکومت عطا ہوئی۔

وسعت و برکت:

عاشورہ کے دن کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن اپنے گھر والوں اور اہل وعیال پر وسعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے سال وسعت اور برکت عطا فرماتا ہے۔ (بیہقی)

عاشورہ کے دن:

جو کوئی عاشورہ کے دن چھ رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ والشمس، سورۂ والضحیٰ، سورۂ اذا زلزلت، سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھے۔ یہ نفل نماز اشراق کے وقت پڑھے اور پڑھنے کے بعد سجدہ میں جاکر سات مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے اور جو بھی اپنی جائز حاجت ہو اس کے لیے دُعا مانگے پھر یہ دُعا مانگے،

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَهٗ وَاٰمَنَ بِکَ فَھَدَیْتَهٗ وَرَغِبَ اِلَیْکَ فَاَعْطَیْتَهٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَّیْتَهٗ وَاقْتَرَبَ مِنْھُمْ فَاَدْنَیْتَهٗ اَللّٰھُمَّ اَمْدُدْ بِعَیْشِیْ فِی الْخَیْرَاتِ مَدًّا اَوْ اِجْعَلْ لِیْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وُدًّا اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ الْاِیْمَانَ بِکَ وَاَسْئَلُکَ الْفَضْلَ مِنَ الرِّزْقِ وَاَسْئَلُکَ الْعَافِیَةَ مِنَ الْبَلَایَا وَاَسْئَلُکَ حُسْنَ الْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

اِنشاءاللہ تعالیٰ جو بھی حاجت ہوگی وہ ضرور پوری ہوگی۔

دو نفل:

جو کوئی عاشورہ کے دن چاشت کے وقت دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ حشر کی آخری آیات لوانزلنا سے آخر سورۃ تک پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر ایک مرتبہ یہ دُعا نہایت توجہ و یکسوئی سے پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَآ اَوَّلُ الْاَوَّلِیْنَ یَآ اٰخِرُو الْاٰخِرِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ مَاخَلَقْتَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْیَوْمِ وَتَخْلُقُ اٰخِرَمَاتَخْلُقُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْیَوْمِ اَعْطِنِیْ فِیْهِ خَیْرَمَا اَوْلَیْتَ فِیْهِ اَنْبِیَآءِ کَ وَاَوْلِیَائِکَ وَاَصْفِیَآء کَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَایَا وَاَسْهِمْ لِیْ مِثْلَ مَآ اَعْطَیْتَهُمْ فِیْهِ مِنَ الْکَرَامَةِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

بفضلِ باری تعالیٰ اس نفل نماز اور دُعا کی برکت سے بے پناہ ثوابِ عظیم حاصل ہوگا۔

دعا و وظائف:

❁ ...... جو کوئی عاشورہ کے دن نمازِ عصر کے بعد نہایت توجہ اور یکسوئی کے ساتھ ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ کر اپنی حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کی دُعا ضرور قبول ہوگی اور جلد ہی اس کی حاجت بھی پوری ہوگی۔ دُعا یہ ہے۔

اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ الْحُسَیْنِ وَاَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِیْهِ فَرِّجْ عَمَّا اَنَا فِیْهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

جوکوئی عاشورہ کے دن باوضو حالت میں ستر مرتبہ یہ پڑھے۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.

تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا۔

✿...... جوکوئی عاشورہ کے دن باوضو حالت میں ایک سو مرتبہ ذیل میں دیئے ہوئے کلمات اس طرح پڑھے کہ اول وآخر درود پاک پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کو نیکی کے کاموں کے کرنے اور برائی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

کلمات یہ ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

✿...... جوکوئی عاشورہ کے دن ذیل میں دی ہوئی دعا سات مرتبہ پڑھے گا تو بفضل باری تعالیٰ سارا سال جملہ آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا اور اس سال موت کا حملہ بھی اس پر نہ ہوگا اور جس سال اس کی موت ہوگی اس دعا کو پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔ دعا یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَءِ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهِی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ وَاَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ كُلَّهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَحَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

نفلی روزے:

❁ ...... حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ چار چیزیں ہیں جنہیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ، عاشورہ کا روزہ' ذی الحجہ کے روزے (ایک سے نو تک) ہر مہینہ کے تین روزے اور دو رکعتیں فجر کی فرض (نماز) سے پہلے۔ (نسائی)

❁ ...... ایک اور حدیث پاک میں عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں اس طرح سے آتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سوائے یوم عاشورہ کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے نہیں دیکھا اور سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (بخاری شریف)

❁ ...... عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ اس طرح سے ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہود کو عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے دیکھ کر پوچھا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کی قوم پر غلبہ عطا فرمایا تھا لہٰذا ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں۔ چنانچہ آپ نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری شریف)

❁ ...... عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے ساتھ ایک اور یعنی نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ بھی رکھنا بہت اچھا ہے۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عاشورہ کے) دن کی جستجو کی تاکید کی تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر عمر شریف میں فرمایا کہ اگر

میں آئندہ سال تک حیات رہا تو آئندہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھوں گا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سال وصال فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نویں اور دسویں، اور گیارہویں محرم کے دنوں میں روزہ رکھنے کو پسند فرمایا جیسا کہ ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس دن سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھو اور یہود کے طریقہ کی مخالفت کرو کیونکہ وہ ایک دن ہی کا روزہ رکھتے تھے۔

آخری چہار شنبہ:

ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ میں نفل نمازیں پڑھنے سے اللہ تعالیٰ بندے پر خصوصی فضل و کرم فرماتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ آخری چہار شنبہ کے دِن نماز اشراق کے بعد غسل کر کے پاکیزہ لباس پہنے اور بغیر کسی سے کوئی کلام کیے چار رکعت نفل نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ستر مرتبہ سورۂ کوثر، پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک ایک مرتبہ معوذتین پڑھے، پھر سلام پھیرنے کے بعد اپنا سر سجدے میں رکھے اور ایک مرتبہ یا وھاب اور الحی الحق کہے اس کے بعد اُٹھ کر بیٹھ جائے اور اِکسٹھ مرتبہ سورۂ الم نشرح، اکسٹھ مرتبہ سورۂ والتین، اکسٹھ بار سورہ اذا جاء اور اِکسٹھ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، پھر ایک ہزار چودہ مرتبہ یاوھابُ کا ورد کرے اس کے بعد ایک سو مرتبہ اَلحیُّ اَلحَقّ پڑھے پھر سجدے میں جا کر چودہ مرتبہ الحی الحق پڑھے پھر سجدے سے سر اٹھائے اور تین مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُ مِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

تکلیف سے نجات کے لیے:

اکثر مشائخ عظام کا کہنا ہے کہ آخری چہار شنبہ کے روز طلوع آفتاب کے وقت باوضو حالت میں یہ تعویذ لکھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○ الٓمّٓ الٓمّٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ

طٰهٰ۔ طٰسٓمّٓ۔ يٰسٓ۔ صٓ حٰمٓ۔ حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ

تعویذ لکھنے کے بعد پانی میں خوب اچھی طرح حل کرے اور اس میں سات مرتبہ چاندی کا چھلا بجھائے۔

اس کے بعد اگر حاملہ عورت اس کو درد زہ کے وقت اپنی کمر سے باندھے تو اسے درد کی شدت میں کمی ہوگی اور وہ بہت جلد فراغت حاصل کرے گی۔

اگر یہ چھلا بواسیر کا مریض اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہنے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا مرض رفع ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ سے نوازے گا یہ نہایت مجرب و آزمودہ عمل ہے۔

جان و مال کی حفاظت کے لیے:

جو کوئی آخری چہار شنبہ کے دن پانچوں فرض نمازوں کے بعد نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ قبلہ رُخ بیٹھ کر ایک مرتبہ ذیل میں دی ہوئی آیاتِ مبارکہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور یہ پانی خود بھی پیئے اور اپنے گھر والوں کو بھی پلائے تو بفضل باری تعالیٰ وہ ہر طرح کی مصیبت و پریشانی سے محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ دم کیا ہوا پانی پینے والے کی جان و مال کی حفاظت فرمائے گا اس کی عمر میں برکت عطا فرمائے گا۔ آیات مبارکہ یہ ہیں:

سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ الرَّحِيۡمِ○ سَلٰمٌ عَلٰى نُوۡحٍ فِى الۡعٰلَمِيۡنَ○
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ○ سَلٰمٌ عَلٰى مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ○ سَلٰمٌ
عَلٰٓى اِلۡيَاسِيۡنَ○ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِيۡنَ○
سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ○

ثواب حاصل کرنا:

جو کوئی یہ چاہے کہ اُسے بہت زیادہ ثواب حاصل ہو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف کرے اور اسے نیکی کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے تو وہ آخری چہار شنبہ کے دن چاشت کی نماز

کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو ستر مرتبہ الم نشرح اور ستر مرتبہ سورۂ والتین' ستر مرتبہ سورۂ نصر اور ستر مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔

آخری چہار شنبہ کی رسم:

اس ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کی جو رسم عوام الناس میں مروج ہے کہ اس دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیماری سے صحت پائی تھی اور غسل فرمایا تھا۔ اس بناء پر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آخری چہار شنبہ کو ایک تہوار کے طور پر مناتی ہے۔ اس کی کوئی اصل شریعت مطہرہ میں نہیں ملتی۔ تقریباً تمام مکتبہ فکر کے جید علماء کرام نے اس رسم کو بے اصل بتایا ہے۔ اس رسم کے بارے میں امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا تھا جس کا آپ نے نہایت معقول اور واضح جواب ارشاد فرمایا۔ چنانچہ کتاب ''احکام شریعت'' میں تحریر ہے کہ

س: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ صفر کے آخری چہار شنبہ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیماری سے صحت پائی تھی۔ اس بناء پر اُس دن کھانا و شیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں۔ غرضیکہ مختلف مقامات پر مختلف رسومات ہیں۔ کہیں اس دن کو نحس و مبارک جان کر گھر کے پُرانے برتن گلی میں توڑ ڈالتے ہیں اور تعویذ و چھلہ چاندی کے اس دن کی صحت بخشی جناب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ یہ تمام کام حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحت پانے کی بناء پر عمل میں لائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس کی اصل شریعت مطہرہ میں ثابت ہے کہ نہیں؟ اور فاعل عامل اور کار بر بنائے ثبوت یا عدم مرتکب گناہ ہوگا یا قابل ملامت وہ تادیب ہوگا۔

جواب: آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی اس دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت یابی کا کوئی ثبوت' بلکہ وہ مرض جس میں وصال مبارک ہوا' اس کی

ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے۔

اخرار بعا من الشهر يوم نحس مستمر

اور مروی ہوا ابتدا ابتلائے حضرت ایوب علیہ السلام اسی دن تھی اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہ اور مال کا نقصان ہے۔ بہر حال یہ سب باتیں بے اصل و بے معنی ہیں۔ (احکامِ شریعت حصہ اوّل ص۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱)

بارہ ربیع الاوّل

ربیع الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے، یہ بڑا فضیلت و برکت والا مہینہ ہے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ اسی ماہ میں ہوئی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک بھی اسی مہینہ میں ہوا تھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ مطہرہ اُم المساکین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال بھی ربیع الاوّل کے مہینہ میں ہی ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی مہینہ میں وصال فرمایا۔

۱۲ ربیع الاوّل کے دن وظائف ونوافل ادا کرنا بے شمار فیوض وبرکات کا باعث ہے۔

بارہ ربیع الاوّل کے نوافل:

بارہ ربیع اوّل کو نماز ظہر کے بعد بیس رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد اس کا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ کے طور پر پیش کرے۔ اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان نوافل پر مداومت رکھی ہے۔ ان نوافل کی مداومت رکھنے والے کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور پروردگار عالم جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

رجب المرجب کی پہلی شب

رجب المرجب اسلامی قمری سال کا ساتواں مہینہ ہے۔ یہ بڑی برکت اور فضیلت والا مہینہ ہے۔ اس مہینہ کی بھی شب کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کی بارش کرتا ہے' عیدالاضحیٰ کی سب' عید الفطر کی شب' پندرہ شعبان کی رات اور رجب المرجب کی پہلی شب۔'' (دیلمی)

ایک اور روایت جو کہ حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''پانچ راتیں ایسی ہیں کہ جن میں کوئی دُعا رد نہیں کی جاتی، رجب المرجب کی پہلی شب' پندرہ شعبان کی رات' جمعہ کی شب اور دو راتیں عیدین کی۔'' (دیلمی)

رجب کا چاند:

صاحب ''مقصود القاصدین'' تحریر فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رجب المرجب کا چاند دیکھتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا اِلٰی شَهْرِ رَمَضَانَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُکَ وَنَحْنُ عِبَادُکَ فِیْ شَهْرِکَ

وَارْحَمْهُمْ بِرَحْمَتِكَ وَاعْطِهِمْ مَا يُعْطِي عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَلَنَا تَوْفِيْقَ طَاعَتِكَ وَاعْصِمْنَا بِعِصْمَتِكَ يَاذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

پہلی شب:

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ معمول تھا کہ آپ سال میں چار راتیں ہر کام چھوڑ کر صرف اور صرف عبادت الٰہی کے لیے مخصوص فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی ان چار راتوں میں عبادت کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے) رجب المرجب کی پہلی شب، عید الفطر کی شب، عید الاضحیٰ کی شب اور شعبان المعظم کی پندرھویں شب اِن خاص راتوں میں آپ یہ دُعا ضرور پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ مَصَابِيْحِ الْحِكْمَةِ وَمَوَالِي النِّعْمَةِ وَمَعَاوِنَ الْعِصْمَةِ وَاعْصِمْنِيْ بِهِمْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَلَا تَاخُذْنِيْ عَلٰى غِرَّةٍ وَلَا عَلٰى غَفْلَةٍ وَلَا تَجْعَلْ عَوَاقِبَ اَمْرِيْ حَسْرَةً وَنَدَامَةً وَارْضَ عَنِّيْ فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظَّالِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظَّالِمِيْنَ o اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ وَاَعْطِنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ فَاِنَّكَ الْوَسِيْعَةُ رَحْمَةُ الْبَدِيْعَةُ حِكْمَةُ فَاَعْطِنِيَ السَّعَةَ وَالدَّعَةَ وَلَا مْنِ وَالصِّحَّةِ وَالشُّكْرِ وَالْمُعَافَاةِ وَالتَّقْوٰى وَالصَّبْرِ وَالصِّدْقِ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اَوْلِيَآءِكَ اَعْطِنِيَ الْيُسْرَ مَعَ الْعُسْرِ وَالْاَ مْنَ بِذٰلِكَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَاِخْوَانِيْ فِيْكَ وَمِنْ وِلْدَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

ترجمہ: اے میرے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود اور رحمت بھیج۔ یہ

لوگ حکمت و دانائی کے چراغ ہیں' نعمت کے مالک ہیں' عصمت و پاکیزگی کا خزینہ ہیں۔ ان کے ساتھ مجھے بھی ہر برائی سے محفوظ رکھ' غرور اور تکبر کے سبب مجھے نہ پکڑ' میرے انجام کو حسرت و شرمندگی والا نہ بنا' تو مجھ سے راضی ہو جا' بے شک تیری مغفرت ظالموں کے لیے ہے اور میں ظالموں میں سے ہوں' اے اللہ! مجھے بخش دے فرما جو تجھے ایذا نہیں دیتی' اور مجھے وہ چیز عطا فرما دے جو مجھے فائدہ دینے والی ہے۔ تیری رحمت بڑی وسیع ہے' تیری حکمت نادر اور عجیب ہے۔ مجھے راحت اور کشادگی عطا فرما' امن و تندرستی عطا فرما' اپنی نعمت پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما' عافیت و پرہیز گاری اور صبر عطا فرما' اپنے اور اپنے دوستوں کے نزدیک مجھے سچائی اور لطف عطا فرما' سختی کے بعد آسانی عطا فرما' میرے اہل' میرے بیٹوں اور میرے بھائیوں پر جو تیرے رستے پر چلنے والے ہیں اور مسلمانوں کی بیٹیوں اور بیٹوں پر' مسلمان مرد اور عورتوں پر اپنی رحمت نازل فرما اور سب کو اپنی رحمت میں شامل رکھ۔

شبِ معراج

ستائیس رجب کی شب حضور سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج ہوئی یہی وجہ ہے کہ یہ شب نہایت بابرکت اور فضیلت والی ہے۔ اس بابرکت شب کے مختصر حصہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا براق پر سوار ہو کر مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک تشریف لے جانا اور پھر وہاں پر تمام انبیاء کرام علیھم السلام کا استقبال کی خاطر جمع ہونا اور پھر نماز میں ان کی امامت فرمانا پھر بیت المقدس سے آسمانوں کی سیر کے لیے تشریف لے جانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر آسمان کے دروازے کا کھلنا اور وہاں پر رہنے والے فرشتوں کا آپ کو سلام پیش کرنا حتی کہ ساتویں آسمان کو عبور فرما کر سدرۃ المنتہٰی تک پہنچنا، پھر وہاں سے اس مقام پر پہنچنا جہاں قلموں کے چلنے کی سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی، اس کے بعد مقام قرب خاص تک جانا اور اس مقام تک پہنچ جانا جہاں انوار و اسرار، وقرب و حب کے سوا کچھ نہ تھا اس مقام پر جلوہ افروز ہو کر دوکمانوں کی قدر یا اس سے بھی زیادہ قریب قرب خاص واعلیٰ میں فائز ہونا اور وہاں پر ذاتِ باری تعالیٰ کا کلام سُننا اور پھر بڑے بڑے عجائبات کا ملاحظہ فرمانا اور انعام کے طور پر اُمت کے لیے پانچ نمازوں کا فرض ہونا اور باقی ماندہ حصہ شب میں مکہ مکرمہ میں واپس آنا یہ سب قرآن وا حادیث میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

> ”پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے مختصر حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک۔“ (سورۂ بنی اسرائیل)

اس ضمن میں قرآن حکیم کی ایک اور سورۂ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

> ”اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے تمہارے

صاحب نہ بہکے اور نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی، دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا، تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو، اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا، سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے، جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی، بے شک (اس نے) اپنے رب کی بہت نشانیاں دیکھیں۔'' (سورۃ النجم آیات ۱ تا ۱۸)

پانچ نمازوں کا تحفہ:

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج شریف کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام جب مجھے دوسرے آسمان پر لے کر گئے تو میں نے اس میں دیکھا کہ دونوں خالہ زاد بھائی حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت یحیٰی بن زکریا علیہ السلام موجود ہیں۔

تیسرے آسمان پر میں نے دیکھا کہ ایک ایسا خوبصورت شخص ہے جس کی شکل چودہویں رات کے چاند کی مانند ہے میں نے کہا اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا یہ آپ ﷺ کے بھائی حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام ہیں۔

پھر جب وہ مجھے چوتھے آسمان پر لے کر گئے تو میں نے ایک شخص کو دیکھا اور جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

پھر مجھے پانچویں آسمان پر لے گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ادھیڑ عمر کا ایک شخص سفید سر سفید بڑی داڑھی، میں نے ادھیڑ عمر کے شخص سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، میں نے کہا، جبرائیل علیہ السلام! یہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا، یہ اپنی قوم کے محبوب حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔

پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف لے گئے تو اس میں دیکھا کہ ایک گندمی شخص اونچا قد ہے میں نے کہا' جبرائیل علیہ السلام یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا' یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میانہ عمر کا شخص بیت المعمور کے دروازے کے قریب کرسی پر تشریف رکھے ہوئے ہے اس (دروازے) میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو قیامت کے روز تک پھر اس میں سے واپس نہیں آتے ہیں نے کہا جبرائیل علیہ السلام! یہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا' یہ آپ کے والد (یعنی جدِ امجد) حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر (اس کے بعد) وہ مجھے لے کر جنت میں داخل ہوئے۔

کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمراہ لے کر ہر آسمان پر جاتے اور اندر آنے کی اجازت طلب کرتے تو پوچھا جاتا اے جبرائیل علیہ السلام! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اندر سے آواز آتی کیا بلوائے گئے ہیں؟ یہ جواب دیتے ہاں۔ اس پر آواز آتی اللہ تعالیٰ اس بھائی اور دوست کو زندہ رکھے۔ حتیٰ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر ساتویں آسمان پر پہنچے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچایا گیا اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روزانہ پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔

اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں واپس آیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرا اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی اُمت پر کتنی نمازیں فرض کی گئیں؟ میں نے کہا' روزانہ پچاس نمازیں۔ اُنہوں نے کہا' نماز بڑی ثقیل چیز ہے اور آپ کی اُمت کمزور ہے اس لیے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جایئے اور درخواست فرمایئے کہ آپ پر سے اور آپ کی اُمت پر سے بوجھ کم کر دے۔ چنانچہ میں واپس گیا اور اپنے رب تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھ پر سے اور میری اُمت پر سے بوجھ کم کر دیا جائے پس دس نمازیں کم کر دی گئیں۔

پھر میں لوٹا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرا اُنہوں نے مجھ سے پھر ویسا ہی کہا' میں پھر لوٹ گیا اور درخواست کی تو دس اور کم کر دیں۔

پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب لوٹا تو وہ اسی طرح مجھ سے کہتے رہے کہ آپ لوٹ جایئے اور رب تعالیٰ سے درخواست کیجیے ، حتیٰ کہ یہ تعداد روزانہ پانچ نمازوں تک پہنچ گئی۔

پھر میں لوٹا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک سے گزرا انہوں نے پھر مجھ سے ویسا ہی کہا تو میں نے کہا' میں اپنے رب تعالیٰ کے پاس بار بار گیا اور درخواست کی یہاں تک کہ مجھے اب شرم آنے لگی ہے چنانچہ اب تو میں ایسا نہیں کروں گا۔

پس ان نمازوں کو تم میں سے جو شخص ایمانداری سے ثواب کی نیت سے ادا کرے گا (اللہ تعالیٰ) اُسے پچاس نمازوں کا اجر عطا فرمائے گا۔

نمازوں کی تخفیف کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز فرض کی اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے اور اُن کے کہنے کے مطابق واپس گئے اور دس نمازیں کم ہوگئیں ، دوسری مرتبہ گئے اور کم ہوگئیں اسی طرح جاتے رہے اور نمازوں میں کمی ہوتی رہی یہاں تک کہ پانچ وقتوں کی ایک دن میں پانچ نمازیں مقرر ہوگئیں۔ پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اصرار فرماتے رہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ پھر واپس جایئے اور مزید تخفیف طلب فرمایئے کیونکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں ، ان پانچ اوقات میں بھی سستی کریں گے۔ اس پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا' میں اتنی مرتبہ گیا ہوں اور اِس قدر تخفیف طلب کی ہے کہ اَب مجھے شرم محسوس ہوتی ہے لہٰذا میں اس تعداد پر راضی ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں اس مقام سے آگے بڑھ گیا تو آواز آئی' میں نے بندوں پر اپنا فرض نافذ کر دیا اور ان سے بوجھ اٹھا لیا یہ پانچ نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر فرض کیں' ہر نماز کو دس گنا قبول کیا۔ حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مجھ پر نماز فرض کی تو مجھے خطاب کرتے ہوئے

فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے آپ کی اُمت کی نماز قیام' قراءت' رکوع' سجود اور قعدہ پر مشتمل بنائی ہے تاکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی اُمت کی عبادت عرش سے تحت الثریٰ تک کے تمام فرشتوں کی عبادت جیسی ہو۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت کو قیام سے ثواب قائمین' رکوع سے ثواب راکعین' سجود سے ثواب ساجدین' تہلیل سے تہلیل کہنے والوں کا ثواب ملتا رہے ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ درجات عنایت فرماؤں گا۔

واپسی کا سفر:

جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معراج شریف کی رات جنت و دوزخ کے عجائبات و غرائب کا مطالعہ فرمالیا تو ارشاد فرمایا' اے جبرائیل علیہ السلام! مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس جاؤں' اُنہوں نے کہا' یارسول اللہ! ہاں ضرور تشریف لے جائیں۔

چنانچہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں دوبارہ حاضری کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو مجھے خطاب فرمایا' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! جنت کی نعمتوں اور جہنم کی سختیوں کو آپ نے کیسے پایا؟ عرض کیا' یا اللہ میں نے اس قدر نعمتیں جنت میں دیکھیں ہیں کہ جن کی تعداد تیرے سوا کوئی نہیں جانتا اور جہنم کی اس قدر سختیاں تھیں کہ تو ہی ان کو بیان کرسکتا ہے۔ ارشاد ہوا' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگ کی جو مقدار اور اس کے عذاب کے اوصاف جو آپ نے سُنے اور دیکھے آپ اور آپ کی اُمت آگ کی سختیوں سے ہمارے امن وامان میں رہے گی۔ اب واپس جایئے اور مخلوق کو ایمان لانے اور جنت کی نعمتوں کی طرف بلانے کی کوشش فرمائیں اور جہنم کے عذاب اور سختیوں سے اجتناب فرمائیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ وصیتیں فرمائیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم و تکلیف لاحق ہو تو مجھے یاد کیجئے کیونکہ اُس وقت میں آپ کے نفس سے بھی زیادہ آپ کے قریب ہوں۔ مظلوم کی بددعا سے ڈریئے کیونکہ میرے اور مظلوم کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں اس کی دُعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)!

مصائب پر صبر کیجئے عناد' بغض جبر اور تکبر سے بچئے' دنیا پر مغرور نہ ہونا اور اس سے مطمئن نہ ہو جایئے گا کیونکہ دنیا زوال پذیر ہے اس نے کسی کے ساتھ وفا نہیں کی۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا' یا اللہ! میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں' تجھ ہی سے ڈرتا ہوں' تجھ ہی سے اُمید رکھتا ہوں اور میں علم الیقین سے جانتا ہوں کہ میرا رب اور مجھے پیدا کرنے والا' عزت عطا کرنے والا اور خلعتِ نبوت عطا کرنے والا صرف تو ہی ہے۔

بارگاہِ رب العزت کی طرف سے ارشاد ہوا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! نماز کو وقت پر ادا کیجئے' امر بالمعروف اور نہی المنکر کیجئے کیونکہ اسی سے دین قائم ہے۔

غرضیکہ اس کے بعد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بے شمار پوشیدہ رازوں کو اپنے سینہ پاک میں محفوظ فرما کر وہاں سے روانہ ہوئے اور واپسی کا سفر شروع ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اپنے پَر پر بیٹھا کر آسمانوں کے کئی طبقات سے گزارا پھر واپس لائے معراج سے واپسی کے سفر میں ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یاجوج ماجوج کو دیکھا اور رجال الغیب سے ملاقات فرمائی تھی۔

اونچی شان والے:

حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ جناب ابو طالب کی صاحبزادی تھیں بیان فرماتی ہیں کہ جس رات حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج مبارک ہوئی اُس رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہی گھر میں تھے اور میرے ہی گھر میں آرام فرما رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی اس کے بعد آرام فرمایا اور ہم بھی سو گئے اور فجر سے ذرا پہلے کا وقت تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جگایا اور نماز پڑھنے کے بعد ارشاد فرمایا' اے اُم ہانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! آج رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا وہاں سے آسمانوں پر پہنچایا گیا پھر صبح سے پہلے واپس لایا گیا۔

حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تا کہ باہر تشریف لے جائیں تو میں نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑ لیا میں نے عرض کیا

'یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ بات لوگوں کے سامنے بیان نہ فرمایئے کیونکہ وہ یقین نہیں کریں گے اور آپ کو جھٹلائیں گے اور تکلیف دیں گے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں تو ضرور یہ بیان کروں گا، چنانچہ جب سورج طلوع ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے ہی گھر سے نکل پڑے تو میں نے اپنی ایک حبشی لونڈی سے کہا' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے پیچھے جا تا کہ تُو سن سکے کہ آپ لوگوں سے کیا فرماتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ اس بات کا کیا جواب دیتے ہیں۔

اسی واقعہ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لائے اور بیٹھ گئے کیونکہ قریش کی طرف سے تکذیب اور کم ظرفوں کے مذاق کا خدشہ تھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تشریف فرما تھے کہ ابوجہل آیا اور طنزیہ انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور مذاق کے لہجے میں کہنے لگا' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کوئی نئی چیز ظاہر ہوئی ہے اور عجیب وغریب معانی سے کوئی حقیقت حاصل ہوئی ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' ہاں آج میں نے ایک ایسا سفر کیا ہے جو کسی نے نہیں کیا اور ایسی خبر لایا ہوں کہ آج تک کوئی نہیں لایا، ابوجہل کہنے لگا کہاں تک کا سفر کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیت المقدس اور پھر وہاں سے آسمانوں کے طبقات تک گیا، اُس نے کہا' آج رات گئے اور صبح کو مکہ میں تھے؟ آپ نے فرمایا' ہاں' کہنے لگا' ایسی بات کو قوم کے سامنے بیان فرمائیں گے! ارشاد فرمایا ہاں! چنانچہ یہ بات سنتے ہی ابوجہل چیخ کر اُٹھا اور زور زور سے کہنے لگا' اے گروہ بنی کعب' اے گروہ بنی لوی! ادھر آؤ، جب لوگ اُس کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے تو وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے جو کچھ مجھ سے فرمایا ہے ان لوگوں کے سامنے بھی بیان فرمایئے' چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' کہ آج رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا پھر وہاں سے آسمانوں پر لے جایا گیا۔ یہ سُن کر تمام لوگ حیران ہو گئے کیونکہ ان کی ناقص عقلوں میں یہ بات ناممکنات میں سے تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب میں بیت المقدس سے جبرائیل علیہ السلام کے ہمراہ صحرائے ذی طوی میں جو کہ مکہ مکرمہ کے قریب ہے پہنچا تو میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس معراج کے واقعہ کی میری کون تصدیق کرے گا اور میری یہ بات کون تسلیم کرے گا کہ مجھے اس تھوڑے سے وقت میں یہ دولت وسعادت حاصل ہوئی ہے کہ دونوں جہانوں سے باہر لے جا کر پھر واپس اس جہان میں لایا گیا ہوں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا پرواہ مت کیجئے اگر یہ لوگ (مشرکین مکہ) تصدیق نہ کریں تو آپ کی تصدیق سب سے پہلے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کریں گے۔

ابوجہل لعین اور دیگر لوگوں نے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے معراج کی بات سُنی تو بہت ہی زیادہ حیرانی میں کھو گئے ابوجہل کے ہاتھ میں تو گویا کوئی بات آ گئی تھی وہ اپنی دانست میں بڑا خوش تھا کہ اس واقعے کی تصدیق تو کوئی بھی نہیں کرے گا کیونکہ بظاہر تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے اُسے یہ علم تھا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی ساتھیوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیادہ قریب ہیں لہٰذا کیوں نہ سب سے پہلے اُن کو یہ عجیب بات بتائی جائے تاکہ وہ بھی سن کر تعجب کا اظہار کریں اور اسے ناممکنات میں شمار کریں اس سے شاید قریش کو کچھ فائدہ مل جائے۔

چنانچہ یہ سوچ کر ابوجہل لعین منافقین کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا' آپ اپنے ساتھی کے پاس جایئے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ وہ کیا کہتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے پوچھا' ہو کیا کہتے ہیں؟ ابوجہل نے کہا وہ کہتے ہیں کہ مجھے بیت المقدس میں لے جایا گیا حالانکہ رات وہ قوم میں تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا یہ بات آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے؟ ابوجہل نے کہا ہاں۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً بولے' کوئی حیرانی کی بات نہیں' میں آپ کی آسمانوں خبروں کی میں تصدیق کرتا ہوں اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں کہ میں ساتوں آسمانوں سے بھی آگے نکل گیا اور پھر واپس آ گیا تو بھی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہوں۔ ابوجہل نے یہ دیکھا تو کہنے لگا' میں نے کسی ساتھی کو اپنے

ساتھی کی اس طرح تصدیق کرنے والا نہیں دیکھا جیسا کہ آپ ہیں۔ وہ بھی یہی دعویٰ کرتا ہے ابوجہل یہاں سے ناکام و نامراد ہو کر واپس ہوا۔

اُس کے جانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا' اے اللہ کے رسول کیا آپ نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے رات آسمانوں پر لے جایا گیا ہے! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہاں میں نے کہا ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا' آپ نے سچ فرمایا' پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیسے ہوا؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع سے آخر تک پورا واقعہ بیان فرمایا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرماتے جاتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہر بات ختم کرنے پر کہتے اے اللہ کے رسول آپ نے سچ فرمایا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ سنا چکے تو فرمایا' اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تم میری ہر بات کی تصدیق کرتے ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول کیسے تصدیق نہ کروں' وہ اللہ جس نے جبرائیل علیہ السلام کو ہزار مرتبہ نیچے اُتار تو وہی اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی زمین سے آسمانوں پر بھی لے جا سکتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس روز سے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کا لقب عطا ہوا کیونکہ سب سے پہلے جس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معراج کی تصدیق کی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور جس شخص نے سب سے پہلے جھٹلایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی وہ ابوجہل لعین تھا۔ چنانچہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معراج مبارک کی تصدیق کرتا ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیروکار ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے وہ ابوجہل کی پیروی کرتا ہے۔

نشانیاں:

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج مبارک کی خبر جب مکہ مکرمہ میں چاروں طرف پھیل گئی تو منکرین کی ایک جماعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اور کہا' اے محمد

(محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہمیں آسمان کے حالات کی کوئی خبر نہیں ان واقعات کو ہم چھوڑتے ہیں کہ آسمان پر کیا ہوا لیکن ہم میں سے ایک جماعت نے بیت المقدس کو دیکھا ہے ہمیں یہ بھی علم ہے کہ آپ اپنی زندگی میں کبھی بھی بیت المقدس میں نہیں گئے اگر آپ کا بیان سچ ہے تو پھر اس کی نشانیاں بیان فرمائیں۔

اس لمحے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُس وقت مجھ پر ملال طاری ہوا کیونکہ تیز رفتاری کی وجہ سے اطراف و جوانب کی تفریح اور بیت المقدس کی نشانیاں دیکھنے کی فرصت نہیں تھی چنانچہ فوری طور پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت المقدس کو جناب عقیل کے گھر کے پاس میری نظروں کے سامنے رکھ دیا' مجھ سے جو کچھ وہ پوچھتے رہے میں اُن کو جواب دیتا رہا۔

جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت المقدس کی تمام نشانیاں اُن کو بتا دیں تو وہ کہنے لگے مسجد کی نشانیاں تو ٹھیک ہیں اب آپ ہمارے قافلے اور قبائل جو اس راہ میں ہیں ان کے بارے میں آپ کو اگر کوئی خبر ہے تو بتائیے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ میں نے تین قافلے دیکھے' میں فلاں قبیلے کے قافلے کے پاس سے گزرا جو فلاں وادی میں تھا تو اس قافلے کے اونٹوں کو میری سواری کے اس جانور کے احساس نے بدکا دیا اور ان کا ایک اونٹ بھاگ گیا تو میں نے اس اونٹ کی جانب ان کی رہنمائی کی اُس وقت میں شام کی طرف جا رہا تھا پھر میں واپس آیا یہاں تک کہ جب مقام ضجنان میں فلاں قبیلے کے پاس سے گزرا تو میں نے ان لوگوں کو سوتا ہوا پایا۔ اور ان کا ایک برتن رکھا تھا جس میں پانی تھا انہوں نے اس کو کسی چیز سے ڈھانپ رکھا تھا میں نے اس کا ڈھکنا کھولا اور جو چیز اس میں تھی وہ پی لی پھر جیسا تھا اس پر ویسا ہی اسے ڈھانپ دیا اس کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ ان کا قافلہ اس وقت مقام بیضاء کے کوہِ تنیعم سے اتر چکا ہے اس کے آگے ایک بھورا سیاہی مائل اونٹ ہے جس پر دو تھیلے ہیں ان میں سے ایک تو سیاہ ہے اور دوسرا مختلف رنگوں کا ہے ان کے یہاں پہنچنے کا وقت طلوع آفتاب ہے۔

قریش یہ سُن کر فوراً اس پہاڑی کی طرف دوڑے انہیں یہ اُمید تھی کہ یہ خبر ضرور جھوٹی

ہوگی وہ طلوع آفتاب کا انتظار کرنے لگے اُن کا خیال تھا کہ ہوسکتا ہے سورج طلوع ہوجائے اور قافلہ نہ آئے اس طرح نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ آجائے۔ اچانک اُن میں سے ایک نے چیخ کر کہا' وہ دیکھو سورج طلوع ہوگیا' ابھی اس کی آواز ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ ان میں سے دوسرا شخص فوراً پکارا اللہ کی قسم اونٹوں کا قافلہ آگیا اور اس کے آگے بھورا سیاہی مائل اونٹ بھی ہے جس پر دو تھیلے لدے ہوئے ان میں سے ایک کی رنگت سیاہ اور دوسرے کی مختلف رنگت ہے۔

جب قافلہ ان کے قریب پہنچا تو ان لوگوں نے قافلے والوں سے ان چند نشانیوں کی تحقیق کی اُنہوں نے قافلہ والوں سے اس برتن کے بارے میں بھی دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ اس میں پانی بھر کر رکھا تھا اور ڈھانپ بھی دیا تھا جب وہ اُٹھے تو انہوں نے اسے اسی طرح ڈھکا ہوا پایا تھا جس طرح اُنہوں نے اسے ڈھانپ کر رکھا تھا لیکن اس میں پانی موجود نہ تھا۔

اس کے بعد قریش نے دوسرے لوگوں سے بھی جو کہ مکہ مکرمہ میں آچکے تھے کچھ نشانیاں تصدیق کے طور پر پوچھیں اُنہوں نے بھی کہا کہ یہ بالکل سچ ہے بے شک ہمارے اونٹ اسی وادی میں جس کا کہ ذکر کیا گیا ہے بدکے تھے اور ہمارا ایک اونٹ بھاگ گیا تھا تو ہم نے ایک شخص کی آواز سُنی جو ہمیں اس جانب بلا رہا تھا۔ حتیٰ کہ ہم نے وہ اُونٹ پکڑ لیا تھا۔ قریش نے جب ان تمام نشانیوں کی جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تھیں پوری طرح تصدیق کرلی تو پھر بھی انکار کے راستے پر ہی رہے اور اپنی ضد پر ڈٹے رہ کر دین حق کی مخالفت کرتے رہے۔

ان نشانیوں کے حوالے سے ایک روایت میں آیا ہے کہ قافلہ ابھی دُور ہی تھا کہ اللہ رب العزت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ زمین کو لپیٹ دے تاکہ قافلہ طلوع آفتاب کے ساتھ ہی پہنچ جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہوجائے۔ اس بارے میں ایک دوسری روایت یہ ہے کہ وہ فرشتہ جو سورج پر مؤکل تھا اُسے حکم ہُوا کہ وہ سورج پر نگاہ رکھے تاکہ وہ جلد طلوع نہ ہُو اس طرح فرشتہ سورج پر کنٹرول کیے ہوئے تھے

دوسری طرف زمین کو لپیٹا جارہا تھا۔

(سیرت النبی، ابن ہشام۔معارج النبوۃ،شرف النبی۔مدارج النبوۃ۔کتاب الشفا)

ستائیس رجب کے دن اور رات کی عبادت:

ستائیس رجب کے دن اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نوافل نمازوں کا پڑھنا اور دووظائف کرنا بے شمار ثواب اور فیوض و برکات کے حصول کا سبب ہے۔

ستائیس رجب کا روزہ:

ستائیس رجب کا روازہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں، جس کے راوی حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ رجب کے مہینہ میں ایک دن اور ایک شب ایسی ہے کہ اگر کوئی شخص اس دن کا روزہ رکھے اور اس شب کو عبادت کرے تو اس کو ایک سو برس روزے رکھنے والے اور سو برس کی راتوں میں عبادت کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔یہ شب وہ ہے جس کے بعد رجب کی تین راتیں رہ جاتی ہیں۔اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت عطا فرمائی۔

ستائیسویں رجب المرجب کو روزہ رکھنے کی فضیلت کے ضمن میں ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا' جس نے ستائیسویں رجب کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب عطا ہوگا اسی روز حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں رسالت لے کر نازل ہوئے۔

دعاؤں کی قبولیت:

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو 100 سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ جو اس رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر قرآن کریم کی کوئی سورہ پڑھے اور دو رکعت پر تشہد (التحیات للہ آخر تک) پڑھ کر (بعد درود کے سلام پھیرے اور بارہ رکعتیں پڑھنے کے بعد 100 مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ سبحان اللہ والحمدللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ پھر سو مرتبہ استغفر اللہ اور 100 مرتبہ درود شریف پڑھے تو دنیا و آخرت کے امور کے متعلق جو چاہے دعا کرے اور صبح میں روزہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا مگر یہ کہ وہ کوئی ایسی دعا نہ کرے جو گناہ میں شمار ہوتی ہو کیونکہ ایسی دعا قبول نہ ہوگی۔ (احیاء العلوم ص ۳۲۷ ج ۱)

اعتکاف:

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب ستائیسویں رجب آتی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تھے اور نمازِ ظہر کے بعد نوافل ادا فرماتے، اس کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھتے تھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر اور پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتے تھے، پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی معمول تھا۔

بارہ رکعت نفل نماز:

رجب کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نفل نماز تین سلام سے پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ یہ نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی چار رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھے۔ چار رکعتیں پڑھنے کے بعد قبلہ رُخ بیٹھ کر نہایت توجہ و یکسوئی سے ستر مرتبہ یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۔

اس کے بعد پھر چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ نصر پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔

اس کے بعد چار رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر ستر مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھیے۔ اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں عاجزی وانکساری کے ساتھ دُعا مانگے' جو بھی جائز مراد ہوگی اِنشاءاللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔

شبِ معراج:

ماہ رجب المرجب کی ستائیسویں شب کو چاہیے کہ بارہ رکعت نفل نماز چار چار رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیے پھر سلام پھیرنے کے بعد نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ ایک سو مرتبہ یہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

اس کے بعد ایک سو مرتبہ استغفار پڑھے، پھر دو سو مرتبہ درودِ پاک پڑھے اور سجدے میں جا کر بارگاہِ الٰہی میں عجز وانکساری سے دُعا مانگے' بفضل باری تعالیٰ دُعا جلد قبول ہوگی۔

چھ رکعت نفل:

جو کوئی رجب کی ستائیس تاریخ کی شب کو نمازِ عشاء کے بعد چھ رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو پروردگار عالم اس کی تمام دلی حاجات کو پورا فرمائے گا۔

سو رکعت نفل:

رجب المرجب کی ستائیسویں شب کو نفل نماز پڑھنے کی فضیلت وثواب کے بارے میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ رجب کے مہینے کی ستائیسویں شب میں سو رکعت نفل نماز پڑھنی منقول ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے۔ پھر سجدہ ریز ہو کر

بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگے اور حاجت طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ سنا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ آج کی شب رحمت کی شب ہے جو کوئی اس شب کو زندہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کی بے حساب رحمت سے مرحوم نہ رہے گا۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ اس رات میں ستر ہزار ملائکہ نُور کے طباق لیے ہوئے زمین پر نازل ہوتے ہیں اور ہر گھر میں جاتے ہیں، جس گھر میں جو شخص شب بیدار ہو اور گناہوں سے دور ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ وہ نور کے طباق اس پر نثار کریں۔ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا، افسوس کہ انسان اپنے آپ کو اس نعمت سے محروم رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کام میں غفلت کرتے ہیں۔

جنت میں داخلہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس رات یعنی نصف شعبان کی رات میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہوتا ہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شب میں اس سال کے اندر پیدا ہونے والے اور مرنے والے لوگوں کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ اس شب میں سب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی شب میں لوگوں کی مقررہ روزی اترتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہر کوئی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوگا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں' کوئی شخص ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو' نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے۔ میں نے عرض کیا اور آپ بھی اے اللہ کے رسول! اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا ہاں اور میں بھی جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمہ بھی تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (مشکوٰۃ شریف۔ بیہقی)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نظر:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتے ہوئے

سب کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے دو اشخاص کے کینہ پرور اور کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔

(مسند احمد جلد دوم صفحہ ۱۷۶)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر نظر رحمت ڈال کر مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ پروروں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔" (بیہقی فی فضائل الاوقات و فی شعب الا یمان) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب اپنی مخلوق کی طرف نظر فرما کر تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتا ہے سوائے مشرک اور بغض رکھنے والے کے۔" (بیہقی۔ ابن حبان۔ طبرانی)

مشرک اور بغض رکھنے والے کی معافی نہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور اس شب میں مشرک اور دل میں بغض رکھنے والوں کے سوا ہر کسی کی مغفرت فرما دیتا ہے۔"

(بیہقی۔ البزار۔ ابن ابی حاتم)

پندرھویں شب کو ندا:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا

ہے کہ کیا کوئی مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اس کی مغفرت کر دوں۔ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کر دوں اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو کوئی بھی مانگتا ہے تو اسے وہ مل جاتا ہے سوائے بدکار عورت اور مشرک کے۔" (بیہقی فی شب الایمان)

مرنے والوں کی فہرست:

حضرت راشد بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"شعبان کی پندرہویں شب کو اللہ تعالیٰ سال بھر میں قبض کی جانے والی روحوں کی فہرست ملک الموت کو بنا دیتا ہے۔" (روح المعانی جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۳)

عمروں کی تفصیل:

حضرت عثمان بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"(زمین پر رہنے والوں کی) عمریں ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک طے کر دی جاتی ہیں یہاں تک کہ آدمی شادی کرتا ہے اس کے بچے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مرنے والوں کی فہرست میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔" (طبری۔ ابن کثیر)

ملک الموت کو دی جانے والی فہرست:

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فہرست ملک الموت کو دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا کہ ان لوگوں کی روحوں کو اس سال قبض کر لینا ہے جن کے نام اس فہرست میں شامل ہیں خواہ ان میں سے کوئی باغ کے درخت لگا رہا ہو یا کوئی شادی کر رہا ہو یا (کسی مکان کی) تعمیر میں مصروف ہو۔ حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں تحریر کیا جا چکا ہوتا ہے۔ (لطائف المعارف)

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا:

شعبان المعظم کی پندھویں شب کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ابن اسحٰق نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ مجھے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کسی کام کی غرض سے بھیجا تو میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ جلدی کیجئے میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پندرہ شعبان کی شب کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا' اے انس! بیٹھ میں تجھے شعبان کی پندرھویں شب کی بات سُنا دوں' ایک مرتبہ یہ رات میری باری کی تھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور لیٹ گئے۔ رات کو میں بیدار ہوئی تو میں نے آپ کو نہ پایا' میں نے اپنے دل میں یہ خیال کہ شاید نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں' میں اپنے گھر سے باہر نکلی جب میں مسجد سے گزری تو میرا پاؤں آپ کے ساتھ چھو گیا۔ اُس وقت آپ سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے اے اللہ! میرے جسم اور دل نے تجھے سجدہ کیا' میرا دل تجھ پر ایمان لایا' اور یہ میرا ہاتھ ہے' میں نے اس ہاتھ سے کبھی اپنے جسم کو گناہ سے آلودہ نہیں کیا' اے پروردگار! تجھ سے ہی ہر عظیم کام کی اُمید کی جاتی ہے' میرے بڑے گناہوں کو بخش' میرے اس چہرے نے تجھے سجدہ کیا جسے تُو نے پیدا فرمایا' اسے صورت بخشی' اس میں کان اور آنکھ پیدا کیے' پھر آپ نے سر مبارک اُٹھا کر فرمایا' یا اللہ! مجھے ڈرنے والا دل عطا فرما جو شرک سے بری اور پاک ہو' کافر اور بد بخت نہ ہو' پھر آپ سجدہ میں گر گئے اور میں نے سُنا' آپ اس وقت فرما رہے تھے' یا اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں' تیرے عفو کے طفیل' تیرے عذاب سے اور تیرے طفیل تیری گرفت سے پناہ مانگتا ہوں' میں تیری مکمل تعریف نہیں کر سکتا جیسا کہ تُو نے اپنی تعریف کی ہے' میں وہی کچھ کہتا ہوں جو کچھ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا' میں اپنا چہرہ اپنے آقا کے لیے خاک آلود کرتا ہوں اور میرا آقا اس لائق ہے کہ اس کے آگے چہرہ خاک آلود کیا جائے۔

پھر آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا تو میں نے عرض کی' اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ یہاں تشریف فرما ہیں اور میں وہاں تھی' آپ نے فرمایا' اے حمیرا! کیا تم نہیں جانتیں کہ یہ پندرہ شعبان کی شب ہے' اس رات میں اللہ تعالیٰ بنو کلب کے ریوڑوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے' لیکن چھ آدمی اس رات بھی محروم رہتے ہیں' شرابی' والدین کا نافرمان' عادی زانی' چغل خور' قاطع رحم اور چنگ ورباب بجانے والا' ایک روایت میں رباب بجانے والے کی جگہ مصور کا لفظ ہے۔

رحمت کے تین سو دروازے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نصف ماہ شعبان المعظم کی رات کو میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا' اے اللہ کے رسول! اپنا سرِ انوار اُٹھایئے اور آسمان کی طرف دیکھئے' میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سی شب ہے، انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شب ہے کہ جس شب میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے' اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جو مُشرک نہیں ہوتا جادوگر و کاہن' سود خور' زانی اور عادی شرابی نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اُس وقت تک معاف نہیں فرماتا جب تک وہ توبہ نہ کر لیں۔

پھر جب رات کا چوتھائی پہر گزر گیا تو جبرئیل علیہ السلام پھر تشریف لائے اور کہا' اے اللہ کے رسول! اپنا سرِ اقدس اٹھایئے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور ملاحظہ فرمایا کہ بہشت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

پہلے دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا ہے' خوشخبری ہو اُس شخص کے لیے جس نے رات کو رکوع کیا۔

دوسرے دروازہ پر ایک اور فرشتہ پکار کر کہہ رہا تھا' خوشخبری ہو اس کے لیے جس نے اس رات میں سجدہ کیا۔

تیسرے دروازہ پر ایک اور فرشتہ پکار رہا تھا کہ خوشخبری ہو اس کے لیے جس نے اس

رات دُعا کی۔

چوتھے دروازے پر ایک اور فرشتہ آواز دے رہا تھا کہ خوشخبری ہو اُن لوگوں کے لیے جو اس رات میں ذکر کرنے والے ہیں۔

پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ یہ نداد ے رہا تھا خوشخبری ہو اُس کے لیے جو اس شب میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا۔

چھٹے دروازے پر فرشتہ ندادے رہا تھا' اس شب میں تمام مسلمانوں کے لیے خوشی ہو۔

ساتویں دروازے پر فرشتہ پکار رہا تھا ' کیا کوئی ہے مانگنے والا کہ اس کی خواہش اور حاجت پوری کی جائے۔

آٹھویں دروازے پر فرشتہ یہ نداد ے رہا تھا کیا ہے کوئی معافی مانگنے والا کہ اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل (علیہ السلام) یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ رات شروع ہونے سے طلوع فجر تک' اس کے بعد جبرئیل نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس رات میں جہنم سے خلاصی پانے والوں کی تعداد بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر ہوگی۔

صلوٰۃ الخیر:

شب برات میں نوافل اور ذکر الٰہی کی بہت فضیلت ہے اس شب نوافل ادا کرنا' شب بیداری کرتے ہوئے ذکر الٰہی کرنا' اللہ تعالیٰ سے عجز و انکساری کے ساتھ گڑگڑا کر روتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا انسان کو حقیقی کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرماتا ہے۔ اس مُبارک اور بابرکت شب میں صلوٰۃ الخیر پڑھنے سے بہت سی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ یہ نماز سلف صالحین سے منقول ہے اور یہ نفل نماز شعبان المعظم کی پندرھویں شب نماز عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے اس میں ایک سو رکعتیں ہیں اور دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی

جاتی ہے اور یہ نفل نماز سلف صالحین با جماعت پڑھتے تھے۔

اس نماز کے بارے میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان کیا کہ اس رات کو جو کوئی یہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر مرتبہ نگاہ کرتا ہے اور ہر بار اس کی طرف دیکھنے پر اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے جن میں سب سے ادنیٰ حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

چھ رکعت نفل:

اس ماہ کی پندرھویں شب کو چاہیے کہ نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے۔ پہلے دو نفل پڑھنے سے پہلے عمر میں خیر و برکت کی نیت کرے، دوسرے دو نفل پڑھتے ہوئے بلاؤ مصیبت سے محفوظ رہنے کی نیت کرے، تیسرے دو نفل پڑھتے ہوئے مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت کرے اور ہر دوگانہ ادا کرنے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین یا سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے پھر یہ دعا "نصف شعبان المعظم" پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یَمُنُّ عَلَیْهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَاَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ

شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ط اَلَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ
وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَآءِ مَانَعْلَمُ وَمَالَا
نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

نوافل اور روزہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں شب آئے تو تم رات کو قیام کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس شب میں غروبِ آفتاب کے بعد ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کوئی بخشش چاہنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخش دوں، کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں، کوئی مصیبت میں مبتلا ہے کہ میں اس کو عافیت دوں۔ اور ایسے ہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

شب برات کی دُعا:

بزرگانِ دین نے شب برات میں بارگاہِ الٰہی میں مقبول دُعائیں بھی مانگی ہیں حضرت شیخ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بہتر ہے کہ اس شب میں یہ دُعا پڑھے،

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاتَ الدَّائِمَةَ الدَّائِمَةَ فِيْ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط

دس رکعت نفل:

جو کوئی شب برات میں نمازِ عشا کی ادائیگی کے بعد دس رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور

پھر سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں جا کر دس مرتبہ یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ سَجَدَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ مَا غَیْرَکَ یَا عَظِیْمُ.

انشاءاللہ تعالیٰ اس عمل کے کرنے سے اُس شخص کے نامہ اعمال میں ستر ہزار نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا اور اس کے گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

دورکعت نماز نفل:

بزرگانِ دین سے منقول ہے کہ اس مبارک رات کو دو رکعت نفل نماز اس طرح سے ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ سو مرتبہ سورۂ اخلاص اور تین سو مرتبہ معوذتین پڑھے، پھر جب سلام پھیرے تو بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ سَجَدَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَاَقَرَّبِکَ لِسَانِیْ وَھٰذَا ذُلُّنَا ظَاھِرٌ بَیْنَ یَدَیْکَ یَا عَظِیْمُ کُلِّ عَظِیْمٍ ن اغْفِرْ ذُنُوْبِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اَنْ یَّغْفِرَ غَیْرَکَ یَا عَظِیْمُ اَللّٰھُمَّ سَجَدَ وَجْھِیَ الْفَانِیْ لِوُجُوْدِکَ الْبَاقِیْ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ وَجْہِ خَیْرِ لَکَ سَاجِدٌ.

اس کے بعد یہ دُعا پڑھیے

اِغْفِرْ وَجْھِیَ فِی التُّرَابِ لِوَجْہِ سَیِّدِیْ وَبِحَقِّ وَجْہِ سَیِّدِیْ اَنْ یُّغْفِرَ الْوُجُوْہُ لَہٗ.

اس کے بعد سجدے سے اپنا سر اُٹھائے اور تین مرتبہ درودِ پاک پڑھ کر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا مِّنَ الشِّرْکِ بَرِیْئًا لَا کَافِرًا وَّلَا شَقِیًّا.

بفضل باری تعالیٰ اس بندے کو ایمان کی سلامتی اور ایمان کی مضبوطی عطا ہوگی شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا' جو بھی نیک اور جائز مراد ہوگی اِنشاءاللہ تعالیٰ

پوری ہوگی اور پروردگار عالم ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔

چودہ رکعت نفل:

جو کوئی شب برات میں چودہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ ایک ایک مرتبہ پڑھے، ہر دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد چودہ چودہ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھے پھر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے، اس کے بعد سورۂ توبہ کی یہ آیاتِ مبارکہ نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ ○

اس کے بعد جو بھی دعا مانگے گا اِنشاءاللہ تعالیٰ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگی۔

آٹھ رکعت نفل:

جو کوئی شب برات میں نماز عشاء کے بعد آٹھ رکعت نفل نماز چار چار رکعت کر کے اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس کو عذابِ قبر سے نجات حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس بندے کو مرنے کے بعد جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔

شبِ قدر:

لیلۃ القدر عظمت و برکت والی رات ہے اور شبِ قدر ہزار مہینوں (کی عبادت) سے افضل ہے۔ حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر کا یہ نام اس لیے ہے کہ جو مسلمان اس شب کو پالے وہ لوگوں میں صاحبِ قدر ہو جاتا ہے اور اس رات میں مومن جو بھی نیک اعمال کریں ان کی بڑی قدر ہوتی ہے اور بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتے ہیں۔ اس کو لیلۃ القدر اس لیے بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں قرآن حکیم صاحبِ قدر نازل ہوا۔

حضرت سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت کی بارش برساتا ہے۔

بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ اس رات میں سال بھر کے تمام احکام کا اندازہ کیا جاتا ہے اور اس رات میں ہر اچھے کام کی تقسیم کی جاتی ہے اس عظیم رات کو فیصلہ والی رات بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس رات میں آئندہ سال تک ہونے والے تمام واقعات مذکور کر دیئے جاتے ہیں۔ تمام راتوں میں شب قدر کی سب زیادہ فضیلت و عظمت حاصل ہے۔ لیلۃ القدر کے بارے میں قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

اِنَّـا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرٰکَ مَالَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

"بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا' اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے' شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور جبریل علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کے لیے نازل ہوتے ہیں۔ اس رات میں طلوع فجر تک سلامتی ہے۔"

اس سورہ مبارکہ کے شان نزول کے بارے میں مختلف روایات اور اقوال ہیں۔

اس ضمن میں جناب یحییٰ بن نجیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر ایک ہزار مہینے تک ہتھیار بند رہا اور جسم سے ہتھیار الگ نہ کیے، یہ بات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان فرمائی تو اس پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ مبارکہ نازل فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے ایسی نیکی کی تمنا فرمائی اور کہا' اے باری تعالیٰ تو نے میری امت کو سب امتوں سے کم عمر

والا بنایا اور اعمال میں سب امتوں سے کم کیا ہے تب پروردگار عالم نے آپ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے جتنی مدت بنی اسرائیل کے اس عابد نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہتھیار اٹھائے تھے آپ کو اور آپ کی امت کو اس طویل مدت کے مقابلہ میں ایک رات عطا کر دی گئی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ اس عبادت گذار بندے کا نام شمعون تھا جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندہ تھے انہوں نے ہزار مہینے تک روزے رکھے۔ ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے دن کے وقت ہتھیار باندھ کر جہاد فی سبیل اللہ کرتے اور ایک ہزار مہینوں تک دشمنوں سے جہاد کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت زیادہ طاقت دے رکھی تھی۔ جسمانی طاقت کا یہ حال تھا کہ لوہے کی بھاری اور مضبوط زنجیریں اپنے ہاتھوں سے آسانی کے ساتھ توڑ دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جو قوت و دلیری عطا فرمائی تھی اس کے بل بوتے پر وہ دشمنوں پر حاوی تھے اور دشمنوں پر ان کا غلبہ تھا۔

کفار کا کوئی بھی وار شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کارگر نہ ہوتا تھا۔ آخر کار انہوں نے ایک چال چلی اور شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیوی کو اپنے جال میں پھنسایا اور کہا کہ اگر تم اپنے خاوند کو رات کے وقت سوتے ہوئے مضبوط رسوں سے باندھ کر صبح ہمارے حوالے کر دو تو اس کے بدلے میں تمہیں سونے سے بھرا ہوا تھال پیش کیا جائے گا۔ اُن کی بیوی لالچ میں آ گئی اور اس کام کے لیے تیار ہو گئی۔ چنانچہ جب رات کو وہ سو گئے تو بیوی نے کھجور کے چھال سے بٹے ہوئے مضبوط رسوں سے اُن کو باندھ دیا اور صبح کو جب حضرت شمعون بیدار ہوئے تو آپ نے اپنے جسم کو حرکت دی جس سے رسیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ اپنی بیوی سے پوچھا کہ تم نے مجھے کیوں رسوں سے باندھا؟ بیوی نے جواب دیا کہ میں آپ کی قوت و طاقت کا اندازہ لگانا چاہتی تھی تا کہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ آپ میں کس قدر طاقت ہے۔

کفار کا یہ وار خالی گیا تو انہوں نے عورت کی طرف لوہے کی ایک موٹی اور مضبوط زنجیر بھیجی عورت نے رات کو سوتے ہوئے حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ کو آہنی زنجیروں سے جکڑ دیا مگر

اس کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا، اس مرد مجاہد نے پہلے کی طرح ان زنجیروں کو بھی توڑ دیا۔ حضرت شمعون نے پھر اپنی بیوی سے پوچھا کہ تم نے مجھے آہنی زنجیروں سے کیوں باندھا۔ بیوی نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے جواب دیا کہ ایسی کوئی بات نہیں میں تو صرف آپ کی طاقت آزما رہی تھی۔ ادھر کفار کو جب یہ معلوم ہوا کہ اُن کا یہ وار بھی خالی گیا ہے تو وہ سوچ میں پڑ گئے کہ اب کیا کیا جائے تب ابلیس لعین کافروں کے پاس آیا اور انہیں یہ بات سمجھائی کہ وہ عورت سے کہیں کہ وہ اپنے خاوند سے ہی پوچھے کہ ایسی کون سی چیز ہے جس کے توڑنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا، چنانچہ انہوں نے عورت کی طرف ایک آدمی کو بھیجا اور اسے یہی بات بتائی اور عورت نے موقع پا کر حضرت شمعون سے پوچھ ہی لیا اس پر حضرت شمعون نے یہ راز ظاہر کر دیا اور کہا کہ میں ولی اللہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بے پناہ طاقت و قوت سے نوازا ہے دنیا بھر کی کوئی بھی چیز مجھ پر اثر نہیں کر سکتی مگر میرے سر کے ان لمبے بالوں پر میرا کوئی زور نہیں چل سکتا۔

بیوی کے ہاتھ جب یہ بھید آ گیا تو اس نے رات کے وقت حضرت شمعون کو ان کے بالوں سے ہی خوب اچھی طرح باندھ دیا اور آپ نے ان کو کھولنے کی بڑی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے، لالچی بیوی نے کفار کو اطلاع دے دی کافر آئے اور حضرت شمعون کو پکڑ کر اپنی قربان گاہ کی طرف لے گئے جو کہ چار سو ہاتھ بلند تھی۔ لیکن اتنی بلندی اور فراخی کے باوجود اس میں صرف ایک ستون تھا۔ کافروں نے حضرت شمعون کو اس ستون کے ساتھ باندھ دیا اور ان کے کان اور ہونٹ کاٹ ڈالے۔ تمام کفار وہاں پر جمع تھے تب حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے اللہ مجھے ان بدھنوں کو توڑنے کی قوت عطا فرمائے اور ان کافروں پر یہ ستون چھت سمیت گرا دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قوت عطا فرمائی انہوں نے اپنا جسم ہلایا تو تمام بندھن ٹوٹ گئے جب ستون کو ہلایا تو چھت کافروں پر آ گری اور اللہ تعالیٰ نے تمام کفار کو ہلاک کر دیا اور حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ کو نجات عطا فرمائی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب یہ واقعہ سنا تو اُن کو حضرت شمعون پر بڑا رشک ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم تو کسی بھی طرح شمعون کی عبادت اور نیک اعمال کا ثواب حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری عمریں اتنی طویل نہیں ہونگی اس پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر جیسی عظمت وبرکت والی رات عطا فرمائی اور اس میں ایک رات کی عبادت کو ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر قرار دیا۔

ایک اور روایت:

لیلۃ القدر کے بارے میں ایک روایت اس طرح سے ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے بنی اسرائیل کے چار پیغمبروں یعنی حضرت ایوب علیہ السلام۔ حضرت زکریا علیہ السلام۔ حضرت حزقیل علیہ السلام اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ انہوں نے سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور کبھی ایک لمحے کے لیے بھی پروردگارِ عالم کی نافرمانی نہیں کی۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا ۔اسی اثناء میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد فرمایا۔اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو یہ سن کر تعجب ہوا کہ ان حضرات نے اسی برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور ایک لمحہ کے لیے بھی نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ پر اس سے بھی بہتر وافضل ارشاد نازل فرمایا ہے۔اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے سورۃ القدر تلاوت کی اور جس چیز پر آپ اور آپ کے صحابہ کرام کو تعجب ہوا تھا یہ اس سے افضل ہے یہ سن کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت خوش ہوئے۔

قرآن مجید کا نزول:

لیلۃ القدر کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اس رات کو قرآن حکیم کا نزول ہوا جیسا کہ سورۃ القدر میں آتا ہے کہ "ہم نے اسے (قرآن حکیم) شب قدر میں اُتارا" قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو قیامت تک کے لیے ہے اس میں موجود تمام احکامات بھی قیامت تک کے لیے ہیں۔اس کتاب میں کبھی تغیر وتبدل نہ ہوگا۔اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھا ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا دارومدار قرآن حکیم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔

مفسرین کرام کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید لیلۃ القدر میں اتارا،یعنی لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر لکھنے والے فرشتوں کے پاس بھیجا،پس قرآن حکیم کا جس قدر حصہ پروردگارِ عالم

کے حکم سے پورے سال میں حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے کر آتے تھے۔ اتنا حصہ ہی شب قدر میں آسمان دنیا پر نازل ہو جاتا تھا اسی طرح دوسرے سال شب قدر میں اتنا نازل ہوتا جتنا کہ اس برس حضرت جبریل علیہ السلام کو لانا ہوتا یہاں تک کہ پورا قرآن حکیم شب قدر میں رمضان المبارک کے اندر لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کر دیا گیا۔

اس ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر مفسرین کرام قرآن حکیم کی آیت مبارکہ میں اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ "ہم نے پورا قرآن حکیم جبرائیل علیہ السلام اور لکھنے والے فرشتوں میں اس لیلۃ القدر میں اُتارا اس کے بعد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تھوڑا تھوڑا تیئس برس کی مدت میں مختلف دنوں، مختلف اوقات اور مختلف مہینوں میں نازل ہوتا رہا۔ قرآن مجید کے نزل کے بارے میں یہ قول بھی ہے کہ لیلۃ القدر کو قرآن حکیم کے نزول کا آغاز ہوا۔ رمضان لبارک کے مہینہ کی شب قدر کو ہی قرآن حکیم کے نزول کی انتہا ہوئی اور قرآن حکیم مکمل ہوا۔ اس کے مکمل ہونے میں تیئس برس کا عرصہ لگا۔

فرشتوں کا نزول:

لیلۃ القدر کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس شب کو غروب آفتاب سے لے کر طلوع آفتاب تک فرشتے زمین پر اُترتے رہتے ہیں اور حصرت جبرئیل علیہ السلام بھی تشریف لاتے ہیں۔ فرشتے ساری زمین پر پھیل جاتے ہیں اس سے بڑی برکت اور فضیلت والی بات اور کیا ہوگی کہ شب قدر میں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو بھی زمین پر انسانوں کے درمیان بھیج دیتا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں انسانوں کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

لیلۃ القدر میں فرشتوں کے نزول کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر میں زمین پر بے شمار فرشتے اترتے ہیں اور ان کے اترنے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے تھے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ تب انوار الٰہی چمکتے ہیں، عظیم تجلی ہوتی ہے کہ جس میں ملکِ عظیم منکشف ہو جاتا ہے۔ لوگ اس میں مختلف درجات پر فائز ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر زمین و آسمان کے ملکوت

منکشف ہوتے ہیں اور جب ان پر آسمانوں کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں تو وہ آسمانوں میں فرشتوں کو ان صورتوں میں دیکھتے ہیں جن میں وہ مشغول عبادت ہوتے ہیں بعض قیام میں، بعض تعوز میں بعض رکوع میں، بعض سجدہ میں، بعض ذکر الٰہی میں، بعض شکر الٰہی میں اور بعض تسبیح و تہلیل میں مشغول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو پروردگار عالم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو زمین پر اُترنے کا حکم دیتا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہمراہ سدرۃ المنتہیٰ پر رہنے والے ستر ہزار فرشتے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس نوری پرچم ہوتے ہیں۔ زمین پر آنے کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر تمام فرشتے اپنے اپنے پرچم چار مقامات پر نصب کر دیتے ہیں۔ ایک خانہ کعبہ کے نزدیک، دوسرا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ انور کے قریب، تیسرا، مسجد بیت المقدس کے نزدیک، چوتھا مسجد طور سینا کے قریب، اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں کہ تم زمین پر پھیل جاؤ۔ چنانچہ تمام فرشتے ساری زمین پر پھیل جاتے ہیں (زمین پر موجود) کوئی گھر، کوئی کمرہ، کوئی کوٹھری اور کوئی کشتی ایسی باقی نہیں رہتی کہ جہاں پر مومن مرد یا عورت موجود ہو اور فرشتے وہاں پر داخل نہ ہوئے ہوں، مگر جس گھر میں کتا، سور، تصویر یا وہ پلیدگی موجود ہو جس کی پلیدگی زنا سے ہوئی ہو اور ان جگہوں پر فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

داخل ہونے کے بعد تمام فرشتے پروردگار عالم کی تسبیح، تقدیس اور تہلیل میں مصروف ہو جاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے استغفار کرتے ہیں (ساری رات عبادت کرتے ہیں اور پھر) فجر کے وقت آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ آسمان دنیا کے رہنے والے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں ہم دنیا میں تھے کہ کیونکہ یہ شب اُمت محمدیہ کے لیے لیلۃ القدر تھی۔ وہی فرشتے پھر دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجات کے بارے میں کیا حکم فرمایا، اس کے جواب میں حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیک عمل کرنے والوں کو بخش دیا اور گنہگاروں کے لیے نیکو کاروں کی شفاعت قبول فرمائی۔ یہ بات سنتے ہی آسمان دنیا کے ملائکہ اپنی اپنی آواز میں تسبیح و

تقدیس اور پروردگار عالم کی حمد و ثنا کرنے لگ جاتے ہیں اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُمتِ محمدیہ کی مغفرت فرمادی اور اپنی رضا و خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد آسمان دنیا کے رہنے والے فرشتے ان فرشتوں کے ساتھ دوسرے آسمان تک جاتے ہیں اور وہاں بھی اسی طرح سوال و جواب اور حمد و ثنا کا شور بلند ہوتا ہے حتیٰ کہ یہ فرشتے ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے آسمان کے رہنے والو! واپس لوٹ جاؤ چنانچہ فرشتے واپس اپنی اپنی جگہ پر چلے جاتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے فرشتے بھی چلے جاتے ہیں اور سدرۃ کے رہنے والے فرشتے بھی ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کہاں گئے تھے، یہ بھی وہی جواب دیتے ہیں جیسا کہ آسمان دنیا کے رہنے والے فرشتوں نے دیا تھا۔ ان کے اس جواب کو سن کر سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل و تقدیس بآواز بلند کرنا شروع ہو جاتے ہیں ان کی آوازیں جنت الماویٰ سنتی ہے اور اس کی آواز جنت النعیم اور اس کی آواز جنت عدن اور اس کی آواز جنت الفردوس اور اس کی آواز عرشِ الٰہی تک جاتی ہے تو عرش الٰہی بھی حمد و ثنا تسبیح و تہلیل میں مشغل ہو جاتا ہے اور ان انعامات پر شکر بجالاتا ہے جو پروردگار عالم نے اُمتِ محمدیہ پر فرمائے ہیں

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے اے میرے عرش! تو نے اپنی آواز کس کے لیے بلند کی ؟ عرش الٰہی کہتا ہے' اے رب العالمین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آج کی شب تو نے اُمتِ محمدیہ کے صالحین کو بخش دیا ہے اور ان کی شفاعت بدکاروں کے حق میں قبول فرمائی ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے عرش! تو ٹھیک کہتا ہے میرے نزیک امت محمدیہ کی عزت و کرامت اس قدر ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی کے دل میں اس کا گمان گزرا۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ زمین کی طرف جاؤ۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے وہ اس جھنڈہ

کو خانہ کعبہ کی چھت پر نصب کر دیتے ہیں اور پھر اپنے چھ سو پر پھیلا دیتے ہیں جو مشرق سے مغرب تک پھیل کر نکل جاتے ہیں یہ جھنڈ الیلۃ القدر کے علاوہ نہیں لہرایا جاتا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ امت محمدیہ میں پھیل جاؤ۔ اس پر فرشتے ہر نمازی' عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو سلام کرتے ہیں۔ ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور دعا کے وقت ان کے ساتھ آمین کہتے ہیں اور یہ حالت فجر کے طلوع ہونے تک قائم رہتی ہے۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام اعلان کرتے ہیں کہ اب واپسی کے لیے کوچ کرو۔ اس کے جواب میں فرشتے کہتے ہیں اے جبرائیل (علیہ السلام) آپ نے امت محمدیہ کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر رحمت فرمائی ہے اور ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا سوائے چار طرح کے لوگوں کے ایک شراب نوشی کرنے والے' دوسرا والدین کی نافرمانی کرنے والا' تیسرا رشتوں کو منقطع کرنے والے اور چھوتھا ناحق قتل کرنے والا۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ مسلمانوں سے قطع تعلق کرنے والا۔

اس ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ لیلۃ القدر میں فرشتے زمین پر کنکریوں کے شمار سے بھی زیادہ ہوتے ہیں اور تمام فرشتے ایک ہی بار میں زمین پر نہیں آجاتے بلکہ گروہ در گروہ آتے ہیں اور فرشتوں کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تشریف لاتے ہیں۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ (زمین پر) اترتے ہیں اور ہر اس شخص کے لیے دُعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے ذکر الٰہی کر رہا ہو۔

عبادت پر اجرِ عظیم:

لیلۃ القدر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت کرنے سے افضل ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قابل اعتماد شخص سے سنا ہے

کہ گزشتہ لوگوں کی عمریں بہت لمبی تھیں۔ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کے مقابلہ میں اپنی اُمت کے عمروں کو کم پایا اور قلب اطہر میں یہ خیال گزرا کہ جس قدر اعمال (صالحہ) گزشتہ لوگ اپنی طویل عمروں میں کر چکے اس حد تک میری اُمت کے لوگ اپنی کم عمروں میں نہیں کر سکیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

جو کوئی خلوص نیت اور توجہ و یکسوئی کے ساتھ شب قدر میں اللہ تعالیٰ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور رحمت کے باعث اُس بندے کو اجرِ عظیم سے نوازتا ہے اور اُس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس شب کی برکت سے عبادت گزار بندے کی بخشش و مغفرت کر دی جاتی ہے۔

سلامتی کی رات:

لیلۃ القدر کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ یہ سلامتی کی رات ہے اس رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن بندوں کو بخشش و مغفرت کی خوشخبری دی جاتی ہے جو کوئی رضائے الٰہی کی خاطر اللہ کی بارگاہِ اقدس میں عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور مانگنے والے کو اس کی توقع سے بڑھ کر عطا فرماتا ہے۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر طرف رحمت و سلامتی کی بارش برستی ہے جو بھی چاہے اس رات کو اپنے دل کی مراد پائے، اپنی دنیا و آخرت سنوار لے اور اپنی حاجات طلب کرے اللہ تعالیٰ ہر ایک کی حاجت روائی فرماتا ہے۔

سلامتی کی رات کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ساری زمین کے مسلمانوں پر فرشتوں کی طرف سے اس شب کو سلام ہوتا رہتا ہے اور طلوع فجر تک فرشتے سلام کہتے رہتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ جب زمین پر تشریف لاتے ہیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر اس شخص کو جو بیٹھا ہوا ہو اور دوسرے فرشتے ہر اس شخص کو بھی جو سویا ہو سلام کرتے ہیں۔ رات بھر یہ فرشتے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعا میں مصروف رہتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر مومن مرد اور عورت کو سلام و مصافحہ کرتے ہیں اور ہر مسلمان سے کہتے ہی کہ تجھ پر سلام ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

اور شب قدر کی یہ فضیلت و برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے پروردگار عالم کے نیک

اور اطاعت گزار بندوں کو سلام کہتے ہیں۔

لیلۃ القدر کی تلاش:

لیلۃ القدر کے تعین کے بارے میں بہت سے اقوال ہیں۔

ایک قول اس بارے میں یہ ہے کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے اور آخری عشرہ کی طاق راتیں اکیس، تیئس، پچیس، ستائیس اور انتیس ہیں۔ اس قول اس کی تصدیق ذیل میں دی ہوئی احادیث مبارکہ سے بخوبی ہوتی ہے جن میں لیلۃ القدر کی تلاش کا بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْ الَيْلَةَ الْقَدْرِفِيْ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِمِنْ رَمَضَانَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی آخری دس راتوں میں اعتکاف فرماتے اور ارشاد فرماتے رمضان کی آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔'' (بخاری)

آخری سات راتیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند صحابہ کرام کو خواب میں آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کھائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے مطابق ہو گیا ہے۔ پس جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔'' (مسلم)

اس حدیث پاک میں بھی لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا بیان کیا گیا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث پاک جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر

تلاش کرو جبکہ نو یا سات یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں۔

ستائیسویں شب:

مفسرین کرام اور علماء کرام کی ایک جماعت نے رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو شب قدر کہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو لیلۃ القدر قرار دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی لیلۃ القدر ستائیسویں شب کو ہی قرار دیا ہے۔

حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سلسلہ میں بڑی خوبصورت بات کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہوتی ہے۔ چونکہ لیلۃ القدر کا لفظ 9 حروف پر مشتمل ہے اور یہ کلمہ ساری سورۃ قدر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح 3 کو 9 سے ضرب دینے سے 27 حاصل ہوتا ہے جو اس بات کا غماز ہے کہ لیلۃ القدر 27 ویں کو ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ سورۃ 30 الفاظ سے مزین ہے۔ ستائیسواں کلمہ ہی ہے جس کا مرکز لیلۃ القدر ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل مندوں اور اللہ والوں کے لیے یہ اشارہ ہے کہ رمضان المبارک کی 27 ویں کو لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۵۹)

لیلۃ القدر کا راز میں رہنا:

شب قدر کے کے تعین کے سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سوال کے مطابق جواب ارشاد فرماتے تھے اگر کسی نے یہ پوچھا کہ (لیلۃ القدر) فلاں شب میں تلاش کرو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں تلاش کرو

اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے بعض علماء و اکرام کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے حتمی اور قطعی طور پر لیلۃ القدر کا وقت بیان نہیں فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے ہر ایک نے جو سنا اس کو اختیار کر لیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابومروہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی پچیسویں شب کو قرار دیتے ہیں جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے زیادہ تر شخصیات نے ستائیسویں شب کو شب قدر قرار دیا ہے اور لیلۃ القدر کے راز میں رہنے کے متعلق ایک حدیث پاک میں آتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتْ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ نَا بَلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُ خْبِرَ كُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فَلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ.

"حضرت عبادہ ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لیے باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں لیلۃ القدر کی اطلاع فرمادیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہوا ہو رہا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لیے آیا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دوں مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی۔ کیا بعید ہے کہ یہ اٹھالینا اللہ کے علم میں بہتر ہو لہٰذا آپ اس رات کو نویں اور ساتویں اور پانچویں شب میں تلاش کرو۔" (بخاری)

لیلۃ القدر متعین نہیں ہے:

اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ لیلۃ القدر کی تعین نہیں ہے اور یہ رات منتقل ہوتی رہتی ہے۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مشہور روایت یہ ہے کہ لیلۃ القدر تمام سال میں گردش کرتی ہے کبھی رمضان المبارک میں اور کبھی رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے مہینوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔
اس ضمن میں علامہ شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کسی خاص

تاریخ کو مختص نہیں ہے بلکہ تمام دنوں کی راتوں میں آتی ہے اور اس کے اسرار سے صرف وہ لوگ ہی واقف ہو سکتے ہیں جو اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزارتے ہیں جن کو اپنا مفاد عزیز نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنا تن' اپنا من دھن وقت اور اپنی زندگی فلاح انسانیت کے لیے وقف کر دیتے ہیں' وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ وہ لوگ جن کو باطنی بصارت عنایت کی گئی ہو جس بصارت سے وہ آنے والے مہیب مظہرات کو دیکھ لیتے ہیں۔ جس بصارت نے وہ گناہ گار اور عاصیوں کی تقدیر بدل ڈالتے ہیں۔ جس سے وہ چوروں کو بھی مقام ابدالیت عطا کر دیتے ہیں اور اسی بصارت سے وہ لیلۃ القدر کا آغاز معلوم کر لیتے ہیں۔

(کشف الغمہ جلد اول ص ۲۱۴)

لیلۃ القدر کی معرفت کے عرفانی اسرار بیان کرتے ہوئے مشہور ولی اللہ حضرت سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ رات منتقل ہوتی رہتی ہے (اور اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے) فرماتے ہیں کہ اگر شب قدر آ جائے اور میں مر گیا ہوا ہوں اور میری لاش پھول چکی ہو اور ٹانگیں اوپر اٹھ گئی ہوں جیسے مرے ہوئے گدھے کی لاش پھول جاتی ہے تو مجھے اس کا (لیلۃ القدر کا) علم ہو جاتا ہے جبکہ میں مذکورہ حالات میں ہوں تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ کیسے مخفی رہ سکتے ہیں۔ (الابریز ص ۱۶۸)

بلاشبہ لیلۃ القدر کے تعین کا علم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہے اور اللہ کے برگزیدہ بندوں کو بھی اس کا علم ہے۔ عام طور پر شب قدر کے قطعی تعین کے بارے میں لوگوں کو اس لیے نہیں بتایا گیا کہ کہیں لوگ اس ایک رات پر ہی تکیہ نہ کر لیں اور کہیں کہ ہم نے ایک ایسی رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری بخشش کر دی ہے۔ ہم جنت کے حق دار ہو چکے ہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اعمال صالحہ میں سستی کرنے لگ جائیں اور اسی امید پر اپنی زندگی گزار دیں کہ ایک ہزار مہینوں سے افضل شب قدر میں عبادت الٰہی کر کے سب کچھ حاصل کر لیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اعمال صالحہ پر صرف اپنے فضل و کرم کی بدولت ثواب عطا کرتا ہے اس کی رحمت کاملہ کی بدولت ہی بندے کی بخشش و مغفرت ہوتی ہے۔

اسی حوالے سے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ زمانہ قدیم میں سمندر کے اندر ایک جزیرہ پر ایک شخص چھ سو برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایک شیریں پانی کا چشمہ عطا کیا اور انار کا ایک درخت اس کے لیے اُگا دیا۔ جس میں ایک انار لگتا جس کو وہ کھاتا یہ اس کے لیے بطور غذا کے کافی ہوتا چنانچہ وہ چھ سو برس تک بغیر کسی سستی اور ملال کے پروردگار عالم کی عبادت میں مشغول رہا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میری رحمت اور فضل سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اس نے عرض کی' اے باری تعالیٰ نہیں' بلکہ میری چھ سو برس کی عبادت کی وجہ سے۔ اس پر اللہ رب العزت نے محاسبہ شروع کر دیا اور فرمایا کہ تیری چھ سو برس کی عبادت تو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے برابر بھی نہیں ٹھہر سکتی اس لیے کہ میں نے کھاری پانی کے سمندر کے اندر تیرے لیے شیریں پانی کا چشمہ نکالا' اب بتا کہ تو کس بنا پر اس نعمت کا حق دار ہے اور پھر میں نے تیرے لیے ایک درخت لگایا جو روزانہ پھل دیتا حالانکہ دوسروں کے لیے سال میں ایک بار پھل دیتا ہے، بتا کہ تو اس نعمت کا بھی کس طرح مستحق بنا۔ اور پھر میں نے تجھے طویل عمر عطا کی حالانکہ اور لوگ اس سے بہت کم مدت تک زندہ رہتے ہیں اور اس تمام عرصہ میں میں نے تجھے عبادت کرنے کی قوت عطا کی اور دوسرے لوگ اتنی مدت تک عبادت کرنے کی طاقت نہیں رکھ سکتے اور میں نے تجھ سے شیطان کو دور رکھا اور تجھے اس سے بچایا حالانکہ بہت سے لوگوں کو اس نے تباہ کیا' اور پھر اتنی طویل مدت تک میں نے تجھے صحت بخشی حالانکہ اوروں کو نہیں بخشی۔ میں نے تجھے پیدا کیا حالانکہ تو پہلے کوئی چیز بھی نہ تھا میں نے تیری حرکات و سکنات کو پیدا کیا اور ہر طرح کی نعمت تجھے عطا کی۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ جب فرشتے اسے دوزخ کی طرف لے کر جانے لگے اور اس شخص نے دیکھا کہ میں تو مارا گیا تو کہنے لگا' اے رب کریم! اپنی رحمت اور فضل سے مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بہت ہی رحیم و کریم ہوں، اسے واپس لے آؤ اور رحم سے اسے جنت میں داخل کر دو' پھر پروردگار

عالم نے فرمایا' جا میری رحمت سے جنت میں چلا جا۔

علامات لیلۃ القدر:

علماء کرام اور اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار برگزیدہ بندوں نے لیلۃ القدر کی پہچان کے حوالے سے جو کچھ بھی بیان فرمایا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ لیلۃ القدر کی برکات و تجلیات کا انکشاف انہی اللہ والوں پر ہوتا اور انہی کے قلوبِ اطہر پر یہ راز آشکارا ہوتا ہے کہ جو پروردگار عالم کے اطاعت گزار اور صاحبِ ولایت ہوتے ہیں اور ان نفوس قدسیہ میں سے جس بزرگ کا جیسا حال' درجہ اور مرتبہ اور قربت ہوتی ہے ویسے ہی انکشافات ان پر ہوتے ہیں۔

چنانچہ بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ لیلۃ القدر میں ایک خاص قسم کا نور ظاہر ہوتا ہے مگر اس نور اور روشنی کی کو صرف وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اس کا ظہور کرنا چاہے اور ان پر آشکارہ کرنا چاہے اور ان کو وہ نور آسمانوں کی طرف سے زمین کی طرف آتا ہوا محسوس ہوتا ہے اس طرح کا نور عام راتوں میں دکھائی نہیں دیتا اور یہ نور اور روشنی صرف لیلۃ القدر کو ہی آسمانوں سے زمین کی طرف نازل ہوتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انوار و تجلیات کی بارش برس رہی ہے اور یہ رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے جو لگاتار زمین والوں پر برس رہی ہوتی ہے اور اس کو وہ لوگ دیکھتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے باطنی نگاہ سے نوازا ہو۔

جب کہ بعض بزرگوں نے لیلۃ القدر کی علامات کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر میں کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ اس رات میں درخت بھی سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور سجدہ ریز ہونے کے بعد دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آ جاتے ہیں۔ اور باطنی نگاہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہی اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

بعض بزرگوں نے لیلۃ القدر کی یہ پہچان بتائی ہے کہ اس رات کو موسم نہایت خوشگوار ہوتا ہے نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی، موسم بہت اچھا معلوم ہوتا ہے یہ شب موسم بہار کی راتوں سے بھی زیادہ خوشگوار محسوس ہوتی ہے اور جوں جوں رات گزرتی جاتی ہے تو ایک خاص قسم کی طمانیت محسوس ہوتی ہے اور جب رات کا پچھلا پہر ہوتا ہے تو فضا بہت پُر کیف اور پُر سرور ہو جاتی

ہے اور فجر تک یہ حالت اسی طرح قائم رہتی ہے اس رات کی صبح کو سورج اس طرح سے طلوع ہوتا ہے کہ جیسے بغیر کرنوں کے طلوع ہو رہا ہو اور اس طلوع والے سورج میں تیزی نہیں ہوتی۔ اس شب کو عبادت الٰہی کرنے والوں کو ایک خاص قسم کا سرور اور لطف آتا ہے اور اس کی رغبت عبادتِ الٰہی کی طرف نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ ہوتی ہے۔

رمضان المبارک کے مہینہ کے آخری عشرہ میں عبادت کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اسی آخری عشرہ میں شب قدر بھی ہے جو بڑی بابرکت اور فضیلت والی رات ہے۔ اس رات میں عبادتِ الٰہی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خصوصی انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔

لیلۃ القدر کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی اُمید سے روزہ رکھے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام یعنی عبادت کرے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے لیلۃ القدر میں قیام کرے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک اور حدیث پاک جو اس ضمن میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' رمضان آیا' یہ برکت کا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو طوق پہنائے جاتے ہیں۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور جو اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ بے شک محروم ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

شب قدر میں عبادت کا انعام:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اُس

بندہ کے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ پھر جب انہیں عید الفطر کا دن نصیب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں پر اپنے فرشتوں کے سامنے اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اُجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کر دے تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری لونڈیوں نے (میرے مقرر کیے ہوئے) فرض کو ادا کر دیا ہے اب وہ گھروں سے دُعا کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلے ہیں۔ مجھے قسم ہے اپنی عزت کی' اپنے جلال' اپنی بخشش رحمت' اپنی عظمتِ شان اور اپنی رفعتِ مکان کی کہ میں ان کی دُعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس مسلمان واپس ہوتے ہیں عیدگاہ سے اس حال میں کہ ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

آخری عشرہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ نبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جس قدر (طاعت وعبادت کے لیے) کوشش فرماتے تھے اتنی کسی دوسرے عشرہ میں نہ فرماتے تھے۔ (مسلم شریف)

ایک اور حدیث پاک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے (یعنی عبادت الٰہی میں بہت کوشش فرماتے) راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔ (بخاری شریف)

شبِ قدر کی دُعا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں

کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی شریف)

(اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے تو مجھے معاف فرما دے۔)

لیلۃ القدر:

جیسا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے، اس لیے ہر مسلمان مرد و عورت کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں بھرپور خشوع و خضوع اور عاجزی و انکساری سے اپنے رب کے حضور مناجات کرے، نوافل ادا کرے، ذکر الٰہی کرے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھے اور شب بیداری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کرے۔ اللہ تعالیٰ خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا اور گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا۔

لیلۃ القدر کے بارے میں ایک حدیث پاک میں اس طرح سے وارد ہوا ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرہ میں بھی (اعتکاف فرمایا) پھر جس ترکی خیمہ میں آپ اعتکاف فرما رہے تھے، اپنا سر مبارک باہر نکال کر ارشاد فرمایا کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شب قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا تھا۔ پھر اس کی وجہ سے دوسرے عشرہ میں کیا۔ پھر مجھے کسی بتانے والے (یعنی فرشتہ) نے بتایا کہ وہ رات آخری عشرہ میں ہے لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ آخری عشرہ کا بھی اعتکاف کریں۔ مجھے یہ شب (لیلۃ القدر) دکھادی گئی تھی (اس کی نشانی یہ ہے) کہ میں نے اپنے آپ کو اس شب کے بعد کی صبح میں کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا۔ لہٰذا اب اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس شب کو بارش ہوئی اور مسجد چھپر کی تھی وہ ٹپکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی مبارک پر اکیس کی صبح کو کیچڑ کا اثر دیکھا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے اکیس، تئیس، پچیس، ستائیس، اُنتیس یا رمضان المبارک کی آخری شب میں، جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس شب میں عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس شب کی منجملہ اور نشانیوں کے یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے، صاف شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل گویا کہ اس میں چاند کھلا ہوا ہے۔ اس شب میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ نیز اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ اور یہ بالکل ایسا ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کے سورج کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔ (برخلاف باقی دنوں کے کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا اس جگہ سے ظہور ہوتا ہے۔) (احمد۔ بیہقی)

اکیسویں شب:

رمضان المبارک کی اکیسویں رات کو اکیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے سے ثوابِ عظیم حاصل ہوتا ہے۔

رمضان المبارک کی اکیسویں رات کو دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ قدر اور تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ درود پاک اور ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ بفضل باری تعالیٰ گناہوں کی معافی عطا ہوگی اور اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کی برکت سے یہ نماز پڑھنے والے کو بخش دے گا۔

اکیسویں شب کو ہی چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ القدر اور ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فرشتے اس نماز کے پڑھنے والے کی مغفرت کے لیے دُعا کریں گے۔

تیئسویں شب:

رمضان المبارک کی تیئسویں رات کو نماز عشاء و نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین اور ایک مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھنا باعث برکت وفضیلت ہے۔

تیئسویں رات کو چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر اور تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ ستر مرتبہ درودِ پاک پڑھے' بفضل باری تعالیٰ گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

تیئسویں رات کو ہی آٹھ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ قدر اور ایک ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے اور پھر بارگاہِ الٰہی میں دُعا مانگے، پروردگار عالم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ بفضل باری گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

پچیسویں شب:

رمضان المبارک کی پچیسویں رات کو سات مرتبہ سورۂ فتح پڑھنا فضیلت و برکت کا باعث ہے۔ پچیسویں رات کو دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ قدر اور پندرہ پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز سے فراغت کے بعد ستر مرتبہ کلمہ شہادت پڑھے تو اِنشاء اللہ تعالیٰ قبر کے عذاب سے نجات حاصل ہوگی۔

رمضان المبارک کی پچیسویں رات کو چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ قدر اور پانچ پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز مکمل کرنے کے بعد ایک سو مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھے بفضل باری تعالیٰ ثواب عظیم حاصل ہوگا اور پچیسویں رات کو ہی سات مرتبہ سورۂ دخان پڑھنے سے بفضل باری تعالیٰ عذابِ قبر سے حفاظت رہتی ہے۔

پچیسویں رات کو چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر

رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ قدر اور تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گناہوں کی معافی عطا ہو گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نیکی کے کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

ستائیسویں شب:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان المبارک کے مہینہ کی ستائیسویں رات صبح ہونے تک عبادت میں گزاری تو وہ مجھے رمضان المبارک کی تمام راتوں کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اے ابا جان! وہ ضعیف مرد اور عورتیں کیا کریں جو قیام پر قدرت نہیں رکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا وہ تکیئے نہیں رکھ سکتے جن کا سہارا لیں اور اس رات کے لمحات میں سے کچھ لمحات بیٹھ کر گزاریں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں لیکن یہ بات اپنی اُمت کے تمام ماہِ رمضان کو قیام میں گزارنے سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے شب قدر جاگ کر گزاری اور اس میں دو رکعت (نفل) نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا' اسے اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے اور جبریئل علیہ السلام نے اس پر اپنے پَر پھیرے اور جس پر جبریئل علیہ السلام نے اپنے پَر پھیرے وہ جنت میں داخل ہوا۔

رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو جو کوئی دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ اور اس کے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی،

پروردگار عالم اس کے والدین کی مغفرت فرمائے گا اور اسے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا، اور اس کے علاوہ اس نماز کے پڑھنے والے کو نیکی کے کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

جو کوئی رمضان المبارک کی ستائیسویں شب چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر اور ستائیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو بفضل باری تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کو مرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام عطا ہوگا۔

جو کوئی رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو سات مرتبہ سورہ ملک پڑھے تو پروردگار عالم اُس کے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا اور اُسے نیکی کے کاموں کے کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے گا۔

اگر کوئی رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ قدر اور پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر نہایت یکسوئی کے ساتھ دعا مانگے تو جو بھی جائز حاجت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔

رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو چار رکعت نفل نماز دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ التکاثر اور تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ بفضل باری تعالیٰ جب موت کا وقت ہوگا تو اس پر سے موت کی سختی و شدت آسان ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبر کا عذاب دور فرما دے گا۔

رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو جو کوئی ساتوں حٰم پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

جو کوئی رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ الم نشرح اور تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ستائیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے ثواب عظیم حاصل

ہوگا۔

اُنتیسویں شب:

جو کوئی رمضان المبارک کی انتیسویں رات کو سات مرتبہ سورۃ واقعہ پڑھے تو بفضل باری تعالیٰ اس کے رزق میں خوب اضافہ ہوگا۔

رمضان کی انتیسویں رات کو جو کوئی چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قدر اور تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھے تو اِنشاء اللہ تعالیٰ اُسے ایمان کی سلامتی اور ایمان کی مضبوطی عطا ہوگی اور جب دنیا سے جائے گا تو ایمان کی سلامتی کے ساتھ جائے گا۔

رمضان المبارک کی اُنتیسویں شب کو جو کوئی چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۃ قدر اور پانچ پانچ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے پھر جب نماز پڑھ لے تو ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بارگاہِ الٰہی سے گناہوں کی معافی عطا ہوگی اور پروردگار عالم اسے خصوصی فضل و کرم سے نوازے گا۔

جمعۃ الوداع:

جو کوئی جمعۃ الوداع یعنی رمضان المبارک کے آخری جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ کے بعد چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ زلزال اور دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ کافرون پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر اس کے بعد مزید دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ التکاثر اور دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور پچیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور

نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ثوابِ عظیم حاصل ہوگا اور دینی و دنیاوی حاجات جلد پوری ہوں گی۔

آخری شب:

رمضان المبارک کی آخری شب کو چاہیے کہ دس رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھے اور سجدہ ریز ہو کر یہ دُعا پڑھے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَصِيَامِيْ وَقِيَامِيْ.

بفضلِ باری تعالیٰ گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

شوال کا چاند:

جب شوال کا چاند نظر آئے تو یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَاالشَّهْرُ اَوَّلُ شَهْرٍ مِّنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَا رْزُقْنَا بِحُرْمَةِ الْحَجِّ وَالْفَتْحِ وَالنَّخعِ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْ اَبْدَانَنَا مِنْ اَسْقَامٍ وَّفِقْنَا زِيَارَةَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَالْاَنَاصِرِ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

عید الفطر کی رات اور دن:

شوال المکرم اسلامی سال کا دسواں مہینہ ہے جو بڑا بابرکت اور فضیلت والا ہے اس مہینے کی یکم تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے رمضان المبارک کے اختتام پر عید الفطر کی شب قیام کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے چنانچہ اس رات کی فضیلت کے ضمن میں ایک حدیث پاک میں آتا ہے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

”جس نے عیدین کی راتوں میں ثواب کی نیت سے عبادت کی اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (سنن ابن ماجہ)

عید الفطر کی رات:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

”جس شخص نے ان پانچ راتوں میں شب بیداری کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی (1) آٹھویں ذی الحجہ کی شب (2) نویں ذی الحجہ کی شب (3) عید الاضحیٰ کی شب (4) عید الفطر کی شب (5) پندرہویں شعبان کی شب۔“ (الترغیب والترہیب)

دل کا زندہ رہنا:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا'

”جس کسی نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں کو (عبادت سے) زندہ رکھا اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔“

(طبرانی فی الاوسط والکبیر)

ثواب کی نیت سے عبادت:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کسی نے دونوں عیدوں کی راتوں میں ثواب کی نیت سے عبادت کی اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مر جائیں گے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

قبولیتِ دعا کی شب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کی

جانے والی دُعا رد نہیں ہوتی (1) شب جمعہ (2) رجب کی پہلی شب (3) شعبان کی پندرہویں شب (4) عید الفطر کی شب (5) عید الاضحیٰ کی شب۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

مغفرت کا حصول:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'

"رمضان المبارک کی آخری شب میں اس امت کی مغفرت ہوتی ہے۔"

صحابہ کرام نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول کیا وہ شب قدر ہے؟ آپ نے فرمایا' نہیں بلکہ کام کرنے والیکو اس وقت پوری مزدوری دی جاتی ہے جب کہ وہ کام پورا کر لیتا ہے۔" (مسند احمد)

عید الفطر کا دن:

عید الفطر کا دن بڑی برکتوں والا دن ہے۔ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دن جنت پیدا فرمائی اور اسی دن عرش پر طوبیٰ درخت لگایا۔ اسی دن حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی کے لیے منتخب فرمایا اور اسی دن فرعون کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں پیش ہونے والے جادوگروں نے توبہ کر کے مغفرت و بخشش حاصل کی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اور لوگ عید گاہ کی طرف جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر توجہ فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! تم نے میرے لیے روزے رکھے میرے لیے نمازیں پڑھیں اب تم اپنے گھروں کو اس حال میں جاؤ کہ تم بخش دیے گئے ہو۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان ہر عید پر نوحہ وزاری کرتا ہے اور تمام شیطان اس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں اے آقا! آپ کیوں غضبناک اور اُداس ہیں؟ وہ

کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے آج کے دن اُمتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخش دیا ہے لہٰذا تم انہیں لذتوں اور خواہشاتِ نفسانی میں مشغول کرو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جو زمین پر اترتے ہیں اور وہ گلی کوچوں اور راستوں میں کھڑے ہوجاتے ہیں اور بلند آواز سے کہتے ہیں جسے جن اور انسان کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے' وہ کہتے ہیں' اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اُمت تم اپنے پروردگار کی طرف آؤ' وہ تمہیں عطائے عظیم دے گا اور تمہارے بہت بڑے گناہ معاف فرمائے گا اور جب لوگ عید گاہ میں آجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے' مزدوری کا بدلہ کیا ہے جب وہ اپنا کام مکمل کرلے؟ فرشتے کہتے ہیں اس کا بدلہ یہ ہے کہ اسے پورا اجر دیا جائے۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کے لیے اپنی بخشش اور رضا کو ان کا اجر بنایا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

عید کا دن:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت بخشو' نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے عید کے دن تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھی اور مسلمان مردوں کی رُوحوں کو اس کا ثواب ہدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

دو رکعت نفل:

جو کوئی عید کے دن دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الماعون اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کو صدقہ فطر کا ثواب حاصل ہوگا۔

حدیث مبارکہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عید الفطر کے دن جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرمالیتے' عید گاہ تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق

کھجوریں تناول فرماتے۔ (بخاری شریف)

یکم شوال:

جوکوئی شوال کی یکم تاریخ کونماز ظہر کے بعد آٹھ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچیس پچیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ سبحان اللہ ستر مرتبہ استغفار اور ستر مرتبہ یہ درود پاک پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

تو بفضل باری تعالیٰ اس عمل کی برکت سے ستر حاجاتِ دنیاوی اور ستر حاجاتِ اُخروی پوری ہوں گی اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنا خصوصی فضل و کرم اور رحمت نازل فرمائے گا۔

چار رکعت نفل:

جوکوئی یکم شوال کی شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ سورۂ فلق اور تین تین مرتبہ سورۂ ناس پڑھے۔ پھر جب نماز مکمل کر کے فارغ ہو جائے تو ستر مرتبہ کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو اِنشاءاللہ اس کو گناہوں کی معافی عطا ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اس کو نیکی کے کاموں کے کرنے کی توفیق بخشے گا۔

جہنم سے خلاصی:

جو کوئی یکم شوال کو نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور پھر نماز کی ادائیگی کے بعد نہایت توجہ و یکسوئی سے اکیس مرتبہ درودِ پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کے دروازے بند ہوں گے اور جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔

چھ روزے:

شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھنے کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے مگر یکم شوال کے دن روزہ رکھنا ناجائز ہے اس لیے شوال کی دو تاریخ سے شروع کرے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ 'جس نے رمضان کے (پورے) روزے رکھے' پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو اس نے گویا ہمیشہ روزہ رکھا۔ (مسلم شریف)

ذی الحجہ کے پہلے دس دن اور راتیں

اس مہینے کی پہلی دس راتوں کی فضیلت واہمیت کے ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے'

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝

ترجمہ: ''اور قسم ہے صبح کی اور دس راتوں کی کی اور جفت کی اور طاق کی اور اس رات کی جو گزر جاتی ہے اور یہ قسمیں ذی فہم لوگوں کے لیے ہیں۔''

اللہ رب العزت نے ان آیات مبارکہ میں جہاں دیگر چیزوں کی قسم کھائی ہے وہاں ان دس راتوں کی بھی قسم کھائی ہے، بیشتر مفسرین کرام نے ان دس راتوں کو ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے اسی حوالے سے غوث اعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ وَالفجو کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر سے صبح کی نماز مراد ہے۔

وَلَيَال عشو سے ذی الحجہ کی دس راتیں مراد ہیں یعنی عشرۂ ذی الحجہ۔

والشفع سے جس کے لغوی معنی جفت کے ہیں مخلوق مراد ہے۔

اور والوتر (طاق) سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ۔

والیل اذا یسرا اور قسم اس رات کی جو گزر جاتی ہے یا جاتی ہوئی رات کی قسم' اور اہل دانش کے لیے یقیناً یہ بڑی قسم ہے کہ ان ربک لبا لمر صاد تمہارا رب تمہاری گھات میں ہے۔

مقاتل کا قول ہے کہ فجر سے مراد مزدلفہ کی وہ صبح ہے جو قربانی کے دن ہوتی ہے اور لیال عشر سے عیدالاضحٰی کی پہلی دس راتیں ہیں اور شفع سے مراد حضرت آدم وحوا ہیں اور الوتر سے مراد اللہ تعالیٰ ہے، والیل اذا یسر کے معنی ہیں آئی ہوئی رات یعنی ذی الحجہ کی دسویں رات۔ گویا اللہ تعالیٰ نے قربانی کے دن کی دس راتوں کی' آدم وحوا کی' اپنی ذات کی اور عیدالاضحیٰ کی رات کی قسمیں کھائیں اور ان (متعدد) قسموں کے بعد فرمایا ھل فی ذلک قسم لذی حجر یعنی کیا یہ قسمیں صاحب عقل وتمیز کے لیے کافی نہیں ہیں۔ یہ قسمیں بہت عظیم الشان ہیں اور جواب ان ربک لبا لمر صاد ہے (یعنی تمہارا رب یقیناً انتظار میں ہے۔)

ایک قول یہ بھی ہے کہ فجر سے مراد پو کا ظاہر ہونا یعنی عام صبح، بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مراد دن ہے اور دن کو فجر سے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ فجر دن سے پہلے ہوتی ہے۔

مجاہد کا خیال ہے کہ اس روز سے نحر (قربانی کے دن) کی فجر مراد ہے۔

عکرمہ نے کہا کہ فجر سے مراد چشموں سے پانی کا پھوٹ کر بہنا' سبزے کا زمین پھاڑ کر نمودار ہونا اور پھلوں کا درختوں میں آنا یہ فجر ہے اور اسی فجر کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ پتھر سے پھٹ کر حضرت صالح کی اونٹنی کا برآمد ہونا اس سے مراد ہے۔

یہ بھی روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی ضرب سے پتھر کا اندر سے پانی کا پھوٹ کر بہنا مراد ہے۔

بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ گاروں کی آنکھوں سے پانی پھوٹے یعنی آنسوؤں کے پانی کا بہنا مراد لیا ہے یا دل سے مغفرت الٰہی کا چشمہ پھوٹنا مراد ہے۔ (کیونکہ ایمان و معرفت سے زندگی حاصل ہوتی ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اَوَمن کان میتا فاحیینہ (دیکھو مردہ دل کو ہم نے ایمان ومعرفت کے پانی سے زندہ کر دیا)

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالْفجر ولیال عشر سے عیدالاضحٰی کی دس راتیں مراد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عباس نے فرمایا کہ اس سے مراد ذی الحجہ کی دس راتیں ہیں۔

حضرت ابن عباس سے ایک دوسری روایت آئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے عشرہ رمضان کی دس راتیں ہیں۔

مجاہد نے کہا کہ وہ حضرت موسیٰ کی دس راتیں ہیں۔

محمد بن جریر طبری کا قول ہے کہ وہ محرم کی اول دس راتیں ہیں۔

والشفع والوتر کی تفسیر میں قتادہؒ اور سدیؒ نے کہا شفع ہر وہ چیز ہے جو جفت ہو اور الوتر سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔

مقاتل کا قول ہے کہ مرآدم وحوا ہیں کیونکہ آدم علیہ السلام تنہا تھے اللہ نے حوا کو پیدا کیا ان کا جوڑا کر دیا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ شفع اور وتر سے نمازیں مراد ہیں یعنی کوئی نماز (باعتبار برکت) جفت ہے کوئی طاق۔ شفع اور وتر دونوں سے مراد مغرب کی نماز ہے کہ اول دو رکعتیں جفت ہیں اور آخری رکعت طاق۔ یہ قول ربیع بن انس اور ابو العالیہؒ کا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شفع یوم نحر (قربانی کا دن) ہے اور وتر عرفہ کا دن یعنی 9 ذی الحجہ۔ یا شفع یوم نحر کے بعد دو دن ہیں اور وتر تیسرا یعنی تیرھویں تاریخ ذی الحجہ کی۔

والیل اذا یسر (گزرتی رات کی قسم یا اندھیری ہونے والی رات کی قسم) بعض نے کہا ہے کہ وہ مزدلفہ کی رات ہے۔

بعض کا قول ہے کہ سری کے معنی ہیں رات کو چلنا یہاں رات کے چلنے کے معنی ہیں رات میں لوگوں کا سیر کرنا اور چلنا۔ هَلْ فِيْ ذَالِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجرٍ۔ اس میں ذی حجر کے معنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عقل مند کے فرمائے ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت ابو رجاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں کہ اس کے معنی ہیں علم والے۔

محمد بن کعب قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دین والے ہیں۔
آیت بالا میں ھَل بجائے اِنَّ کے بمعنی تحقیق استعمال ہوا ہے۔

بعض نے رب کا لفظ مخدوف مانا ہے یعنی قسم ہے مالک فجر کی' قسم ہے دس راتوں کے مالک کی' (غنیۃ الطالبین)

ذی الحجہ کے مہینہ کے دس دنوں کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔اس مبارک مہینے کے پہلے عشرہ کی فضیلت وعظمت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جو کوئی ان دس دنوں کی عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ دس چیزیں اس کو عطا فرما کر اس کی عزت افزائی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ دس چیزیں اس کو عطا فرما کر اس کی عزت افزائی کرتا ہے۔(1) عمر میں برکت (2) مال میں زیادتی (3) اہل و عیال کی حفاظت (4) گناہوں کا کفارہ (5) نیکیوں میں اضافہ (6) نزع کے وقت آسانی (7) ظلمت میں روشنی (8) میزان (نیکیوں کے پلڑا) کا بھاری ہونا (9) جہنم سے نجات (10) جنت کے درجات میں بلندی۔

جس نے ذی الحجہ کے اس عشرہ میں کسی مسکین کو کچھ خیرات دی تو گویا اُس نے انبیاء کی سنت پر صدقہ دیا۔جس نے ان دنوں میں کسی مریض کی عیادت کی اُس نے اولیاء اللہ اور ابدال کی عیادت کی' جس نے کسی کے جنازے میں شرکت کی اس نے گویا شہیدوں کے جنازے میں شرکت کی۔جس نے اس عشرہ میں کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کو پروردگار عالم اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا' جو کسی یتیم پر مہربانی کرے گا۔اس پر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے مہربانی فرمائے گا۔
جو شخص کسی عالم کی مجلس میں اس عشرہ میں شریک ہوا اس نے گویا انبیاء و مرسلین کی مجلس میں شرکت کی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب اور کوئی دن نہیں ہیں اور ان دس دنوں سے افضل اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دن نہیں ہے' پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے دن بھی ایسے نہیں

ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے دن بھی ان جیسے نہیں مگر جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور خود بھی زخمی ہوا۔

ذی الحجہ کے مہینے کے پہلے عشرہ کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''اور ایام ایسے نہیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کو ان دنوں یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں کے عمل سے زیادہ پسند ہو۔'' صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا' کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی ایسا نہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی' مگر یہ کہ آدمی اپنا مال و جان لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا اور ان میں سے کچھ بھی سلامت نہ پایا۔

نفلی روزے:

ذی الحجہ کے مہینے کی یکم تاریخ سے نو تاریخ تک کے روزے رکھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ ان ایام میں سے سب سے زیادہ فضیلت ساتویں' آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو روزے رکھنے کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جوان جو احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنا کرتا تھا۔ جب ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تو اس نے روزہ رکھ لیا، جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو بلایا۔ اور پوچھا' تجھے کس نے اس بات پر آمادہ کیا کہ تُو نے روزہ رکھ لیا؟ اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ حج و قربانی کے دن ہیں' شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمالے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرے ہر دن کے روزے کا اجر سو غلام آزاد کرنے' سو اونٹوں کی قربانی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے سو گھوڑوں کے اجر کے برابر ہے۔ جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب ہزار غلام آزاد کرنے' ہزار اونٹ کی قربانی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لیے ہزار گھوڑے دینے کے برابر حاصل ہوگا۔ جب نویں کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار غلام آزاد کرنے' دو ہزار اونٹوں کی قربانی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لیے دیئے گئے دو ہزار گھوڑوں کے

اجر کے برابر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ان دس ایام میں اللہ تعالیٰ کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت وکوشش کر کے اس کے عبادت گزار (بندے) بنیں، اس سے بڑھ کر اور دنوں میں پسند نہیں اور ان دس ایام میں سے ہر یوم کا روزہ ایک برس کے روزوں کے برابر ہے اور ہر شب کا قیام شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف)

روزے کا ثواب:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے حضرت ایوب علیہ السلام کے مصائب پر صبر کرنے کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور جس نے یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔

ذی الحجہ کا چاند:

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ذی الحجہ کے مہینے کا چاند دیکھتے تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَشْرِیْفُ الشُّهُوْرَ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَشَرَفَ الْبُیُوْتِ بِالْبَیْتِ الْحَرَامِ اَللّٰهُمَّ اَهِلِ هٰذَا الشَّهْرِ بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَبِالْفَضْلِ وَالْاِکْرَامِ بِحُرْمَةِ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا بِعِزَّتِهٖ وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا بِعَظْمَتِهٖ وَبَارِکْ عَلَیْنَا بِبَرَکَتِهٖ لَا تُؤَاخِذْنَا بِالتَّقْصَارِ یَا بَصِیْرُ یَا خَبِیْرُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

پہلی شب:

ذی الحجہ کے مہینہ کی پہلی شب کو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ کافرون پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ثوابِ عظیم حاصل ہوگا۔

اس کے علاوہ پہلی شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو انشا اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ثواب بارگاہِ الٰہی سے عطا ہوگا۔

اس ماہ کی پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی، پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کا آخری رکوع اور پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو بفضلِ باری تعالیٰ اس کے گناہوں کی معافی عطا ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وکرم سے نیکی کے کاموں کے کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے گا۔

دوسری شب:

ذی الحجہ کی دوسری شب نماز عشاء کے بعد چاہیے کہ چار رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی، تین مرتبہ سورۂ اخلاص، تین مرتبہ سورۂ فلق اور تین مرتبہ سورۂ الناس پڑھے پھر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

اس کے بعد یہ دُعا کے لیے اپنے ہاتھ دراز کرے اور پہلے یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِالْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ

سُبْحَانَ ذِی الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هُوَ يُحْيِي

وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ
وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَثِيرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ
مَكَانٍ۔

یہ دُعا پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد جو بھی دعا دینی و دنیوی مانگنا چاہے عجز و انکساری سے مانگے انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہوگی۔

پہلی جمعرات:

جو کوئی ذی الحجہ کی پہلی جمعرات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الکوثر اور ایک مرتبہ سورۃ اخلاص نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُسے اس دنیاوی زندگی میں ہی جنت میں اپنا مقام دکھا دیا جائے گا۔

پہلا جمعۃ المبارک:

جو کوئی ذی الحجہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ کے بعد چھ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پندرہ پندرہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دس مرتبہ یہ مبارک کلمات پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ط

اس کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے نماز کی قبولیت کی دعا مانگے اور اپنے گناہوں کی معافی کے لیے گڑگڑا کر دُعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس نماز پڑھنے والے کے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(2) جوکوئی ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کو جمعۃ المبارک کی شب نمازِ عشاء کے بعد چھ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے۔

یَا نُوْرُ تَنَوَّرتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِ نورِ کَ یَا نُوْرُ.

توانشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کا قلب نورِ ایمان سے منور ہوگا۔

وظائف:

ذی الحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو چاہیے کہ نمازِ فجر یا نماز ظہر کے بعد ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَاشَرِیْکَ لَهٗ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتَ بِیَدِهِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

اس ماہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ کو نماز فجر یا' نماز ظہر کے بعد نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَاشَرِیْکَ لَه' اِلٰهً وَّاحِدًا اَحداً فَرْدًا وِتْراً وَّلَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبًا وَّلَا وَلَدًا.

ذی الحجہ کے مہینہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو چاہیے کہ نماز فجر یا نماز ظہر کے بعد ایک سو مرتبہ یہ مبارک کلمات پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَا شَرِیْکَ لَه' اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّه' کُفُواً اَحَدٌ.

ذی الحجہ کے مہینہ کی چوتھی اور نویں تاریخ کو چاہیے کہ نماز فجر یا نماز ظہر کے بعد ایک سو مرتبہ یہ کلماتِ مبارکہ پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ذی الحجہ کے مہینہ کے پانچویں اور دسویں تاریخ کو چاہیے کہ نماز فجر یا نماز ظہر کے بعد ایک سو مرتبہ یہ مبارک کلمات پڑھے۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى سُبْحَانَ لَمْ يَزَلْ كَرِيْمًا وَّلَا يَزَالُ رَحِيْمًا.

ذی الحجہ کے مہینے کے پہلے عشرہ میں ان مبارک کلمات کا نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھنا بے پناہ فیوض و برکات کے حاصل کرنے کا باعث ہے۔ ان کے پڑھنے سے ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بے شمار نیکیاں عطا فرماتا ہے اور بندے کے گناہوں کی معافی عطا فرماتا ہے۔ اس کے علاوہ نیکی کے کاموں کے کرنے اور برائی سے بچنے کی توفیق مرحمت فرماتا ہے۔

ذی الحجہ کے مہینے کے پہلے عشرہ میں روزانہ بلاناغہ سورۃ والضحیٰ پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے پروردگار عالم اس سورۃ کے پڑھنے والے کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے اور جہنم سے خلاصی نصیب فرماتا ہے۔ اس کے علاوہ اس مہینے کے پہلے دس ایام میں جو کوئی روزانہ بلاناغہ سورۃ فجر پڑھے تو بفضل باری تعالیٰ قیامت کے دن اس کے حساب و کتاب میں آسانی ہوگی اور وہ اُس دن امن میں ہوگا۔

یوم ترویہ:

ذی الحجہ کے مہینے کے آٹھویں دن کو یوم ترویہ کہا جاتا ہے، اس یوم کی وجہ تسمیہ کے بارے میں علمائے کرام فرماتے ہیں کہ آٹھویں ذی الحجہ کی رات کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا خواب دیکھا تھا۔ صبح ہوئی تو اس خواب پر غور کرنا شروع کیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا شیطان لعین کی طرف سے ہے۔ سارا دن اسی بارے میں سوچتے رہے جب عرفہ کی شب آئی تو ایک غیبی ندا آئی کہ جو کچھ تم سے کہا گیا ہے وہی

کرو۔ چنانچہ اس وقت آپ نے سمجھ لیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اسی لیے اس دن کا نام یوم ترویہ رکھ دیا گیا اور نویں ذی الحج کو یوم عرفہ (یعنی پہچان کا دن) کہا جانے لگا۔

یوم ترویہ یعنی اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس دن چونکہ حاجی مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور چونکہ آبِ زمزم خوب سیر ہو کر پیتے ہیں' اس لیے اس کو ترویہ کہتے ہیں جو کہ تفعلہ کے وزن پر ہے جس کے معنی سیراب کرنا ہیں اور یہ ارتوی سے ماخوذ ہے جس کے معنی پانی پینے اور غسل کرنے کے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

اس دن عبادت الٰہی کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ جو کوئی شب ترویہ سولہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو بفضل باری تعالیٰ اس کو ہر رکعت کے بدلے شہید کا ثواب عطا ہو گا۔

جو کوئی آٹھویں ذی الحجہ کی شب نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اور اُسے جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔

جو کوئی ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو نماز ظہر کے بعد چھ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ العصر پڑھے' دوسری رکعت میں سورۃ لایلف قریش ایک مرتبہ تیسری رکعت میں سورۃ الکافرون' چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ' سورۂ اِذا جاء پڑھے' جبکہ پانچویں اور چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے' انشاء اللہ تعالیٰ ثوابِ عظیم حاصل ہو گا۔

یوم عرفہ:

عرفہ کے دن کی فضیلت کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ' عرفہ کے دن سے افضل کوئی دن نہیں ہے اللہ

تعالیٰ اس دن زمین والوں کے ذریعہ آسمان والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے میرے ان بندوں کو دیکھو بکھرے اور گرد آلود بال ہیں میرے پاس دُور دراز راستوں سے میری رحمت کی اُمید اور میرے عذاب کا خوف لے کر آئے ہیں، لہٰذا عرفہ کے دن سے زیادہ جہنم سے رہائی کا کوئی دوسرا دن نہیں ہے۔ اس دن جتنے مجرم جہنم سے خلاصی پاتے ہیں اور کسی دن نہیں پاتے۔

عرفہ کے دن کی فضیلت کے بارے میں ایک اور روایت جو کہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ علیہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا' اللہ تعالیٰ یوم عرفہ کو اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے تو جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہوتا ہے اسے ضرور بخش دیا جاتا ہے۔ تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کے لیے ہے یا اہل عرفات کے ساتھ مخصوص ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ' یہ مغفرت تمام لوگوں کے لیے ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

نفل نماز:

عرفہ کے دن نوافل کی ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ' جو شخص عرفہ کے دن دو رکعت (نفل نماز) پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرے اس کے بعد تین مرتبہ سورۃ کافرون اور ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے ہر مرتبہ سورۂ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو میں نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

عرفہ کے دن کے نوافل کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعتیں اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے لیے ہزاروں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ قرآن پاک کے ہر لفظ کے بدلے

جنت میں اس کا مرتبہ اس قدر بلند کیا جائے گا کہ جس کی مسافت پانچ برس کی مسافت کی برابر ہوگی اور قرآن کے ہر حرف کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کو ستر حوریں عنایت فرمائے گا اور ہر حور کے ساتھ موتی اور یاقوت کے ستر خوان ہوں گے اور ہر خوان پر ہزار رنگ کے کھانے ہوں گے جو ستر ہزار سبز رنگ کے گوشت کے ہوں گے اور کھانے برف کی طرح سرد اور شہد کی طرح میٹھے اور مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے اور اس کھانے کو نہ آگ نے چھوا ہوگا اور نہ لوہے سے (گوشت کو کاٹا گیا ہوگا۔ ہر لقمہ پہلے لقمہ سے بہتر ہوگا اور اس کے پاس ایک ایسا پرندہ آئے گا جس کی چونچ سونے کی، بازو سرخ یاقوت کے ہوں گے، اس پرندے کے ستر ہزار پَر ہوں گے اور وہ پرندہ ایسی زمزمہ سنجیاں کرے گا کہ کسی نے ایسی نہیں سنی ہوں گی، یہ پرندہ کہے گا، اے اہل عرفہ! مرحبا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر وہ پرندہ اس شخص کے پیالہ میں گر جائے گا۔ پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔ اس نماز پڑھنے والے کو (مرنے کے بعد) جب قبر میں رکھا جائے گا تو قرآن پاک کے ہر حرف کے بدلے اس کی قبر منور ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کو دیکھ لے گا ۔ اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا، اس کو اس دروازے سے وہ ثواب اور مرتبہ دکھائے دے گا جو اس کے لیے مخصوص ہوگا اور اس کو دیکھ کر وہ کہے گا، یا اللہ! قیامت برپا کر دے۔

(غنیۃ الطالبین)

جو کوئی عرفہ کے دن اشراق کے وقت چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اکیاسی مرتبہ سورۃ القدر پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ستر مرتبہ یہ پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

بفضل باری تعالیٰ اس کو تمام گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

عرفہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل نماز ظہر اور عصر کے درمیان اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچاس پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے اس بندے کے گناہوں کی معافی عطا فرماتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں

لکھ دیتا ہے۔

جو کوئی عرفہ کے دن دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ کافرون اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُسے ثوابِ عظیم حاصل ہو۔

جو کوئی ذی الحجہ کی نو تاریخ کو چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ کافرون اور اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی جو بھی جائز حاجت ہوگی وہ ضرور پوری ہوگی۔

جو کوئی عرفہ کی شب نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ قریش پڑھے تو بفضل باری تعالیٰ اس کے گناہ معاف ہوں گے۔

جو کوئی ذی الحجہ کی نو تاریخ کو نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچاس پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی جو بھی جائز مراد ہوگی وہ پوری ہوگی اور ثوابِ عظیم حاصل ہوگا۔

عرفہ کا دن اس قدر فضیلت و برکت والا دن ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ بے شمار لوگوں کو اپنے فضل و کرم سے بخش دیتا ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرفہ کا دن تمام دنوں سے زیادہ بہتر ہے' اس دن اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر آسمان دنیا پر متوجہ ہو کر فرشتوں کے سامنے اپنے حاجی بندوں کی عاجزی اور درماندگی کی حالت پر فخر کرتا ہے' فرشتوں سے فرماتا ہے کہ "فرشتو! دیکھو میرے بندے پریشان' دھوپ میں میرے سامنے کھڑے ہیں' یہ لوگ دُور دُور سے یہاں آئے ہیں' میری رحمت کی اُمید انہیں یہاں لائی ہے' حالانکہ انہوں نے میرے عذاب کو نہیں دیکھا" اس فخر کے بعد لوگوں کو جہنم کے عذاب سے آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور عرفہ

کے دن میں اتنے لوگ بخشے جاتے ہیں کہ اتنے کسی دن بھی نہیں بخشے جاتے۔"

(ابن ماجہ)

وظائف:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ موقف عرفہ میں اس دُعا سے افضل اور کوئی قول یا عمل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو پڑھنے والے کی طرف توجہ فرماتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرفات میں قبلہ رو ہو کر دُعا مانگنے والے کی طرح دونوں دستِ مبارک پھیلا کر تین مرتبہ لبیک فرماتے' پھر ایک سو مرتبہ یہ فرماتے'

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْـحَـمْـدُ يُـحْيِـىْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

پھر ایک سو مرتبہ یہ (مبارک کلمات ارشاد) فرماتے۔

لَا حَـوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا.

اس کے بعد تین مرتبہ یہ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰـهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ پھر تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھتے۔ ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع فرماتے اور آمین پر ختم کرتے اس کے بعد پھر ایک سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتے۔ پھر ایک مرتبہ یہ پڑھتے:

بِسْـمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اس کے بعد آپؐ جو چاہتے دُعا فرماتے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس طرح سے دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے' میرے بندے کو دیکھو اس نے میرے گھر کی طرف رُخ کیا'

میری بزرگی بیان کی۔ تسبیح وتہلیل میں مشغول ہوا اور جو سورۃ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی وہ پڑھی اور میرے رسول پر درود بھیجا۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے عمل کو قبول کیا اس کے اجر کو واجب کر دیا' اس کے گناہ بخش دیئے اور اس نے جو کچھ مانگا میں نے اس کی سفارش کی قبول کی ۔(غنیۃ الطالبین)

عرفہ کے دن چاہیے کہ نماز فجر کے بعد سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے' اول وآخر درود پاک پڑھے۔

یَا ذَخِیْرِیْ یَا ذَخِیْرَتِیْ یَا مُمِدِّنِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَا رِجَآئِیْ عِنْدَ مُصِیْبَتِیْ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ فَاقَتِیْ یَا اُنْثِیْ عِنْدَ وَحْدَتِیْ یَا رَحْمَتِیْ فِیْ دِقَّتِیْ یَا دَلِیْلِیْ فِیْ خَیْرَتِیْ بِکَ التَّوْفِیْقُ.

پروردگار عالم عرفہ کے دن اس دُعا کو پڑھنے والے کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے' اس کی نیک حاجت پوری فرماتا ہے اور نیکی کے کاموں کے کرنے کی توفیق مرحمت فرماتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ میں میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی دُعا یہ ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَـهٗ لَـهُ الْمُلْکُ وَلَـهُ الْحَـمْـدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَمِنْ شَرِّمَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّمَا تَھُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ وَمِنْ شَرِّبَوَائِقِ الدَّھْرِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرفہ کی شام کو اکثر دعا کرتے یہ اور فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّا تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَلَکَ یَا رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجْرِیْ بِہِ الرِّیْحِ.

عرفہ کے دن نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے جو کوئی یہ دُعا یہ کلمات اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر ایک سو مرتبہ درود شریف یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا یَسُوْقُ الْخَیْرَ اِلَّا بِا اللّٰہِ. بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ کُلَّ نِعْمَۃٍ مِنَ اللّٰہِ. بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہِ الْخَیْرَ کُلَّہٗ بِیَدِ اللّٰہِ . بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءِ اللّٰہِ لَا یَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا بِاللّٰہِ . بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآ ءَ اللّٰہُ وَمَا کَانَ مِنْ نِعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ.

تو بفضل باری تعالیٰ اس کو پڑھنے والا جو بھی جائز دُعا مانگے وہ قبول ہوگی۔

عیدالاضحیٰ کی شب:

جو کوئی عیدالاضحیٰ کی شب چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذ تین پڑھے اور نماز کے بعد ستر مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا۔

جو کوئی عیدالاضحیٰ کی شب نمازِ عشاء کے بعد دس رکعت نفل نماز دو دو رکعت کرکے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ والضحیٰ اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص

پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ استغفار اور ایک سو مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو انشاءاللہ تعالیٰ ثوابِ عظیم حاصل ہو۔

جو کوئی عید الاضحیٰ کی شب بارہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر مرتبہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام کے بعد ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے پھر دس مرتبہ سورۂ اخلاص' ایک مرتبہ سورۂ والناس پڑھے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو دس شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے گا۔

بہتر دن:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود کرتے ہیں خوشی مناتے ہیں۔ اس پر آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے ان میں سے ایک دن عید الفطر اور دوسرا دن عید الاضحیٰ ہے۔"

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

عید الاضحیٰ کی نماز:

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عید الفطر کے دن جب تک کچھ کھا نہ لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے۔" (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرو

بن حزم کو جبکہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ عیدالاضحیٰ کی نماز جلد پڑھو اور عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو وعظ سناؤ۔ (مشکوٰۃ شریف)

عیدالاضحیٰ کے دن:

جو کوئی عیدالاضحیٰ کے دن نماز عید کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پانچ پانچ مرتبہ سورۃ الشمس پڑھے تو بفضل باری تعالیٰ اس کو حج کا ثواب عطا ہوگا۔

جو کوئی عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اعلیٰ ایک مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ والشمس، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے تو پروردگار عالم اس کے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا۔ پھر جب عیدگاہ سے نماز پڑھ کر گھر میں آئے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھے اگر مفلس ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ قربانی کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

عیدالاضحیٰ کے دن جو کوئی ظہر کی نماز کے بعد بارہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ آیۃ الکرسی، گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ الفلق اور گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ والناس پڑھے پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے تو بفضل باری تعالیٰ اس کو قیامت کے دن آسانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دے گا اور اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھے گا اور بُرائی سے بچنے اور نیکی کے کاموں کی کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

نفل و وظیفہ:

جو کوئی ذی الحجہ کے مہینہ کی آخری تاریخ کو خواہ انتیس ہو یا تیس یعنی اسلامی سال کے آخری دن نماز ظہر یا نماز مغرب کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اکیس

مرتبہ یہ دعا پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے باطنی نُور حاصل ہوگا اور سارا سال اس کے جان و مال کی حفاظت رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ پروردگار عالم اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا رَبِّ اکرمنی بشھود انوار قد سکَ وایّدنی بطھور سطوات سلطان انسک حتیّٰ اتقلّب فی سبحات معارف اسمائکَ وَاطّلعنی عَلٰی اسرار ذرّات وجودکَ فی معالم شھودکَ لاَ تشھد بِھا ما اودعته' فی عوالم الملکَ وَالملکوت واعاین سریان سَر قد رتکَ فی عوالم شواھد اللّاھوت وَالنّاسوت و عرفنی معرفة تامة فی حکمة عامة حتٰی لایبقیٰ معلوم اِلاّ واطلّع عَلٰی دقائقہ الدقائق المستنبطة فی الموجودات واذھب بظلمة المانعة عن ادراکَ حقآئق الا یمان وتقرب مافی القلوب والارواح بمھمات المحبة والوادوَ الرّشد والارشعااِنَّکَ المحب والمحبوب والطّالب والمطلوبٌ یامقلّب القلوب ویا کاشف الکروب و یا دلیل المتحیّرین ویا غیاث المستغیثین انکَ انت علام الغیوب بانت ربی و ربّ کلّ شیءٍ اللّٰھُمَّ لا تجعلنا بین النّاس مغرورین ولاعن خدمتکَ مھجورین ولا بنعمتکَ مستدرجین ولا من الّذین یا کلون الدّنیا

بـالـدّیـن و صلی اللّٰہ علٰی خیر خلقہٖ مُحمّد وّاٰلِہٖ اجمعین برحمتکَ یَا ارحم الرّاحمین.

جو کوئی چاہے کہ پروردگار عالم اُس پر اپنا خصوصی فضل و کرم کرے اس کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور اپنے نیک بندوں میں شامل کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ روزانہ بلا ناغہ اس دُعا کو وظیفہ کے طور پر پڑھنے کا معمول بنا لے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُسے مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

مسنون دُعائیں

حضرت آدم علیہ السلام

روایات میں آتا ہے کہ جنت سے زمین پر آنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تین سو سال تک گریہ وزاری میں مشغول رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قبول توبہ کی بشارت عطا فرمائی' حضرت آدم علیہ السلام کی دعا کے کلمات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ اعراف میں بیان فرمایا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْ حَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ نَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اگر تو ہماری بخشش نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو' ہم سارے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ اسلام کی یہ دعا قرآن پاک کی سورۂ قمر میں مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ٥

﴿ترجمہ﴾ اے میرے پروردگار میں مغلوب ہوا ہوں پس میری مدد فرما۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت بی بی حاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو مقام زم زم کے عقب میں مسجد حرام کی جگہ پر دونوں ماں اور بیٹے کو چھوڑا اور خود وہاں سے روانہ ہوئے' حضرت بی بی حاجرہ نے آپ کو روکنے کی کوشش کی مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی تو حضرت بی بی حاجرہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ہمیں اس بیابان مقام پر اس خالق مالک کے حکم کے مطابق چھوڑے جا رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' ہاں یہ سنتے ہی حضرت بی بی حاجرہ نے اپنے دل کو تسلی دی اور کہا اب ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی ہم اپنے رب کی رضا میں راضی ہیں وہی ہمارے لیے کافی ہے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے روانہ ہو کر مقام ثنیہ پر آئے یہاں سے آپ کو حضرت بی بی حاجرہ نظر نہیں آ رہی تھیں لہٰذا دعا کے لیے اپنے دست مبارک اٹھائے اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی جس کے الفاظ قرآن پاک کی سورۃ ابراہیم کی آیات 35 تا 38 میں اس طرح سے بیان ہوئے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ o رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ o رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ o

﴿ترجمہ﴾ پروردگار اس شہر کو امن بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بہت پرستی سے

بچا پروردگار! ان بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا (ہوسکتا ہے کہ یہ میری اولاد کو بھی گمراہ کریں) جو میرے طریقے طرچلے وہ میرا ہے۔ اور جو میرے خلاف طریقہ اختیار کرے تو یقیناً تو درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ پروردگار! میں نے بے آب وگیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ پروردگار! یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کے لیے پھل عطا فرما شاید کہ یہ شکر گزار نہیں۔ پروردگار! تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور واقعی اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے نہ زمین اور نہ آسمانوں میں۔

(2)

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کو مکمل کرلیا تو پھر بارگاہِ احدیت میں دعا فرمائی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ o رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَیُزَکِّیْهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ o

(البقرۃ:127تا129)

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے پروردگار! ہماری اس خدمت کو قبول فرمالے بیشک تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا مطیع فرمان بنا ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا جو تیری مسلم ہو۔ ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما بیشک تو بڑا معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے اور اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم

سے ایک ایسا رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آیات سنائے۔ ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے بیشک تو بڑا عزت والا اور حکیم ہے۔

قرآن پاک کی سورۃ ابراہیم کی آیات 40 تا 41 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ o

﴿ترجمہ﴾ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی پروردگار! میری دعا قبول۔ پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اس دن معاف کر دیجیو جب کہ حساب قائم ہوگا۔

حضرت یونس علیہ السلام

قرآن پاک کی سورۃ انبیاء میں حضرت یونس علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ o

﴿ترجمہ﴾ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے پاک ہے تیری ذات بیشک میں قصورواروں میں سے ہوں۔

حضرت ایوب علیہ السلام

جب حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں مبتلا کیا آپ شدید بیمار ہو گئے آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا پھر ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا کی

اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو شفائے کاملہ عطا فرمائی اور آپ علیہ السلام آزمائش کی اس کڑی بھٹی سے کامیاب ہو کر نکلے یہ دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ امراض میں شفا عطا فرماتا ہے۔قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء میں حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ O

﴿ترجمہ﴾ کہ مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

قرآن پاک کی سورۃ نمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ O

﴿ترجمہ﴾ اے پروردگار! مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا ہوں۔جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل فرما۔

حضرت شعیب علیہ السلام

قرآن پاک کی سورۃ الاعراف میں حضرت شعیب علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ O

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ فرمادے اور تو بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے۔

(2)

حضرت شعیب علیہ السلام کی یہ دعا قرآن پاک کی سورۃ میں مذکور ہوئی ہے۔

وَمَا تَوْ فِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ O

﴿ترجمہ﴾ اور مجھے جو کچھ توفیق ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے اس پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام

قرآن پاک کی سورۃ یوسف میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ.

﴿ترجمہ﴾ میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام

قرآن پاک کی سورۃ یوسف کی آیت 33 میں حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ان کلمات میں مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ O

﴿ترجمہ﴾ اے پروردگار! مجھے قید منظور ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وہ کام کروں جو یہ لوگ مجھ سے چاہتے ہیں اور اگر تو نے ان کی چالوں کو مجھ سے دفع نہ کیا تو میں ان کے دام میں پھنس جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(2)

قرآن پاک کی سورۃ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ0

﴿ترجمہ﴾ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا دوست ہے تو مجھے اپنی فرمانبرداری کی حالت میں (دنیا سے) اٹھا اور مجھے صالحین میں داخل فرما۔

حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کی نعمت حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا کی جو کہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرمائے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قرآن پاک کی سورۃ آل عمران آیت 38 میں مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّکَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ0

﴿ترجمہ﴾ پروردگار اپنی قدرت سے مجھے صالح اولاد عطا فرما بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے۔

(3)

قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء کی آیت 89 میں حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ0

﴿ترجمہ﴾ اے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور بہترین وارث تو ہی ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام

قرآن پاک کی سورۃ العنکبوت میں حضرت لوط علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝

﴿ترجمہ﴾ اے میرے رب! مجھے ان مفسد لوگوں پر غلبہ عطا فرما۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

﴿ترجمہ﴾ اے میرے پروردگار! مجھے ظالموں سے نجات عطا فرما۔

(3)

قرآن پاک کی سورۃ القصص کی آیت 24 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ان مبارک کلمات کے ساتھ مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

﴿ترجمہ﴾ پروردگار! تو جو بھی بھلائی مجھ پر نازل فرمادے میں اس کا ضرورت مند ہوں۔

(6)

قرآن پاک کی سورۃ الاعراف کی آیت 141 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

﴿ترجمہ﴾ اے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرمایا تو ارحم الراحمین ہے۔

(7)

قرآن پاک کی سورۃ البقرہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ دعا مذکور ہوئی ہے جو آپ نے اس وقت کی کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم سنایا تو بنی اسرائیل کہنے

لگے اے موسیٰ! کیا تم ہم سے مذاق کر رہے ہو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مذاق کرنا تو جاہلوں کا کام ہے۔ (پھر یہ دعا مانگی)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ○

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قرآن پاک کی سورۃ المائدہ کی آیت 114 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما جو ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو۔ ہم کو رزق عطا فرما اور تو بہترین رازق ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ آل عمران آیت 26 میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! ملک کے مالک! تو جسے چاہے حکومت عطا کرے اور جس سے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل

کردے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔

(2)

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 80 میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۝

﴿ترجمہ﴾ اے پروردگار! مجھے تو جہاں بھی لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میرا مددگار بنا دے۔

اللہ تعالیٰ کی پناہ

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح و شام باقاعدگی سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور آپ کے اس معمول میں کبھی فرق نہ آیا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں اے اللہ! میں تجھ سے عفو و درگزر اور سلامتی اور عافیت چاہتا ہوں دین و دنیا کے معاملات میں اور اپنے اہل و عیال اور اپنے مال میں اے اللہ! تو میری پردہ پوشی

فرما اور میری بے چینیوں کو امن وچین سے بدل دے، اے اللہ! آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری عظمت کی اس بات سے کہ میں کہیں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کیا جاؤں۔'' (یعنی اللہ مجھے زمین میں دھنسنے کے عذاب سے محفوظ رکھے)

سونے کے وقت کی دعا

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رات کے وقت بستر پر سونے کے لیے تشریف لے جاتے تو دایاں دست مبارک اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْھَا وَاِنْ اَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ۔

﴿ترجمہ﴾ اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور تیرے سہارے یہ اٹھے گا اگر تو (سوتے میں میری جان قبض کر لے) تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے زندہ چھوڑ دے تو میری حفاظت فرمانا اس طریقہ سے جس طریقہ سے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

ادائیگی قرض کی دعا

ترمذی شریف میں حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان ہوا ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمات میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا حضرت! میں ایک مکاتب غلام ہوں آپ میری مدد فرمائیں کیونکہ مجھ سے مکاتبت کے معاوضہ کی ادائیگی نہیں ہو پاتی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں وہ دعا کیوں نہ سکھا دوں جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے بتائی ہے۔ اگر تمہارے ذمے احد پہاڑ کے جتنا بھی قرضہ

ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرما دے گا۔ مکاتب نے عرض کیا۔ آپ مجھے وہ دعا ضرور سکھائیں چنانچہ حضرت علیؓ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنی ہوئی دعا بتائی۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! مجھے حرام سے بچائے ہوئے اپنے حلال کے ذریعے تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔

بھلائی کی دعا

مسلم شریف میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا، اَنْتَ وَلِیُّھَا وَ مَوْلَاھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! تو میرے نفس کو ایسا کر دے کہ وہ تیری نافرمانی سے بچے اور تیری سزا سے ڈرے اور اسے بری صفات سے پاکیزہ کر تو اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولا ہے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو مجھے فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے پست نہ ہو اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبولیت کا شرف حاصل نہ کرے۔

محبت الٰہی کی دعا

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن یزید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بیان ہوئی ہے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی محبت نصیب کرنے کی دعا فرمائی ہے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِی حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا رَزَقْتَنِی مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّی فِیمَا تُحِبُّ، اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّی مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّی فِیمَا تُحِبُّ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب فرما اور اس شخص کی بھی محبت جس کی محبت تیرے نزدیک میرے حق میں فائدہ مند ہو، اے اللہ! جس طرح تو نے مجھے و دیا جو مجھے پسند ہے اسے میرا معین بھی اس کام میں بنادے جو تجھے پسند ہے۔ اے اللہ! تو نے جو دور رکھا ہے مجھ سے ان چیزوں میں سے جو مجھ کو پسند ہیں۔ تو اسے میرے حق میں ان چیزوں کے لیے فراغ کا باعث بنادے جو تجھے پسند ہیں۔

باطن کی بہتری کی دعا

ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بیان ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِی خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِی وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِی صَالِحَۃً۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کردے اور میرے ظاہر کو صالح بنادے۔

رنج وغم سے بچنے کی دعا

بخاری شریف ومسلم شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں رہتا تھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرت سے یہ دعا فرماتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

﴿ترجمہ﴾ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، رنج وغم سے بے بسی اور کاہلی سے بخل اور بخوبی سے قرض کے بوجھ سے اور لوگ کے غلبہ سے۔

پریشانی دور کرنے کی دعا

ابوداوٗد شریف میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ پریشانی اور غم میں مبتلا شخص یہ دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْا فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

﴿ترجمہ﴾ اے میرے مولا! میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں تو مجھے لحہ بھر کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر اور میرے تمام احوال ومعاملات کو ٹھیک فرمادے کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔

فراخی رزق کی دعا

نسائی شریف میں حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رزق میں فراخی ووسعت کے بارے میں اس دعا کو بیان فرمایا ہے

دعا کے الفاظ اس طرح ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دے اور مجھے میرے گھر میں وُسعت دے اور مجھے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ سے الفت کی دعا

ترمذی شریف میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! مجھے اپنی محبت پیاری کر دے اور میری جان سے اور میرے گھر سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر۔

سفر کی دعا

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِ نَا ھٰذَ الْبِرَّوَ التَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَ اوَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ

وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَ هْلِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور تقوی اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان فرما دے اور زمین کا فاصلہ طے کر دے' اے اللہ! تو ہی رفیق سفر ہے اور ہمارے بعد گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی شقت نا گوار منظر اور مال اور اہل و عیال میں بری واپسی سے پناہ چاہتا ہوں۔

مختصر اور جامع دعا

حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میں نماز پڑھ رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے کچھ ضرورت تھی جب کہ مجھے دیر ہوگئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا' اے عائشہ! مختصر اور جامع دعائیں مانگا کرو (اس کے بعد) جب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مختصر اور جامع دعا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا كُمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْاَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوعَمَلٍ وَّاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَسْاَلُکَ مِمَّا سَاَلَکَ بِهٖ مُحَمَّدٌ وَاَعُوْذُبِکَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ

وَمَا قَضَيْتَ لِیْ مِنْ قَضَآءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَه' رُشْدًا.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تجھ سے تمام کی تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں' جلد ہونے والی کا بھی اور بدیر ہونے والی کا بھی معلوم کا بھی اور نا معلوم کا بھی اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں تمام کی تمام برائی سے' جلد ہونے والی برائی سے بھی اور بدیر ہونے والی برائی سے بھی' معلوم سے بھی اور نا معلوم سے بھی اور میں تجھ سے جنت کا طلب گار ہوں اور ایسے قول و عمل کا جو جنت کی قربت کا باعث ہو اور میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دوزخ سے قریب کر دینے والا ہو' اور میں تجھ سے وہ بھلائیاں چاہتا ہوں جس کا سوال تجھ سے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے کیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ان تمام چیزوں سے جن سے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے پناہ مانگی ہے اور یہ چاہتا ہوں کہ تو میرے بارے میں جو بھی فیصلہ فرمائے اس کا انجام نیک فرما۔

فرض نمازوں کے بعد دعا

بخاری شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کو بیان کیا گیا ہے۔
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَاشَرِيْكَ لَه' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ' اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

﴿ترجمہ﴾ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ احد ہے بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں' مکمل اقتدار اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! جو کچھ تو دینا چاہے اسے روکنے والی کوئی قوت نہیں اور جس سے تو محروم کرنا چاہے تو وہ شے دینے والی کوئی طاقت نہیں اور تیرے مقابلہ میں کسی صاحب قدرت کی قدرت ذرا بھی کام نہیں آ سکتی۔

خطرہ کے وقت کی دعا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ غزوہٴ خندق کے دن ہم لوگوں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا اس مشکل گھڑی کے لیے کوئی دعا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دعا کو پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا.

(حصن حصین)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! ہماری پردہ پوشی فرما اور خوف کو مٹا کر ہم کو بے خوفی اور امن سے رکھ۔

جنتی ہونے کی دعا

بخاری شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد پاک بیان ہوا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھتا ہوا انتقال کر جائے تو وہ جنتی ہوگا اگر رات کے وقت پڑھے اور اسی رات وہ انتقال کر جائے تو اس کا شمار جنتیوں میں ہوگا۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ عْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے تیرے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں میری جس قدر بھی استطاعت ہے میں اپنے کیے کی برائی سے

تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس میرے گناہ معاف فرمادے تو ہی معافی عطا کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی نہیں۔

گمراہی سے بچنے کی دعا

بخاری شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کے بارے میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گمراہی سے پناہ مانگنے کی غرض سے یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی توکل کیا اور تیری ہی جانب رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے دشمنوں کے ساتھ لڑائی کی۔ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تیری عزت کا سہارا تھام کر پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ کردے تو مجھ کو تو ہی ہمیشہ زندہ رہے گا اور جن اور انسان تمام مرجائیں گے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

مشکوٰۃ شریف میں اس دعا کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب گھر میں داخل ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے السلام وعلیکم فرماتے اور پھر اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ اول اس دعا کو پڑھتے اور پھر لوگوں کو سلام کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور خیریت کے ساتھ باہر نکلنا بھی اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر توکل کیا۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

ترمذی شریف میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھ لے شیطان اس سے پرے ہو جاتا ہے اور اس کی شیطان سے حفاظت کی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

﴿ترجمہ﴾ اللہ کا نام لے کر (نکلتا ہوں) اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں گناہوں سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

ترمذی شریف میں ہی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت اطہر سے باہر تشریف لاتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ.

﴿ترجمہ﴾ اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اللہ پر ہی توکل کرتا ہوں اے اللہ! تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت ہو۔

مصیبت میں پڑھنے کی دعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ (مصیبت کے وقت) اس دعا کو پڑھنے سے رب تعالیٰ اس کے عوض میں کوئی بہتر شے عطا فرمائے گا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَ اَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا.

﴿ترجمہ﴾ بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ! میں تجھ سے اپنی مصیبت کا اجر مانگتا ہوں تو اس میں مجھے بھلائی عطا فرما اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔

ہر بیماری کو جلد دور کرنے کی دعا

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ہر بیماری سے جلد شفا حاصل کرنے کے لیے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابوالدارداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کا کوئی بھائی بیمار ہو تو وہ یوں کہے۔

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَ اغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَآءً.

﴿ترجمہ﴾ اے میرے پروردگار! اے اللہ جو آسمان میں ہے تیرا نام مقدس ہے تیرا حکم زمین و آسمانوں میں جاری ہے جس طرح تیری رحمت آسمان میں

ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین پر بھی نازل فرما اور ہمارے گناہ اور ہماری غلطیوں کو معاف فرما تو ہی پاک وطیب لوگوں کا رب ہے اپنی طرف سے رحمت نازل فرمایا اور شفائے کاملہ عطا فرما۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سفر طائف کی دعا

ابن ہشام نے سیرت النبی میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سفر طائف کے دوران لوگوں کے ناروا سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں مانگی گئی دعا کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ اَشْكُرُ ضَعْفُ قُوَّتِیُ وَقِلَةِ حِيلَتِیُ وَهَوَانِیُ عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَ اَنْتَ رَبِّیُ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِیُ اِلٰى بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِیُ اَمْ عَلٰى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ' اَمْرِیُ اِنْ لَّمْ يَكُنْ بِکَ عَلَیَّ غَضَبٌ فَلَا اَبَا لِیُ' وَلٰكِنَّ عَافِيَتُکَ هِیَ اَوْسَعُ لِیُ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِنْ اَنْ تُنَزِّلَ بِیُ غَضَبَکَ اَوْ تُحِلَّ سَخَطَکَ لَکَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں اپنی کمزوری' ضعف تدابیر اور لوگوں میں اپنی ذلت کی شکایت تجھی سے کرتا ہوں اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے' تو کمزوروں کو ترقی پر پہنچانے والا ہے اور تو میری پرورش کرنے والا ہے تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے (کیا) ایسے دور والے کو جو مجھ سے ترش رو ہو کر پیش آتا ہے یا ایسے دشمن کے جو میرے معاملے کا مالک بنا دیا ہے؟ اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں تو میں کوئی پرواہ نہیں کرتا مگر تیری عافیت میرے لیے بہت وسیع ہے۔ میں تیرے چہرے کے اس نور کی پناہ لیتا ہوں جس سے اندھیرے چھٹ

جاتے ہیں دنیا و آخرت کے معاملات سلجھتے ہیں۔ اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب نازل ہو یا مجھ پر تیری ناراضگی ہو (مجھے) تیری ہی رضامندی کی طلب ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے اور تیرے سوا کسی میں نہ کوئی تکلیف دور کرنے کی طاقت ہے اور نہ نفع حاصل کرنے کی۔

غزوۂ بدر کی دُعا

غزوۂ بدر کے دوران مسلمانوں اور کفار کا آمنا سامنا ہونے سے پیشتر صبح کے وقت کفار اپنے مقام سے نکل کر ایک ٹیلے سے اترتے ہوئے آرہے تھے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں یوں دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ قُرَیْشٌ قَدْاَقْبَلَتْ بِخُیَلَا ئِھَا وَفَخْرِ ھَا تُحَآدُکَ وَتُکَذِّبُ رَسُوْلَکَ، اَللّٰھُ فَنَصْرُکَ الَّذِیْ وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ احْنِھُمُ الْغَرَاۃَ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! یہ قریش ہیں یہ اپنے فخر و غرور کے ساتھ آ گئے ہیں تیری مخالفت کرتے ہیں اور تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہیں، اے اللہ! میں تیری اس مدد کا طلب ہوں جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اے اللہ آج صبح کو ہلاک کر دے۔

بستی میں داخل ہونے کی دعا

غزوۂ خیبر کے دوران جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خیبر کی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو جیسے ہی آپ کو خیبر نظر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے

فرمایا کہ ٹھہرو پھر آپ نے یہ دعا فرمائی روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا ہر بستی میں داخل ہوتے وقت پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرِبُّ الْاَرْضِیْنَ وَمَآ اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَآ اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَآ اَرْزَیْنَ فَاِنَّا نَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ وَشَرَّ اَھْلِھَا وَ شَرَّمَا فِیْھَا۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! اے آسمانوں اور جو کچھ ان کے سائے میں ہے اس کے رب اور اے زمینوں اور جو کچھ ان میں سے اگایا جاتا ہے ان کے پروردگار! اور اے شیاطین اور ان کے گمراہ کرنے کے پروردگار! اور اے ہواؤں اور ان کے اڑانے کے پروردگار! ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے باشندوں کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی کی درخواست کرتے ہیں اور اس بستی کے شر اور اس کے باشندوں کے شر اور جو کچھ اس میں ہے ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

استنجا خانہ میں داخل ہونے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب استنجا خانہ میں داخل ہوتے تو یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں پلیدی اور شیاطین سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

عیادت کی دعا

ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی

عیادت کو جائے تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اگر موت کا وقت نہیں آ گیا ہے تو اسے ضرور شفا حاصل ہوگی۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَکَ.

﴿ترجمہ﴾ اور اللہ بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ تجھے شفا بخشے۔

شب قدر کی دعا

ترمذی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے تو مجھے معاف فرما دے۔

ہم بستری کی دعا

مشکوۃ شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے پھر اگر عورت مرد کے درمیان اسی صحبت میں لڑکا پیدا ہونا مقدر ہوگیا (یعنی حمل قرار پا گیا) تو شیطان اس لڑکے کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (دعا کے الفاظ یہ ہیں):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيطَانَ مَارَزَقْتَنَا.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! تو ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں عطا ہو اسے بھی شیطان سے بچا۔

کھانے سے فارغ ہونے کی دعا

ترمذی شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

بھلائی کی دعا

ترمذی شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًی اللّٰهُ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم و کریم ہے پاکی ہے اللہ کی جو عرش عظیم کا مالک ہے سب تعریف اللہ کی ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے میں تجھ سے وہ اعمال وخصائل مانگتا ہوں جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی ہیں اور مغفرت کے یقینی اسباب اور ہر نیکی کی لوٹ اور ہر مصیبت سے حفاظت کوئی گناہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے نہ کوئی تشویش جسے تو دور نہ فرمادے نہ کوئی ایسی ضرورت جو تیری مرضی کے مطابق ہے جس کو پورا نہ فرمائے اے سب رحم فرمانے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

محبت الٰہی کی دعا

کنز الاعمال میں حضرت ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ الْاَ شْیَآءِ اِلَیَّ وَاجْعَلْ خَشْیَتَکَ اَخْوَفَ الْاَ شْیَآءِ عِنْدِیْ وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآءِکَ وَاِذَآ اَقْرَرْتَ اَھْلَ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَا ھُمْ فَاَ قْرِرْ عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِکَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے تمام اشیاء سے محبوب تر اور اپنے خوف کو میرے لیے تمام اشیاء سے خوفناک تر بنادے اور مجھے اپنی ملاقات کا شوق عطا فرما کر دنیا کی حاجات مجھ سے قطع کردے اور جہاں تو نے دنیا والوں کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی کر رکھی ہیں میری آنکھ اپنی عبادت سے ٹھنڈی رکھ۔

فکر و غم دُور کرنے کی دُعا

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا ہم اس دعا کو سیکھ لیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی اس دعا کو سنے وہ ضرور اس کو سیکھے اور ضرور یاد کرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو بھی بندہ اپنے کسی غم و فکر میں یہ دعا پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے غم و فکر کو دور فرما کر اسے راحت و خوشی عطا فرمائے گا۔

دعا کے الفاظ اس طرح سے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ ابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآئُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ۔

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں تیری بندی کا بیٹا ہوں، ہمہ تن تیرے قبضہ میں ہوں مجھ پر تیرا ہی حکم نافذ ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ عین عدل ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر نام کے واسطے سے جس سے تو نے اپنی ذات کو متصف کیا ہے یا تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے یا اسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے یا تو نیا پنے پاس اسے چہرہ غیب میں ہی رہنے دیا ہے درخواست کرتا ہوں کہ قرآن پاک میرے دل کی بہار میرے سینے کا نور میرے غم کا امداد اور میری تشویش و فکر کا علاج بنا دے۔

آئینہ دیکھنے کی دُعا

مسند احمد میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آئینہ دیکھنے کی دعا اس طرح سے مذکور ہوئی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ .

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کا شکر اور تعریف ہے' اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

مشکوٰۃ شریف میں بیت الخلاء سے نکل کر پڑھنے کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ.

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اللہ ہے کے لیے ہیں جس نے مجھے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت دی۔

خشیت الٰہی کی تمنا

ترمذی شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ

مَعَاصِیْنَا وَمِنْ طَاعَتِکَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْیَا۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت سے اتنا حصہ عطا فرما کر ہمارے اور گناہوں کے مابین حائل ہوجائے اور اپنی اطاعت سے اس قدر حصہ کو تو ہمیں اس کے ذریعہ سے جنت میں پہنچادے اور یقین سے اس قدر حصہ کو اس سے تو ہم پر دنیا کے مصائب آسان فرمادے۔

شرِ نفس سے پناہ کی دُعا

ترمذی شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ان الفاظ میں مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاَعْزِمْ لِیْ رُشْدًا اَمْرِیْ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ اور مجھے میرے امور کی اصلاح کی ہمت عطا فرما۔

صبح کی وقت کی دُعا

ترمذی شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے صبح کے وقت پڑھنے کے لیے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَهُدَاهُ

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا فِیْهِ وَمِنْ شَرِّ مَابَعْدَہٗ۔

﴿ترجمہ﴾ ہم اور سارا ملک اللہ ہے کے لیے ہے جو رب العالمین ہے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر فتح، نصرت، نور، برکت اور ہدایت مانگتا ہوں اور اس دن کے شر اور اس کے بعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

خیر و عافیت کی دُعا

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ مَعَادِیْ وَ اجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّ اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میرا دین ٹھیک رکھ جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور میری دنیا ٹھیک رکھ جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت ٹھیک رکھ جس کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور زندگی کو میرے حق میں ہر بھلائی میں ترقی اور موت کو میرے حق میں ہر شر سے امن بنا دے۔

نیا لباس پہنتے وقت کی دُعا

ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور نبی

کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نئے کپڑے پہنے اور اگر وہ استطاعت رکھتا ہو تو اپنا پرانا لباس کسی مستحق کو خیرات کر دے اور نئے کپڑے پہنتے ہوئے یہ دعا پڑھے اس دعا کو پڑھے سے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے گا۔

دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ.

﴿ترجمہ﴾ سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑے پہنائے ہیں جس سے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور جو اس زندگی میں میرے لیے خوبصورتی کا ذریعہ بھی ہے۔

نیا چاند دیکھنے کی دعا

ترمذی شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰهُ.

﴿ترجمہ﴾ اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ! یہ چاند ہمارے لیے امن وایمان وسلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر طلوع فرما اور (ان کاموں کی) توفیق کے ساتھ جو تجھے پسند ہیں (اے چاند) ہمارا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔

اذان کے بعد دُعا

بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس

شخص نے اذان سن کر یہ دعا مانگی قیامت کے دن وہ میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ الْوَسِیْلَتَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! اس دعوت کامل اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا قرب اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

مسجد میں داخلے کی دعا

مسلم شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو پہلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

مسلم شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و رحمت کا سوال کرتا ہوں۔

بارش حد سے زیادہ ہونے پر دعا

بخاری شریف میں حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ دعا مذکور ہے۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا لَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰ کَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَ وْدِیَةِ وَمَنَابَتِ الشَّجَرِ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ ہمارے آس پاس برسے ہمارے اوپر نہ برسے اے اللہ پہاڑوں پر ٹیلوں پر وادیوں پر اور کھیت اور درخت اگنے کے مقامات پر برسے۔

آندھی آنے پر دعا

مسلم شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آندھی آتے ہوئے دیکھتے تو اس دعا کو پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَاوَشَرِّمَا فِیْھَا وَشَرِّ مَآ اُرْ سِلَتْ بِهٖ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ میں تجھ سے اس آندھی کی بھلائی اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس آندھی کے شر سے جو اس میں ہے اس کے شر سے اور جس غرض کے لیے یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دوسرے کی مصیبت دیکھنے پر دعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بھی کسی کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا مانگی وہ (وہ اللہ کے فضل وکرم سے) اس مصیبت سے محفوظ رہے گا'

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ اللّٰهُ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً۔

﴿ترجمہ﴾ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہوا اور اپنی بہت سے مخلوقات پر مجھے فضیلت بخشی۔

حد سے زیادہ اضطراب میں دعا

بخاری شریف میں حد سے زیادہ بے چینی اور اضطراب کی حالت میں پڑھنے کے لیے یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ جب تک میرے حق میں زندہ رہنا بہتر ہو مجھے زندہ رکھو اور جب میرے حق میں موت ہی بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

سواری پر بیٹھنے کی دعا

مسلم شریف اور ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کو اس وقت پڑھنا چاہیے جب سفر کو روانہ ہوتے وقت سواری پر بیٹھ جائیں اور سواری چل پڑے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّالَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَعَلَّمُنک فِیْ سَفَرِ نَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّن عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَه' اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَ هْلِ وَالْوَلَدِ وَالْحوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔

﴿ترجمہ﴾ پاک و برتر وہ اللہ جس نے اس کو ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں رکھنے والے نہ تھے بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جانے والے ہیں' اے اللہ ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی توفیق چاہتے ہیں اور ایسے کاموں کی توفیق جو تیری خوشنودی کے ہوں اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان فرمادے اور اس کا فاصلہ ہمارے لیے مختصر اے اللہ! تو ہی اس سفر میں ساتھی ہے اور تو ہی گھر والوں میں خلیفہ اور نگران ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقتوں سے' ناگوار منظر سے اور اپنے مال سے' اپنے متعلقین اور اپنی اولاد میں بری واپسی ہے اور اچھائی کے بعد برائی سے اور مظلوم کی بددعا سے۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت اس دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں درج فرمائے گا۔ دس لاکھ گناہ معاف فرمائے گا۔ اور دس لاکھ درجات بلند فرمائے گا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

﴿ترجمہ﴾ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اس کی ہے، وہی تعریف کا مستحق ہے وہی زندگی عطا فرماتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہ زندہ ہے اسے موت نہیں تمام خیر اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نیند یا خواب میں ڈر جانے پر دعا

ترمذی شریف میں مذکور ہے اس دعا کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب خواب میں ڈر کر پریشان ہو جاتا ہے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی پریشانی کو رفع کرنے کی غرض سے اس دعا کو پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.

﴿ترجمہ﴾ میں اللہ ہی کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، اس کے غضب

وغصہ سے اس کی سزا سے اس کے بندوں کی برائی شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے قریب آئیں۔

نیند سے بیدار ہونے پر دُعا

بخاری شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا اس طرح سے مذکور ہوئی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَا نَا بَعْدَ مَآ اَمَا تَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

﴿ترجمہ﴾ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مردہ کر دینے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

مغرب کی اذان کے وقت دُعا

ترمذی شریف میں یہ دعا ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُنَهَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! یہ وقت ہے تیری رات کے آنے کا اور تیرے دن کے جانے اور تیرے موذنوں کی پکار کا پس تو میری مغفرت فرمادے۔

شام کے وقت پڑھنے کی دعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام رضوان

اللہ اجمعین کو پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! ہم نے تیری ہی توفیق سے شام کی اور تیری ہی مدد سے صبح کی تیرے ہی کرم سے زندہ ہیں اور تیرے ہی اشارے پر مر جائیں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

وضو کے بعد پڑھنے والی دعا

ترمذی شریف میں وضو کے بعد پڑھنے کی یہ دعا ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہوئی ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

﴿ترجمہ﴾ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے اور بہت زیادہ پاک صاف رہنے والے ہیں۔

وضو کے درمیان پڑھنے والی دعا

نسائی شریف میں وضو کے درمیان پڑھنے والی دعا ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ

فِیْ رِزْقِیْ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میرے گناہوں کی معافی عطا فرما اور میرے (قبر کے) گھر میں وسعت عطا فرمایا اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

علم کی زیادتی کی دعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام علم میں اضافے اور زیادتی کے لیے پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! تو نے مجھے جو بات سکھائی ہے تو اس سے مجھے فائدہ پہنچا اور مجھے نفع پہنچانے والی بات سکھا دے اور میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے دوزخ والوں کی حالت سے۔

نیا پھل دیکھنے کی دعا

ترمذی شریف میں مذکور یہ دعا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نیا پھل دیکھ کر پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ برکت عطا فرما تو ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں اور برکت عطا فرما ہمارے شہر میں اور برکت عطا فرما ہمارے صاع میں (غلہ ناپنے کا پیمانہ) اور برکت عطا فرما ہمارے مد میں اے اللہ جیسا کہ تو نے اس کے اول کو دیکھایا اسی طرح اس کے آخر کو دکھا۔

بالغ مرد و عورت کی نماز جنازہ کی دُعا

ترمذی شریف میں بالغ مرد و عورت کی نماز جنازہ کی دعا جو کہ تیسری تکبیر کے بعد پڑھی جاتی ہے ہے۔ وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَه‘ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَه‘ مِنَّا فَتَوَفَّه‘ عَلَى الْاِيْمَانِ‘ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَه‘ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَه‘.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ ہمارے زندوں ہمارے مردوں ہمارے حاضروں ہمارے غائبوں ہمارے چھوٹوں ہمارے بڑوں اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کی تو مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو موت دے اس کو ایمان کے ساتھ موت دے اے اللہ! تو ہمیں محروم نہ کر اس کے اجر سے اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ میں ڈال۔

نابالغ لڑکے کی نماز جنازہ کی دُعا

بخاری شریف میں نابالغ لڑکے کی نماز جنازہ کی دعا ان الفاظ میں مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! تو اس لڑکے کو ہمارے لیے مغفرت کا ذریعہ بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور ایسا سفارش بنا کر کہ جس کی سفارش قبول کرلی جائے۔

برص جذام اور جنون سے پناہ مانگنے کی دُعا

ابوداؤد شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں احادیث مبارکہ کی کتب میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام برص جذام اور جنون وغیرہ مہلک بیماریوں کی دعا اس طرح سے مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّیءِ الْاَ سْقَامِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص سے اور جذام سے اور جنون اور دوسرے مہلک امراض سے۔

بند پیشاب جاری کرنے کی دُعا

ابوداؤد شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں مشہور صحابی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر پیشاب بند ہوجانے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ دعا سکھاتے ہوئے فرمایا کہ اِس کو پڑھا کرو۔

رَبَّنَا اَنْتَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا اَنَّ رَحْمَتَکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِنْ شِفَآءِکَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِکَ عَلٰی هٰذَا الْوَجْعِ۔

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے پروردگار! تو ہی آسمان میں تیرا اسم پاک مقدس ہے تیرا حکم آسمان وزمین میں جاری ہے جس طرح کہ تیری رحمت آسمان میں ہے اس طرح تو اس کو زمین میں کردے اور ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرمادے تو ہی پاکباز لوگوں کا پروردگار ہے اور اپنی شفاؤں میں سے شفا اور اپنی رحمتوں میں سے رحمت اس تکلیف پر نازل فرما۔

قرآن پاک یاد کرنے کی دُعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء۔ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کرتے ہوئے کہنے لگے۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے ذہن میں قرآن پاک کی آیات محفوظ نہیں رہتیں جو سیکھتا ہوں بھول جاتا ہوں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں کیوں نہ تمہیں ایسی دعا سکھادوں جسے پڑھ کر تمہیں بھی فائدہ ہو اور اسے بھی فائدہ حاصل ہو جسے تم یہ دعا سکھاؤ اور پھر تم جو بھی سیکھو تمہیں کبھی نہ بھولے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ضرور ایسی

دعا سکھائیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کے بارے میں مزید ارشاد فرمایا کہ اس دعا کو جمعتہ المبارک کی رات میں پڑھو تین یا پانچ یا سات جمعراتوں میں برابر پڑھو۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم جس نے مجھے دین حق دے کر بھیجا ہے مومن کی یہ دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ابھی پانچ یا سات جمعراتیں ہی گزری تھیں کہ ایک دن پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں تشریف لائے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے پہل میں قرآن پاک کی چار آیات یاد کرتا تھا۔ لیکن جب دہراتا تھا تو ذہن سے نکل جاتی تھیں۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ چالیس چالیس آیات مبارکہ یاد کرتا ہوں اور پھر جب پڑھتا ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میرے سامنے اللہ کی کتاب کھلی ہوئی رکھی ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کی رات اس دعا کو پڑھو میرے بھائی یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے ان سے جب دعائے استغفار کے لیے درخواست کی تو انہوں نے فرمایا میں بہت جلد تمہارے لیے جمعہ کی رات آنے پر استغفار کروں گا تو اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم جمعتہ المبارک کی رات میں تہجد کے وقت اٹھو کیونکہ یہی وقت قبولیت دعا کا ہوتا ہے اس وقت طبیعت حاضر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف یکسوئی سے توجہ ہوتی ہے اگر رات کے آخری حصہ میں نہ اٹھ سکو تو آدھی رات کے وقت اٹھو اور اگر آدھی رات کے وقت بھی نہ اٹھ سکو تو پھر رات کے ابتدائی حصہ میں چار رکعت نفل اس طرح سے ادا کرو کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الدخان جب کہ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ آلم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملک پڑھو۔ اس کے بعد التحیات پڑھ کر سلام پھرو اور یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے تمام انبیاء کرام پر درود وسلام بھیجو پھر تمام مومنین مرد وعورت کے لیے استغفار کرو اس کے بعد اپنے بھائیوں کے لیے استغفار کرو جو ایمان قبول کرنے میں تم سے بازی لے گئے ہیں آخر میں اس دعا کو پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْ

حَمْنِی اَنْ اَتَکَلَّفَ مَالَا یَعْنِیْنِیْ وَرْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَاتُرَامُ اَسْئَلُکَ یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَاتُرَامُ اَسْاَلُکَ یَااَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! جب تک بھی تو مجھے زندہ رکھے اپنی رحمت سے ہمیشہ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی رحمت سے مجھے فضول اور بری باتوں سے دور رہنے کی طاقت عطا فرما اور مجھے ان کاموں میں اچھی نگاہ اور بصیرت عطا فرما جن سے تیری رضا حال ہو' اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے بنانے والے' عظمت واکرام والے اور ایسا عظیم اقتدار رکھنے والے جس کے مقابلے میں آنے کا ارادہ بھی نہیں کیا جا سکتا' اے اللہ! اے رحم کرنے والے! میں تجھ سے تیری جلالت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب سکھائی اسی طرح مجھے اس کے حفظ کرنے کی بھی قوت عطا فرما اور مجھے اس کتاب کے پڑھنے کی اس طرح توفیق عطا فرما کہ جس سے تیری رضا حاصل ہو۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! عظمت واحترام والے! اور ایسا عظیم اقتدار رکھنے والے جس کے مقابلے

میں آنے کا ارادہ بھی نہیں کیا جا سکتا اے اللہ! اے بہت زیادہ رحم کرنے والے! میں تیری جلال اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب کی برکت سے میری آنکھوں کو منور کر دے اور میری زبان پر اس کے الفاظ جاری فرمادے اور میرے دل سے غم اور گھٹن دور فرمائے اور اس کی برکت سے اس کے لیے میرا سینہ کھول دے اور اس کی برکت سے میرے بدن کو دھو کر پاکیزہ کر دے تیرے سوا کوئی نہیں جو حق کے معاملے میں میری مدد و حمایت کر سکے بس تو ہی حق سے نوازنے والا ہے گناہوں سے بچنے کی قوت اور نیکی پر ثابت قدم رہنے کی طاقت اللہ ہی سے مل سکتی ہے جو بڑا ہی بلند مرتبہ اور بڑی ہی عظمت والا ہے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

مسلم شریف میں سجدے سے باہر نکلنے کی یہ دعا مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں۔

زخم یا تکلیف کو دور کرنے کی دعا

بخاری شریف میں مذکور اس دعا کو اس طرح پڑھیں کہ باوضو حالت میں انگشت شہادت کو لعاب دہن لگا کر زمین پر رکھے اور پھر اٹھا کر زخم یا تکلیف والے مقام پر پھیرتے ہوئے پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.

﴿ترجمہ﴾ اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں یہ مٹی ہماری زمین کی ہے جو ہم میں سے کسی کی تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے پروردگار

کے حاکم سے شفا مل جائے۔

قبرستان کو دیکھ کر دعا

ترمذی شریف میں قبرستان دیکھ کر اور قبرستان میں جا کر پڑھنے کی یہ دعا ان الفاظ میں مذکور ہوئی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَااَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَ ثَرِ.

﴿ترجمہ﴾ اسلام وعلیکم! اے قبر والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تو ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

گمشدگی چیز کی واپسی کی دعا

طبرانی میں گمشدہ چیز کی واپسی کے لیے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنا مذکور ہوا ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! گمشدہ کو واپس کرنے والے اور راہ سے بھٹکنے والے کو راہ دکھانے والے تو ہی گمشدہ کو راہ دکھاتا ہے اپنی قدرت اور سلطانی کے ذریعہ میری گمشدہ چیز کو واپس فرما دے پس وہ بے شک تیری عطا اور تیرے فضل سے

مجھے ملی تھی۔

اذان سن کر دُعا

مسلم شریف کی حدیث پاک ہے کہ جو کوئی اذان کی آواز سن کر اس دعا کو پڑھے گا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَاشَرِيْکَ لَه' وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه وَرَسُوْلُه' رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً وَّبِالْاِ سْلَامِ دِيْناً.

﴿ترجمہ﴾ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کو پروردگار ماننے پر اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

استخارہ کی دُعا

مشکوٰۃ شریف میں مذکور ہے کو اس دعا کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اس طرح استخارہ سکھاتے تھے جیسا کہ قرآن جیسا کہ قرآن پاک کی سورۃ سکھاتے تھے اور پھر یوں ارشاد فرماتے تھے کہ جب تمہیں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اول دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اس دعا کو پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّکَ

تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ دِيْنِيْ
وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ
بَارِكْ لِيْ فِيْهِ. وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ
دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ
عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت کا طلب گار ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بے شک تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تجھے علم ہے اور مجھے علم نہیں اور تو چھپے ہوؤں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام (اس مقام پر اپنے کام کا تصور کرے) میری دنیا و آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور آسان فرما، پھر اس میں میرے لیے برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میری دنیا و آخرت میں نقصان دہ ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لیے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی فرما دے۔

دودھ پینے کے بعد دعا

مشکوۃ شریف میں دودھ پینے کے بعد ان کلمات کے ساتھ دعا مانگنا مذکور ہوا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہمیں مزید عطا فرما۔

سفر کی حالت میں سحر کے وقت دعا

مسلم شریف میں مذکور یہ دعا سفر کی حالت میں سحر کے وقت پڑھنی چاہیے۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

﴿ترجمہ﴾ سننے والے نے ہم سے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا سنا اور اس کی نعمت کا اور اس کا ہم کو اچھے حال میں رکھنے اقرار جو ہم نے کیا وہ بھی سنا اے ہمارے پروردگار تو ہمارے ساتھ رہ ہم پر فضل فرما یہ دعا مانگتے ہوئے جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

دسترخوان سمیٹتے وقت دُعا

مشکوٰۃ شریف میں مذکور یہ دعا اس وقت پڑھنی چاہیے جب کھانا کھانے کے بعد دسترخوان کو سمیٹا جانے لگے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں ایسی تعریفیں جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور برکت والی پروردگار! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس کے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

نماز فجر ومغرب کی بعد دعا

مشکوۃ شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کوئی بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ اس دعا کو پڑھا کرو اور اگر اسی دن یا اسی رات میں انتقال کر جاؤ تو جہنم سے ضرور تمہاری نجات ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ مجھے جہنم سے خلاصی عطا فرما۔

نابالغ لڑکی کی نماز جنازہ کی دعا

بخاری شریف میں نابالغ لڑکی کی نماز جنازہ میں پڑھنے کی دعا ان کلمات کے ساتھ مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے پیشرو اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی اور سفارش کی گئی بنا دیجئے۔

رنج کی حالت

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی رنج یا غم درپیش ہوتا تو آپ یہ

دعا مانگا کرتے تھے۔

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ.

﴿ترجمہ﴾ اے زندہ! اے قائم رہنے والے (اللہ) میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

عیادت اور دعا

حاکم نے روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور ان کے حق میں یوں دعا فرمائی۔

يَاسَلْمَانُ اِشْفَى اللّٰهُ سُقْمَكَ وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَعَا فَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ

﴿ترجمہ﴾ اے سلمان (اس جگہ پر اس مریض کا نام لیں جس کے لیے دعا کر رہے ہیں) اللہ تیرے مرض سے تجھے شفا بخشے' تیرے گناہوں کی معافی عطا فرمائے اور تیرے دین اور جسم کو ٹھیک کر دے جب تک کہ تو زندہ رہے۔

کرب کی دُعا

بخاری شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کرب کے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.

﴿ترجمہ﴾ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ عظمت و بزرگی والے اور حلیم بردبار کے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور پروردگار ہے عرش عظیم کا۔

دعائے شفا

احادیث مبارکہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ مریض کی عیادت کے وقت اس طرح دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ فَیَلْیُ لَکَ عَدُوًّا وَّیَمْشِیُ لَکَ اِلَی الصَّلٰوۃِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! تو اپنے بندے کو مرض سے شفا بخش تا کہ وہ تیرے دشمن سے جہاد کرے اور تیری نماز ادا کرنے چلے۔

تکلیف کے وقت دعا

ابوداؤد شریف میں حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے ایسے (دعائیہ) کلمات نہ سکھادوں جو تم تکلیف کے وقت پڑھا کرو۔ پھر ارشاد فرمایا۔

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا.

﴿ترجمہ﴾ اللہ میرا پروردگار ہے میں اس کی ربوبیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

مسجد کی طرف جاتے ہوئے دعا

بخاری شریف میں مذکور یہ دعا نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بِصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّلَحْمِيْ نُوْرًا وَّدَمِيْ نُوْرًا وَّشَعْرِيْ نُوْرًا وَّبَشَرِيْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میرے قلب میں نور پیدا فرما دے اور میرے آنکھ میں روشنی اور میرے کان میں روشنی اور میرے دائیں طرف روشنی اور بائیں طرف روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے لیے روشنی ہی روشنی کر دے گوشت میں روشنی اور میرے خون میں روشنی اور میرے بالوں میں روشنی اور میری کھال میں روشنی اور میری جان میں روشنی اور میری روشنی کو بڑا فرما دے اور مجھے روشنی ہی روشنی عطا فرما۔

نفاق و گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعا

مشکوۃ شریف میں نفاق اور گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعا ان کلمات کے ساتھ مذکور ہوئی ہے

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَتِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَ لِیْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِیْ وَاجْعَلْ............عَلَانِيَتِیْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَاتُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّآلِّ وَ الْمُضِلِّ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! تو میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریا کاری سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے اس لیے کہ تو جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور دلوں میں چھپے ہوئے کو اے اللہ! تو میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا کرے، میرے ظاہر کو صالح، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے وہ بہتر اشیاء جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے یعنی اہل مال اور اولاد جو نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کرنے والی ہو میں پاکی اور عبادت کرتا ہوں اپنے اس پروردگار کی جو عزت والا ہے۔ ان باتوں سے جو بڑے لوگ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام رسولوں پر اور سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

آخرت کے عذاب سے پناہ کی دعا

مستدرک حاکم میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخرت کے عذاب سے پناہ کی دعا ان کلمات کے ساتھ مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ خَطِئِیْ وَعَمَدِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاِ خْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَآ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میری غلطی وعمداً کی معافی عطا فرما' اے اللہ! تو مجھے اعمال صالحہ اور اچھے اخلاق کی راہ پر چلا نیک اعمال کی راہ پر چلانے والا اور برائیوں سے ہٹانے والا کوئی نہیں سوائے تیرے! اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

قبولیت دعا کے لیے دعا

ابوداؤد شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ان کلمات میں مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّکَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّکَ وَاَھْلِیْ کُلَّ سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِ کْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَ کْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَ کْبَرُ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ ہمارے پروردگار اور سب چیزوں کے پروردگار میں

گواہی دیتا ہوں کہ تو واحد پروردگار ہے کوئی تیرا شریک نہیں، اے ہمارے پروردگار اور سب چیزوں کے پروردگار! میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اے اللہ ہمارے پروردگار اور سب چیزوں کے پروردگار! میں گواہی دیتا ہوں کہ سب بندے آپس میں بھائی ہیں۔ اے اللہ ہمارے پروردگار اور سب چیزوں کے پروردگار! مجھے اور میرے اہل کو اپنا مخلص بنا لے اور دنیا و آخرت کی ہر ساعت میں اے بزرگی اور کرم فرما لے اللہ بہت بڑا ہے اللہ مجھے کافی ہے اور بڑا اچھا کارساز ہے اللہ بہت بڑا ہے۔

رضائے الٰہی کی دُعا

ترمذی شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضائے الٰہی کے لیے مانگی گئی دعا ان الفاظ میں مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِکَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاتَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْئَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُکَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَاَسْئَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُکَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْئَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ

بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ وَ الشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءٍ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَیِّنَا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِیِّیْنَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تیری محبت کا تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت تجھ سے مانگتا ہوں اور وہ عمل چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے' اے اللہ! اپنی محبت میرے لیے کر دے سب سے زیادہ پیاری میری جان اور میرے مال اور میرے اہل اور سرد پانی سے' اے اللہ! اپنے علم غیب کی برکت اور اپنی مخلوق پر قدرت کے ذریعے تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ تو جانے کہ میرا زندہ رہنا بہتر ہے' اور مجھے موت عطا فرما جب تک کہ تو جانے کہ میرا مرنا بہتر ہے اے اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیرا خوف مانگتا ہوں اور تجھ سے حق بات کہنے کی توفیق کی خوشی اور غصہ کی حالت میں مانگتا ہوں اور سوال کرتا ہوں تجھ سے میانہ روی' فقر اور غنا کی حالت میں اور ایسی نعمت کا طلب گار ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو منقطع نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے فیصلے کے بعد سوال کرتا ہوں ٹھنڈی عیش کا موت کے بعد اور مانگتا ہوں تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت اور تیری ملاقات کا شوق بغیر کسی تکلیف کے جو ضرر پہنچائے اور بغیر فتنہ کے جو گمراہ کرے' اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے بہرہ مند فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ ہادی بنا دے۔

بُزدلی و بخیلی سے پناہ کی دُعا

بخاری شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بزدلی و بخیلی سے پناہ کی دعا ان الفاظ میں مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ

الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بیکار عمر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے۔

قبولیتِ توبہ کے لیے دُعا

مستدرک حاکم میں مذکور یہ دعا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز صبح کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَمِنْکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَّذْرٍ فَمَشِیْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ مَاشِئْتَ فَانَ وَمَا لَمْ تَشَآءُ لَایَکُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ مَا صَلَّیْتُ مِنْ صَلٰوۃٍ فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰی مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃِ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَشَوْقًا اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءٍ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْاَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ اَوْ اَکْتَسِبَ خَطِیْئَۃً اَوْذَنْبًا لَّا تَغْفِرُہٗ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَاِنِّیْ اَعْھَدُ

اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اُشْھِدُکَ وَکَفٰی بِکَ شَھِیْدًا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَکَ الْمُلْکُ وَ لَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ وَّلِقَآئُکَ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَ اِنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ تَکِلْنِیْٓ اِلٰی ضُعْفٍ وَّعَوْرَۃٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ وَّاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.

﴿ترجمہ﴾ میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں بار بار اور تیری اطاعت پر مستعد ہوں اور نیکی اور خیر تیرے ہاتھوں میں ہے اور ہمیں تیری طرف سے ملنے والی ہے اور تیری طرف جانے والی ہے۔ اے اللہ! میں نے جو بات کہی ہو اور کوئی حلف اٹھایا ہو یا کوئی نذر مانی ہو وہ تیری منشاء کے سامنے ہے کیونکہ جو تو نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہے گا وہ نہیں ہوگا اور گناہوں سے باز آنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قدرت نہیں لیکن تیری مدد سے بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! میں نے جو کچھ دعا مانگی ہے وہ دعا اسی کو لگے جس پر تو نے رحمت نازل فرمائی ہو اور جس پر لعنت کی ہو تو وہ لعنت اسی پر پڑے جس سے تو نے نفرت کی ہو۔ پس دنیا و آخرت میں تو ہی میرا مالک ہے تو مجھے مسلمان کر کے مارنا اور صالح لوگوں میں سے کرنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ راضی ہوں تیرے فیصلے کے بعد اور مرنے کے بعد اعلیٰ عیش اور تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کو اور تیرے دیدار کے شوق کو بغیر کسی ضرر کے جو کسی نقصان میں ڈالنے والی ہو یا کسی فتنہ کے جو گمراہ کرنے والا ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں زیادتی

کروں یا میرے ساتھ کوئی زیادتی کرتے یا کوئی گناہ کروں یا کسی ایسے گناہ کا اراد کروں جسے تو نہ بخشے۔ اے اللہ! زمینوں اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے اور پوشیدہ و ظاہر کا علم رکھنے والے' بزرگی و عظمت والے' میں اس دنیاوی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیری ہی گواہی کافی ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے تیرے اور تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں بادشاہت تیرے ہی لیے ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا اور تیری ملاقات حق ہے اور یقیناً قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور تو قبروں میں سے اٹھائے گا اور اگر تو مجھے میرے نفس کے سپرد کرے گا تو ایک کمزور عیب دار گناہ گار اور خطا کار کے حوالے کرے گا۔ میں تو صرف تیری ہی رحمت پر بھروسہ کرتا ہوں تو میرے تمام گناہوں کی معافی عطا فرمادے کیونکہ صرف تو ہی گناہوں کی معافی عطا فرماتے والا ہے اور تو میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ایمان کی تندرستی کی دُعا

طبرانی میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھتے رہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیۡ اِیۡمَانٍ وَّاِیۡمَانًا فِیۡ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاتًا یَّتْبَعُھَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَۃٌ مِّنْکَ وَعَافِیَۃً وَّمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ میں تجھ سے ایمان کے ساتھ تندرستی مانگتا ہوں اور حسن خلق میں ایمان کا طلب گار ہوں اور ایسی نجات چاہتا ہوں جس کے پیچھے فلاح ہو اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں اور تیری عافیت اور بخشش اور رضامندی کا

طلب گار ہوں۔

سوتے میں جاگ کھلنے پر دُعا

بخاری شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رات کو (سوتے ہوئے اچانک) جاگ جائے تو وہ اس دعا کو پڑھ کر دعا مانگے تو دعا قبول ہوگی اور جو وضو کر کے نمازِ نفل ادا کرتے ہوئے اس کی نماز بھی قبولیت کا شرف حاصل کرے گی۔

لَآ اِلٰهَ اللّٰهُ وَحدَهٗ لَاشَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ.

﴿ترجمہ﴾ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ ہر نقص سے پاک ہے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بہت بڑا اور برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اللہ! مجھے معافی عطا فرما۔

تہجد کے وقت کی دعا

مشکوٰۃ شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تہجد کی نماز کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَلْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ

وَلِقَآءُکَ حَقٌّ وَّقَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَآاَخَّرْتُ وَمَآاَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُلَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ.

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور ان میں رہنے والوں کو قائم کرنے والا ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور ان میں رہنے والی چیزوں کا مالک ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور ان میں جو کچھ بھی ہے سب کو روشنی عطا فرمانے والا ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے تو ہی حق ہے اور تیرا ہی وعدہ سچا ہے اور تیرا ہی دیدار سچا ہے اور تیرا ہی قول حق ہے اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) برحق ہیں اور تمام انبیاء کرامؑ برحق ہیں اور قیامت برحق ہے۔ یا اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہو گیا اور تجھی پر ایمان لے آیا اور تجھ ہی پر توکل کیا تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے (تیرے دشمنوں سے) لڑتا ہوں اور تیرے ہی سامنے فریاد پیش کرتا ہوں تو میرے اگلے پچھلے چھپے ہوئے اور ظاہر گناہوں جنہیں تو جانتا ہے معاف فرما دے تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے گناہوں سے باز رکھنے کی طاقت اور نیکی کی طرف راغب کرنے کی قوت کسی میں نہیں سوائے تیرے۔

دنیا و آخرت کی خیر کی دعا

طبرانی اور مستدرک حاکم میں مذکور یہ دعا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منفرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پڑھتے رہنے کی تلقین فرمائی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَسْئَلَةِ وَ خَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ الْفَجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوةِ وَالْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ ذَنْبِیْ وَالْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ.

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! میں تجھ سے ٹھیک طرح مانگنے کی شے مانگتا ہوں بھلائی کی دعا اور اچھی کامیابی اور بھلائی کے عمل اور اچھا ثواب اور زندہ رہنے اور مرنے کی بھلائی کو اور مجھے ثابت رکھ اور (میرے اچھے اعمال کے) پلڑے کو وزنی کر دے اور میرے ایمان کو مضبوط و قائم رکھ اور میرے درجہ کو بلندی عطا فرما اور میری نماز قبول فرما اور میری خطاؤں کی معافی عطا فرما اور میں سوال کرتا ہوں جنت کے بلند درجات کا۔ یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اول خیر اور آخر خیر اور

تمام بھلائیوں کو اور اول خیر اور آخر خیر کو اور ظاہری اچھائی اور باطنی اچھائی کو اور جنت کے بلند درجات کو۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس عبادت کی خیر مانگتا ہوں جو میں لاتا ہوں اور اس فعل کی اچھائی کو جو کرتا ہوں عضو سے اور اس اچھائی کو جو دل سے کرتا ہوں اور ظاہری اور باطنی اچھائیوں کو اور جنت کے بلند درجات کو۔ یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے کہ میرے ذکر کو بلند فرمادے اور میرے گناہ کو دور فرمادے اور میرے کام کو بھلا کردے اور میرے قلب کو پاکیزگی عطا فرمادے۔ میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرے قلب کو منور فرما اور میرے گناہ کی معافی عطا فرما اور میں تجھ سے جنت کے بلند درجات کو مانگتا ہوں۔ یا اللہ! میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ تو میرے کان اور میری آنکھ میں برکت عطا فرما اور میری جان میں برکت عطا فرما اور میری ظاہری اور پوشیدہ عادات میں اور میرے اہل وعیال میں اور میرے زندہ رہنے میں اور مرنے میں اور میرے عمل میں اور میری نیکیوں کو قبولیت کا شرف عطا فرما اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کو مانگتا ہوں۔

سستی اور گناہ سے پناہ مانگنے کی دعا

نسائی شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سستی اور گناہ اور مال ودولت کے فتنہ سے پناہ مانگنے کی غرض سے پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَفِتۡنَۃِ النَّارِ وَفِتۡنَۃِ الۡقَبۡرِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ وَشَرِّ فِتۡنَۃِ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتۡنَۃِ الۡغِنَآءِ وَشَرِّ فِتۡنَۃِ الۡفَقۡرِ اَللّٰھُمَّ اغۡسِلۡ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلۡجِ وَالۡبَرَدِ وَنَقِّ قَلۡبِیۡ مِنَ الۡخَطَایَا کَمَا نَقَّیۡتَ الثَّوۡبَ الۡاَبۡیَضَ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡکَسَلِ وَالۡھَرَمِ وَالۡمَغۡرَمِ وَالۡمَاۡثَمِ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب اور آگ کے فتنہ اور قبر کے فتنہ سے اور عذاب قبر اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے اور غنا کے فتنہ کے شر سے اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے' یا اللہ! تو میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو پاک صاف کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے مصفا کر دیتا ہے اور اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور قرض اور گناہ سے۔

نعمت کے چھن جانے سے پناہ مانگنے کی دعا

مسلم شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نعمت کے چھن جانے سے پناہ مانگنے کی غرض سے پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآءَ ۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال پذیر ہونے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے عقب سے۔

جاندار چیز کو خریدتے وقت دعا

ابوداؤد شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جانور اور غلام خریدتے وقت اس دعا کو پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا جَبَلَ عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاجَبَلَ عَلَیْہِ.

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! میں اس کی خیر مانگتا ہوں اور اس چیز کی خیر جس پر تو نے اس کو پیدا فرمایا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر اور اس چیز کے شر سے جس

پر تو نے اسے پیدا فرمایا ہے۔

غزوۂ احد کی دعا

نسائی شریف اور مستدرک حاکم میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا اس حوالے کے ساتھ مذکور ہوئی ہے کہ آپ یہ دعا غزوۂ احد کی فتح کے موقعہ پر پڑھی تھی۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ لَا قَابِضَ بِمَا بَسَطْتَ وَلَا هَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ. اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ وَرِزْقِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَآئِذٌ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا.

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ اَللّٰھُمَّ قَاتِلِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ عَلَیْھِمْ رِجْزَکَ اِلٰہَ الْحَقِّ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیئے ہیں، جس شے کو تو نے پھیلا دیا اسے کوئی سمیٹنے والا نہیں اور کوئی اس چیز کا کھولنے والا نہیں جس کو تو نے سمیٹ دیا، اور جسے تو نے گمراہ کر دیا، اسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں اور نہ کوئی گمراہ کرنے والا ہے جس کو تو نے سیدھی راہ دکھائی کوئی روکنے والا نہیں ہے جسے تو عطا

کرے کوئی نہیں ہے نزدیک کرنے والا جس کو تو دور کردے اور کوئی دور کرنے والا نہیں ہے جسے تو نزدیک کردے۔ یا اللہ! ہم پر اپنی برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنا فضل اور رزق نازل فرما اے اللہ! میں تجھ سے ہمیشہ کی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ منقطع ہو اور نہ کبھی ختم ہو۔ یا اللہ! میں تجھ سے خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس برائی سے جو تو نے دی ہے اور اس شر سے جو ابھی تک نہیں آیا۔ اے اللہ! تو ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے اور اس کو ہمارے قلوب کی زینت بنادے اور ہمارے قلوب میں کفر اور فسق اور گناہ کی نفرت پیدا فرمادے اور صالح لوگوں میں سے کردے یا اللہ! تو ہمیں مسلمان کر کے مار اور صالحین کے ساتھ ملادے ہمیں رسوائی اور فتنوں میں مبتلا نہ کر یا اللہ! کفار پر تیری لعنت ہو جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیری راہ سے لوگوں کو روکے ہیں، اور اپنی سختی اور اپنے عذاب کو ان پر نازل فرمادے اے معبود برحق! تو ہماری اس درخواست کو مقبول فرما۔

تقویٰ و پرہیز گاری چاہنے کی دُعا

مشکوٰۃ شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَ لَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ۔ تو ہمارے مال اولاد پرہیز گاری، تقویٰ اور دینداری کو بڑھا کم نہ کر اور ہمیں عزت عطا فرما اور محروم نہ رکھ اور ہمیں بڑھا کر پسند فرما اور دوسروں کو ہم پر نہ بڑھا اور ہمیں خوشی عطا فرما اور ہم سے راضی ہو جا۔

خوف باری تعالیٰ کی دعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خوف باری تعالیٰ کے بارے میں ہر مجلس پاک سے تشریف لے جاتے وقت پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتُ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! تو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما کہ جو ہمارے اور گناہوں کے مابین حائل ہو جائے اور اپنی ایسی اطاعت فرما کہ تو ہمیں اس کے ذریعہ سے جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین عطا فرما کہ اس سے تو ہم پر دنیا کے مصائب آسان فرمائے اور تو جب تک ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہمیں نفع عطا فرما اور ہر ایک کو ہمارا وارث بنا اور ہمارے ظالموں پر ہمارا انتقام مقرر فرما اور ہمارے دشمنوں پر ہمیں فتح و نصرت عطا فرما اور ہمارے دین میں مصیبت نہ ڈال اور دنیا کو ہمارے بہت بڑے غم کی شے نہ بنا اور نہ ہمارے بہت زیادہ علم کو اور نہ ایسے شخص کا ہمارے اوپر تسلط فرما کہ جو ہماری حالت پر رحم نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کی توجہ چاہنے کی دعا

ابوداؤد شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ان الفاظ میں مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِهَا قَآئِلِیْهَا وَ اَتِمَّهَا عَلَیْنَا.

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! تو ہمارے دلوں میں محبت ڈال دے اور ہمارے مابین اصلاح فرمادے اور ہمیں سلامتی کا راستہ دکھادے اور ہمیں تاریکی سے نجات دے کہ روشنی کی جانب لے چل اور ظاہری و باطنی برائیوں سے ہمیں بچالے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں اور دلوں اور بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہم پر توجہ فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے اور تو ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا اور اس کی ثناء کرنے والا بنادے اور ان نعمتوں کو ہمارے اوپر مکمل فرمادے۔

خلوص دل کے لیے دعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثُّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُکَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَخُلُقًا مُّسْتَقِیْمًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاتَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاتَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ.

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! میں اسلام پر ثابت قدمی چاہتا ہوں اور اچھے کام کے عزم کا سوال کرتا ہوں اور تیری نعمتوں کی شکر گزاری چاہتا ہوں اچھی عادت کو اور سچی زبان قلب سلیم اور اچھے اخلاق پر قائم رہنا مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان برائیوں سے جن کو جانتا ہے اور معافی چاہتا ہوں ان برے کاموں سے جن کو تو جانتا ہے بے شک تو غیب کو جاننے والا ہے۔

نفس کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا

ترمذی شریف میں مذکور یہ دعا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! میرے دل میں نیکی ڈال دے اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا۔

عید کے دن کی دعا

طبرانی میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عید کے روز پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَّقِیَّۃً وَّ مِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مَخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰھُمَّ لَا تُھْلِکْنَا فُجَآءَۃً وَّلَا تَاْخُذْنَا بَغْتَۃً وَّلَا تَعْجَلْ عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِیَّۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعِفَافَ وَالْغِنَآءَ وَالْبَقَآءَ وَالْھُدٰی وَحُسْنَ عَاقِبَۃِ الْاٰخِرَۃِ وَالدُّنْیَا وَ نَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّیَآءِ وَالسُّمْعَۃِ فِیْ دِیْنِکَ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! ہم تجھ سے پاکیزہ زندگی اور ایسی ہی اعلیٰ موت کے طلب گار ہیں۔ اے اللہ! ہمارا لوٹنا رسوائی اور شرمندگی کا نہ ہو یا اللہ! ہم کو اچانک ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ ہی اچانک گرفت کر کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم وصیت کرنے اور حق کی ادائیگی کرنے سے رہ جائیں اے اللہ! ہم تجھ سے عفت و پاکیزگی اور

بقاء اور ہدایت اور دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہیں اور تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور نافرمانی سے اور دین کے کاموں میں سنا دے اور ریا کاری سے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دل کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کر اور اپنے ہاں سے رحمت عطا فرما بے شک تو بہت بڑا فیاض ہے۔

بُرے پڑوسی سے پناہ کی دعا

نسائی میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ تم بڑے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہو اور اس دعا کو پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ ' فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے پڑوسی سے قیام کرنے کے گھر میں کیونکہ جنگل کا ہمسایہ بدل جاتا ہے۔

حصول ہدایت کی دعا

مسلم شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَ التُّقٰی وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰی.

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ میں ہدایت چاہتا ہوں اور تقویٰ اور پاکبازی اور بے پرواہی۔

بد اخلاق سے پناہ مانگنے کی دعا

ترمذی شریف میں برے اخلاق اور نفاق سے پناہ مانگنے کی دعا ان الفاظ میں مذکور ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوۡءِ الۡاَخۡلَاقِ.

﴿ترجمہ﴾ یااللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مخالفت اور نفاق اور برے اخلاق سے۔

لالچ سے پناہ کی دعا

مشکوٰۃ شریف میں مذکور اس دعا کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ تم لالچ سے پناہ مانگا کرو اور یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ طَمَعٍ یَّھۡدِیۡ اِلٰی طَبَعٍ.

﴿ترجمہ﴾ یااللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی طمع سے جو مہر لگنے تک پہنچا دے۔

اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کی دعا

طبرانی میں اللہ تعالیٰ کی پاک صفات کو بیان کرنے کی دعا ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہوئی ہے

سُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَمَا خَلَقَ وَسُبۡحَانَ اللّٰہِ مِلۡاَ مَا کُلِّ شَیۡءٍ وَّسُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَمَااَحۡصٰی کِتَابُہٗ وَسُبۡحَانَ اللّٰہِ مِلۡاَ مَا اَحۡصٰی کِتَابُہٗ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ مِلۡاَ مَا خَلَقَ وَالۡحَمۡدُلِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ مِلۡاَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَدَدَمَا اَحۡصٰی کِتَابُہٗ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ مِلۡاَ مَآ اَحۡصٰی کِتَابُہٗ.

﴿ترجمہ﴾ میں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی پاکیزگی ہے۔ اس قدر کہ جتنی دنیا میں مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس شے کی تعداد کے برابر جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی تعداد کے مطابق جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا ہے اور تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے اس قدر کہ جتنی اس نے مخلوق پیدا کی اور تعریف

اللہ تعالیٰ کی ہے اس کی مخلوق کے برابر اور تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر اور تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے اس تعداد کے مقدار کے برابر جن کو اس کی کتاب نے جمع کیا ہے اور تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے اس کی کتاب کے تعداد کے برابر'

شقادت سے پناہ مانگنے کی دعا

بخاری شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ جَھۡدِ الۡبَلآءِ وَدَرۡکِ الشَّقَآءِ وَسُوۡءِ الۡقَضَآءِ وَشَمَاتَتِ الۡاَعۡدَآءِ.

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بلا کی شفقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

میدان جنگ میں دُعا

مسلم شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مشہور غزوہ کے موقع پر پڑھا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اَنۡجِزۡنِیۡ مَاوَعَدۡتَّنِیۡ اَللّٰھُمَّ اٰتِ مَاوَعَدۡتَّنِیۡ اَللّٰھُمَّ اِنۡ تُبۡلِکۡ ھٰذِہِ الۡعِصَابَۃَ مِنۡ اَھۡلِ الۡاِسۡلَامِ لَاتُعۡبَدۡ فِی الۡاَرۡضِ.

اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما۔ اے اللہ! عطا فرما جو تو نے وعدہ فرمایا ہے یا اللہ! اگر تو ان مسلمانوں کو ہلاک کر دے گا تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

عرفات کے دن کی دعا

ترمذی شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرفات کے روز پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

﴿ترجمہ﴾ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ تنہا ہے بادشاہت اس کی ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

بھوک سے پناہ مانگنے کی دعا

ابوداؤد شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت پڑھا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت شدت سے بھوک لگتی تھی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ.

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بھوک سے برا ساتھی ہونے کی وجہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بری عادت ہے۔

دشمن سے خوف کی دعا

ابوداؤد شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دشمن کے خطرہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

﴿ترجمہ﴾ یا اللہ! ہم تجھ کو ان دشمنوں کے مقابلے پر پیش کرتے ہیں اور ان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔

مسافر کو رخصت کرتے وقت دعا

ابوداؤد شریف میں مذکور اس دعا کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مسافر کی رخصتی کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهِ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ.

﴿ترجمہ﴾ تیرا دین اور تیری امانت اور تیرا انجام کار اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔

قبولیت کب اور کیسے:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک پراگندہ حال، غبار آلود، طویل سفر کے دوران اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر پکارتا ہے' اے رب! اے رب! مگر اس کا کھانا' پینا حرام' لباس حرام' بھلا ایسے شخص کی دعا کیونکر سنی جائے گی (مسلم)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ غافل اور بے حضور دل کی دعا قبول نہیں کرتی (ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ پس یا تو دنیا کے اندر اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے۔ یا آخرت کے لیے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے۔ یا دعا کے مقدار اس کے گناہ دور کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلدی نہ مچائے۔ (ترمذی)

صبح بیدار ہونے پر یہ دُعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ط

صبح ہونے پر:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ط

شام ہونے پر:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ط

سوتے وقت:

بِاسْمِکَ اَللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

خواب دیکھنے پر:

خَیْرًا تَلْقَاہُ وَشَرًّا تَوَقَّاہُ خَیْرًا لَّنَا وَشَرًّا عَلٰی اَعْدَآئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

گھر سے نکلتے وقت:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

گھر میں داخل ہوتے وقت:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ط

مسجد میں داخل ہوتے وقت:

بِسْمِ اللّٰہِ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ط

مُسافر کو رخصت کرتے وقت:

اَستَودِعُکُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیعُ وَدَآئِعُهٗ ط

سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّالَهٗ مُقْرِنِیْنَ ط وَاِنَّا اِلٰی لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

کسی بستی میں داخل ہوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیهَا (تین مرتبہ پڑھا جائے) اَرْزُقْنَا جَنَا هَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحَ اَهْلِهَا اِلَیْنَا ط

اچھی چیز دیکھنے پر:

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

بُری چیز دیکھنے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط

تزکیہ نفس کے لیے:

اَللّٰهُمَّ اٰتِ اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا وَاَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا.

دردِ شکم کے لیے:

اس آیت کو پڑھ پیٹ پر دم کرلیا جائے یا پانی دم کر کے پی لیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیٓئًا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ط

زیادتیِ علم اور قوتِ حافظہ بڑھانے کے لیے:

اس آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ فرماتا ہے اور قوتِ حافظہ کو تیز کرتا ہے۔ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا ط

زبان کی لکنت دُور کرنے کے لیے:

اگر زبان میں لکنت ہو تو اس آیت کو پڑھا کرے، اس کے پڑھنے سے سینہ بھی کشادہ ہو جاتا ہے۔ رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَ یَسِّرْلِی اَمْرِی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِی یَفْقَهُوْا قَوْلِی ط

بے چینی اور اضطراب کی حالت میں:

یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط

کوئی مصیبت آ جائے تو یہ دعا مانگی جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہو تو یہ دعا مانگی جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِی نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ط

بیمار کی عیادت کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَآءِ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا.

شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے:

رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رِبِّ

اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ط

وضو کرتے وقت:

اَتَوَضَّأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وضو کرنے کے بعد:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ
وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

غُسل کرنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

بادل آتا دیکھ کر:

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا ط

بجلی کے کڑکنے پر پڑھے:

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ط

آندھی آنے پر پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ مَا
اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا
اُرْسِلَتْ بِهٖ ط

حالتِ زچگی کی دُعا:

دردِزہ کی حالت میں یا بچہ کی ولادت میں کسی قسم کی کوئی تکلیف ہو تو ان

آیتوں کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے زچہ کو پلا دینے سے تمام تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ O وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ O

نیا پھل دیکھنے پر:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا.

نیا لباس پہننے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ.

نیا چاند دیکھنے پر:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

نومسلم کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

تحفہ لیتے وقت:

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ.

تحفہ دیتے وقت:

وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ.

کسی مصیبت زدہ کو دیکھنے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ اللّٰهُ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

سحر کی دُعا:

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

افطار کرنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

رنج والم سے ناچار ہو جائے تو اس طرح دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ ط

والدین کے حق میں دُعا:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۔

بیش از بیش عبادت عنایتِ الٰہی کے لیے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ط

........★★★........

چہل رَبَّنا

اللہ رب العالمین ہم سب کی دُعاؤں کو سنتا ہے دعاؤں کو قبول کرتا ہے مشکلات کو حل فرماتا ہے۔حاجات کو پورا کرتا ہے۔قرآن کریم میں بہت سی دُعائیہ آیاتِ مبارکہ ایسی ہیں جو رَبَّنا سے شروع ہونے والی ان قرآنی دُعاؤں میں سے چالیس دعائیں انہیں خواص وفوائد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اگلے صفحات کی زینت بنائی گئی ہیں۔ان کو پڑھنے سے دینی و دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں مشکلات حل ہوتی ہیں پریشانیاں دُور ہوجاتی ہیں اور حاجات روائی ہوتی ہے۔ اللہ رب کریم بیماروں کو شفا عطا فرماتا ہے۔بے اولادوں کو نیک اور صالح اولاد سے نوازتا ہے۔

مصیبت زدوں کو مصیبت سے نجات عطا فرماتا ہے' گمراہوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے غرض یہ کہ ہر ایک کی دلی مراد پوری فرماتا ہے۔

1۔مشکل حل ہوجائے:

ایسی مشکل کہ جس میں کوئی پریشان حال نہ ہوتا ہو تو ہر نماز کے بعد نہایت توجہ دیکسوئی کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں یہ دُعا مانگے۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر مشکل آسان ہوجائے گی پروردگار عالم خصوصی رحمت فرمائے گا۔

2۔اولاد تابعدار ہو:

اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کی اولاد اس کے تابع فرمان ہوجائے

راہ راست پر آ جائے صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جائے تو یہ دُعا پڑھا کرے۔ انشاء اللہ اولاد راہ راست پر آ جائے گی۔

﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

3۔ مصیبت سے نجات:

جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہو بیمار اور پریشان ہو مصیبت اور پریشانی میں اضافہ ہوتا جاتا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

اس دُعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہر طرح کی مصیبت اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔ اگر کوئی بیمار پڑھے تو اُسے شفائے کاملہ حاصل ہو۔

4۔ فتح و کامیابی کے لیے:

اگر کسی کا مقابلہ کفار کے ساتھ پڑ گیا ہو مخالفین کی قوت زیادہ ہو اور کفار کے مقابلہ پر کامیابی سے ہمکنار ہونے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر یہ دُعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ فتح و نصرت حاصل ہوگی۔

﴿رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ﴾

5:۔ پریشانی سے بچاؤ:

جو کوئی یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کسی پریشانی میں مبتلا نہ کرے یا اس سے کوئی غلطی اور گناہ سرزد ہو گیا ہو اور بارہ گاہ الٰہی میں معافی کا خواستگار ہو اور چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت نہ کرے اور اسے معاف فرمادے تو وہ ہر نماز کے بعد درج ذیل دُعا مانگے' انشاء اللہ تعالیٰ وہ پریشانی اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا﴾

6۔ بیماری سے شفا:

اگر کسی شدید بیماری میں مبتلا ہو گیا ہو آرام نہ آتا ہو یا کسی بھی مشکل میں پڑ گیا ہو قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو قرض ادا کرنے کی سکت نہ رکھتا ہوں تو ذیل میں دی ہوئی دُعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾

7۔ مشکل سے بچاؤ کے لیے:

جو کوئی اس بات سے ڈرتا ہو کہ کہیں اس پر کوئی مشکل یا آفت نہ آئے تو وہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا اور کسی مشکل میں مبتلا نہ کرے گا اس کے مقابلے میں باطل قوتوں کو شکست ہوگی پروردگار عالم کفار کے مقابلہ پر فتح وکامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

8۔معدہ کا درد:

معدہ کے درد اور معدہ کے ہر مرض میں نماز فجر کے بعد اکیس مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر پانی پر دم کرے۔

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴾

دم کرنے کے بعد مریض کو پلائے اکیس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے اس کے علاوہ مریض ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگ کر اپنے آپ پر پھونک مار لیا کرے انشاءاللہ تعالیٰ شفائے کاملہ حاصل ہوگی۔

9۔اُخروی کامیابی کے لئے:

آخرت پر کامیابی کے حصول کے لیے اور پریشانی سے نجات کے لئے چاہیے کہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگا کرے انشاءاللہ تعالیٰ آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی۔

﴿ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴾

10۔قربت الٰہی کا حصول:

جو کوئی قربت الٰہی کے حصول کی خواہش رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسے نیکی کے

کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اس کے گناہوں کی معافی عطا کرے اور اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے تو وہ یہ دُعا بکثرت پڑھا کرے۔

﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

انشاء اللہ تعالیٰ اس کو اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ گناہوں کی معافی فرمائے گا عذابِ جہنم سے محفوظ رکھے گا۔

11۔ اچھے دوست کا ملنا:

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کا تعلق جس سے بھی ہو وہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اس کا مددگار ہو دوستی نیک لوگ کے ساتھ ہو جو صراطِ مستقیم پر چلتے ہوں اور اس کا رجحان بھی نیک کاموں کی طرف رہے تو وہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگ لیا کرے۔

﴿ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴾

پروردگار عالم اسے اس کے مطلوبہ مقصد میں کامیابی عطا فرمائے گا۔

12۔ دشمن پر غلبہ کے لیے:

کفار کے مقابلے میں ثابت قدمی اور دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے اور اپنی کوتاہیوں غلطیوں اور گناہوں کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی غرض سے جو کوئی نہایت توجہ و یکسوئی سے یہ دُعا مانگے۔

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

پروردگار عالم اس دعا کی برکت سے دشمن کے مقابلے پر ثابت قدمی اور فتح و نصرف عطا فرمائے گا۔ دشمن مغلوب ہو جائے گا۔

13۔عذابِ الٰہی سے بچاؤ:

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں جوکوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ وہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے تو وہ یہ دعا بکثرت مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَآ مَاخَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

15۔ایمان کی سلامتی:

جوکوئی یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے اور ایمان کی سلامتی عطا فرمائے تو وہ ذیل میں دی ہوئی دُعا بکثرت مانگا کرے انشاءاللہ تعالیٰ اس کا ایمان سلامت رہے گا اور وہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے جائے گا۔

﴿رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَا دِیًا یُّنَا دِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ط﴾

16۔خاتمہ بالایمان ہو:

ایمان کے ساتھ خاتمہ کی خواہش پوری کرنے کے لیے چاہیے کہ ذیل میں دی ہوئی دُعا مانگتا رہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا اور خاتمہ بالایمان ہوگا نیکوکاروں کے ساتھ حشر ہوگا۔

﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْعَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَ بْرَارِ﴾

17۔ قیامت میں رسوائی نہ ہو:

جو کوئی یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شرمندہ و رسوا نہ کرے تو وہ یہ دُعا مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ کے طفیل اس دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔

18۔ کان کی سوجن:

اگر کان میں ورم ہو اور شدید درد محسوس ہو تو باوضو حالت میں سات مرتبہ ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ کر دم کرے اور چینی کی پلیٹ پر عرق گلاب وزعفران سے لکھ کر روغن چنبیلی سے دھو کر چند قطرے کان میں ٹپکائے انشاء اللہ تعالیٰ آرام آ جائے گا۔

﴿رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾

اس کے علاوہ جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا خاتمہ بالایمان ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک و برگزیدہ بندوں کے ساتھ اس کا حشر ہو تو وہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگ لیا کرے۔

19۔ روزگار حاصل ہو:

اگر کسی کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو بیروزگار غربت و مفلسی کا شکار ہو روزگار کے حصول کے لیے کوشا ہو اور چاہتا ہو کہ اسے کوئی باعزت روزگار حاصل ہو جائے تو وہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّ

وَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَاَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾

اس دُعا کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ذریعہ روزگار حاصل ہو جائے گا پروردگار عالم رزق کی تنگی دور فرما دے گا۔

20۔مشکل حل ہو جائے:

ایسی مشکل کہ جس کے آسان ہونے کی کوئی صورت نہ دکھائی دیتی ہو اور دن بدن پریشانی بڑھتی جا رہی ہو تو باوضو حالت میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھے اور نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ یہ دُعا مانگے۔

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنفُسَنَا وَاِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ﴾

جو بھی مشکل ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حل فرما دے گا اور مشکل و پریشانی سے نجات عطا فرمائے گا۔

21۔برے انجام سے محفوظ رہے:

جو کوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے برے انجام سے محفوظ رکھے اس کا خاتمہ بالخیر ہو تو وہ ذیل میں دی ہوئی دُعا بکثرت پڑھنے کا معمول بنا لے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ بالایمان ہوگا۔

﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ﴾

22۔مقدمہ میں کامیابی:

جو کوئی جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہو جس کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہو تو وہ ہر فرض نماز کے بعد اپنی حاجت کی نیت کرتے ہوئے توجہ و یکسوئی کے ساتھ یہ دُعا مانگے۔

﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ﴾

اس دُعا کی برکت سے پروردگار عالم خصوصی فضل وکرم فرمائے گا اور بہت جلد جھوٹے مقدمہ سے خلاصی ہو جائے گی۔

23۔ صبر وقرار کے لیے:

اگر کوئی کسی معاملے میں بے چین وپریشان ہو اور چاہتا ہو کہ اسے صبر وقرار آ جائے تو وہ بکثرت یہ دُعا مانگا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہو گی۔

﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ﴾

24۔ دشمن کے ظلم سے خلاصی:

اگر کوئی ظالم دشمن کے ظلم کا شکار ہو یا اس جگہ رہتا ہو کہ جہاں پر کفار نے غلبہ حاصل کر لیا ہو اور اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہوں دشمنوں سے نجات وخلاصی کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو بکثرت یہ دعا مانگے ان شاء اللہ تعالیٰ نجات کی کوئی ممکن صورت پیدا ہو جائے گی۔

﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾

25۔ اللہ تعالیٰ کا فضل:

جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل وکرم کے حصول کا خواہاں ہو اپنے گھر کی خوشحالی چاہتا ہو اہل وعیال کی بہتری چاہتا ہوں تو وہ ان دعائیہ کلمات کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں رجوع کرے۔

﴿رَبَّنَا اِنَّکَ تَعْلَمُ مَانُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ﴾

26۔قبولیت دُعا کے لیے:

ہر طرح کی جائز دُعا کی قبولیت کی غرض سے چاہیے کہ جو بھی اپنی حاجت کی دُعا بارگاہ الٰہی میں مانگے تو اس کے ساتھ بکثرت یہ دُعا بھی مانگے۔

﴿رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾

انشاءاللہ تعالیٰ دُعا جلد قبول ہوگی۔

27۔والدین کی بخشش کے لیے:

والدین اور تمام مسلمانوں کی بخشش و مغفرت کے لیے چاہیے کہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ یہ دُعا مانگے۔

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾

انشاءاللہ تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے والدین کی خوشنودی حاصل ہوگی اور پروردگارِ عالم اپنے فضل و کرم سے قیامت کے دن ان کی مغفرت فرمادے گا۔

28۔نیک مقصد میں کامیابی:

اگر کوئی کسی نیک اور اچھے مقصد میں کامیابی کا خواہاں ہو اور مخالفین کے خوف کا شکار ہو تو وہ خلوص نیت اور توجہ و یکسوئی کے ساتھ بکثرت یہ دُعا مانگے۔

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴾

بفضل باری تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ مطلوبہ مقصد میں جلد کامیابی

عطا فرمائے گا اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

29۔خوف سے نجات:

جس پر کوئی خوف سوار ہو دشمن کی جانب سے نقصان پہنچائے جانے کا خدشہ ہو یا کسی مخالف کی مخالفت کیے جانے کا خطرہ ہو غرضیکہ کسی بھی طرح کا جانی یا مالی نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو چاہیے کہ بکثرت یہ دُعا مانگے۔

﴿رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يَّطْغٰى﴾

اس دُعا کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کا خوف دُور ہو جائے گا۔

30۔رحمت الٰہی کا حصول:

جو کوئی پروردگار عالم کی رحمت کے حصول کا خواہاں ہو تو وہ روزانہ بکثرت یہ دُعا مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ﴾

یہ دُعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے گناہوں کی معافی فرماتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔

31۔عذابِ آخرت سے بچاؤ:

آخرت میں عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے جہنم کے عذاب سے بچاؤ اور آگ کے عذاب سے نجات کے لیے ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگنے کا معمول بنا لیا جائے۔

﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا﴾

آخرت کے عذاب سے انشاء اللہ تعالیٰ نجات ملے گی۔

32۔ بانجھ پن کے لیے:

جو کوئی اولاد کی نعمت سے محروم ہو بانجھ ہو تو چاہیے کہ روزانہ نماز عشاء کے بعد یہ دعائیہ آیۃ مبارکہ اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾

اکتالیس یوم تک پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ بانجھ پن دور ہو جائے گا۔

33۔ نعمت میں اضافہ کے لیے:

اللہ تعالیٰ اگر کسی کو کوئی نعمت عطا فرمائے کسی انعام سے نوازے تو اسے چاہیے کہ وہ بکثرت یہ دُعا مانگے تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہو۔

﴿رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا حاصل ہوگی اور وہ نعمت میں اضافہ فرمائے گا اور اس پر مزید نعمتوں کی عنایت کرے گا۔

34۔ اخروی مشکلات سے نجات:

اگر کوئی مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کی بھلائی چاہتا ہو اور اس بات کا خواہاں ہو کہ پروردگار عالم اسے آخرت کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے تو وہ اس کے حق میں اس طرح سے دُعا مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ﴾

پروردگار عالم اس دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

35۔جنت میں داخلہ کے لیے:

جوکوئی یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ کے طفیل تمام مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے تو وہ یہ دعا مانگنے کا معمول بنالے انشاءاللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول ہوگی۔

﴿رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾

36۔حسد و کینہ سے محفوظ رہے:

حسد اور کینہ ایسی مہلک بیماری ہے جو ایمان کو برباد کر دیتی ہے جو اس مرض سے محفوظ رہنے اور اس سے بچنے کا خواہاں ہو وہ روزانہ خلوص نیت کے ساتھ یہ دُعا مانگ لیا کرے انشاءاللہ تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے پروردگار عالم دل سے حسد، بغض اور کینہ کو دور فرما دے گا اور ان برائیوں سے بندے کو محفوظ رکھے گا۔نہایت مجرب و پراثر دُعا ہے۔

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ﴾

37۔سکون قلبی کے لیے:

جوکوئی یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو سکون کی دولت عطا فرمائے اس کا ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات پر پختہ ہو جائے اسے توکل کی دولت حاصل ہو جائے تو وہ یکسوئی اور توجہ کے ساتھ یہ دعا مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ﴾

38۔عزت ومرتبہ کا حصول:

جوکوئی ہر طرح کے فتنہ سے محفوظ رہنے اور عزت ومرتبہ کے حصول کا خواہاں ہو تو وہ روزانہ بارگاہِ الٰہی میں یہ دُعا مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

39۔آشوبِ چشم اور جریان کا علاج:

اگر کسی کو آشوبِ چشم کا عارضہ لاحق ہو یا کوئی جریان کے مرض میں مبتلا ہو تو اس دُعا کو وسیلہ سے پروردگارِ عالم شفائے کاملہ عطا فرماتا ہے۔

﴿رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

آشوبِ چشم کے مرض سے نجات کے لیے چاہیے کہ اس دعائیہ آیت مبارکہ کو باوضو حالت میں پندرہ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے جبکہ جریان کا مریض روزانہ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ اس طرح پڑھے کہ اول وآخر درود پاک پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ شفا جلد حاصل ہوگی۔

40۔نفس کی گمراہی سے بچاؤ:

جوکوئی یہ چاہے کہ وہ شیطانی وساوس کے غلبہ سے محفوظ رہے اللہ تعالیٰ اسے نفس کی گمراہی سے بچائے رکھے شیطان اس کے نفس پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو وہ بکثرت یہ دُعا مانگا کرے۔

﴿رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ﴾

اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفظ وامان میں رکھے گا۔

❀❀❀